# أمانيّہ

## شرح

# شاطبيّہ

جلد دوم


فضیلۃ الشیخ المقری اظہار احمد التھانوی

پروفیسر انٹرنیشنل اسلامک یونیورسٹی

اسلام آباد (پاکستان)



قرأت اکیڈمی

لاھور

إن هذا القرآن أنزل على سبعة أحرف فاقرءوا ما تيسر منه

(مسلم)

# حرز الامانی ووجه التهانی

المعروف باسم

# الشاطبیة

للامام ابی القاسم بن فیرہ بن خلف بن احمد الشاطبی المتوفی ۵۹۰ھ

مع اردو شرح

# الامانیة


فضیلة الشیخ المقری اظہار احمد تھانوی

استاذ علوم القرآن والحدیث

(فی کلیة اصول الدین)

بالجامعة الاسلامیة العالمیة - اسلام آباد



قراءة اکیڈمی

۲۸- الفضل مارکیٹ ۱۷- اردو بازار لاہور ۲

نام کتاب ——— امانیہ جلد دوم
مصنف ——— فضیلۃ الشیخ المقری اظہار احمد تھانوی
طابع و ناشر ——— قراءت اکیڈمی اردو بازار لاہور۔۲
سرورق ——— حضرت نفیس رقم صاحب مدظلہ العالی
ضخامت ——— ۱۷۶ صفحات
پریس ———

# قرآءت اکیڈمی کی مطبوعات درج ذیل جگہوں پر بھی دستیاب ہیں

کراچی ــــــ اسلامی کتب خانہ : عقب جامع مسجد علامہ بنوری ٹاؤن کراچی۔

مکتبہ اسحاقیہ : جونا مارکیٹ بھوسول چوک کراچی۔

علمی کتاب گھر اردو بازار کراچی۔

کوئٹہ ــــــ مکتبہ ماجدیہ : عید گاہ ملوغی روڈ کوئٹہ۔

مکتبہ رشیدیہ سرکی روڈ کوئٹہ۔

پشاور ــــــ

مکتبہ احمد ادلیہ محلہ جنگی قصہ خوانی پشاور

راولپنڈی ــــــ کتب خانہ رشیدیہ : مدینہ مارکیٹ راجہ بازار راولپنڈی۔

لاہور ــــــ ادارۂ اسلامیات : پرانی انارکلی لاہور۔

نعمانی کتب خانہ : حق سٹریٹ اردو بازار لاہور

مکتبہ قاسمیہ ... اردو بازار لاہور

گوجرانوالہ ــــــ مکتبہ نعمانیہ : اردو بازار گوجرانوالہ

فیصل آباد ــــــ رحمانیہ دارالکتب : امین پور بازار فیصل آباد۔

بہاولپور ــــــ پاکستان بک کمپنی شاہی بازار بہاولپور۔

إِنَّ هٰذَا الْقُرْآنَ أُنْزِلَ عَلٰى

# سبعة أحرف

فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ

یہ قرآن سات حروف (وجوہ لغات واقسام تلفظ) پر اُتارا گیا ہے، پس اُن میں سے جو تمہارے لئے آسان و ممکن ہو اُسے پڑھو۔

# سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ

اَلْفُرُوْش :- جمع فریش بمعنی مفروش یعنی وہ مختلف فیہ کلمات جو اصول کلیہ کے ذیل میں نہیں آتے ہیں بلکہ ترتیب قرآنی کے مطابق سورتوں میں متفرق اور منتشر طور پر پائے جاتے ہیں، بعض نے اصول کے مقابلہ میں ان کو فروع بھی کہا ہے، لیکن یہ باعتبارِ کثرت ہے ورنہ کہیں کہیں فرش میں اصول مطردہ بھی آئیں گے، جیسے فواتح سور میں امالہ، اسی طرح اصول میں غیر مطرد بھی آگئے ہیں۔ جیسے یاءات الزوائد۔

۱/۴۴۵ وَمَا يَخْدَعُوْنَ الْفَتْحُ مِنْ قَبْلِ سَاكِنٍ وَبَعْدُ ذَكَا وَالْغَيْرُ كَالْحَرْفِ أَوَّلَا

یعنی شامی اور کوفیین وَمَا يَخْدَعُوْنَ إِلَّا أَنْفُسَهُمْ کو بسکونِ خا اور یا و دال مفتوحین کے ساتھ تَخْدَعُ سے پڑھتے ہیں اور باقی اسی طرح پڑھتے ہیں، جس طرح پہلا لفظ يُخَادِعُوْنَ اللهَ ۔ مُخَادَعَۃ سے مشتق ہے۔

وَبَعْدُ ذَكَا :- اور اس ساکن (خا) کے بعد بھی فتحہ روشن ہوا ہے۔ وَمَا يَخْدَعُوْنَ مبتدا اول، اَلْفَتْحُ مبتدا ثانی، ذَكَا خبر۔ باقین کی قرات کی وضاحت ضروری تھی۔ اسی لیے وَالْغَيْرُ كَالْحَرْفِ أَوَّلَا فرمایا۔

۲/۴۴۶ وَخَفَّفَ كُوْفٍ يَكْذِبُوْنَ وَيَاءُهُ بِفَتْحٍ وَلِلْبَاقِيْنَ ضُمَّ وَثُقِّلَا

یعنی کوفیین نے بِمَا كَانُوْا يَكْذِبُوْنَ کو اسکانِ کاف اور تخفیفِ ذال كَذَبَ سے پڑھا ہے اور باقیوں نے ضمِ یاء، فتحِ کاف اور تشدید ذال تکذیب سے۔

ضُمَّ :- یعنی یا پر ضمہ پڑھا گیا۔ وَثُقِّلَا :- اور ذال کو مشدد پڑھا گیا۔ باقین کی قراءت کی توضیح اس لیے ضروری سمجھی گئی کیونکہ ماقبل کی ضد سے یہ مفہوم پیدا نہیں ہوتا تھا۔

۳/۴۴۷ وَقِيْلَ وَغِيْضَ ثُمَّ جِيْءَ يُشِمُّهَا لَدَى كَسْرِهَا ضَمًّا رِجَالٌ لِتَكْمُلَا

۴/۴۴۸ وَحِيْلَ بِإِشْمَامٍ وَسِيْقَ كَمَا رَسَا وَسِيْءَ وَسِيْئَتْ كَانَ رَاوِيْهِ أَنْبَلَا

قِيْلَ، غِيْضَ اور جِيْءَ کے کسروں میں امام کسائی اور ہشام ضمہ کا اشمام کرتے ہیں۔ اور حِيْلَ اور سِيْقَ میں کسائی اور شامی کے لیے اشمام ہوگا۔ اور سِيْءَ اور سِيْئَتْ میں شامی، کسائی اور نافع اشمام کرتے ہیں۔ اور غیر مذکورین بغیر

اشمام کسرۂ خالصہ پڑھتے ہیں۔

اشمام کی ادا کا طریقہ یہ ہے کہ مذکورہ کلمات کے اوائل میں کسرہ پڑھتے ہوئے انضمام شفتین کے ساتھ قدرے ضمہ کا اشارہ کیا جائے، لیکن یہ یاد رہے کہ ضمہ کا حصہ کم، کسرہ کا زیادہ ہے۔ تاکہ بعد والی یا خالص ادا ہو۔ واؤ کی بو بھی نہ آنے پائے۔ یہ اشمام اس لیے کیا جاتا ہے۔ تاکہ اصل فعل قبل از تعلیل کی طرف اشارہ ہو جائے۔ یعنی قِيْلَ اصل میں قُوِلَ بضم قاف تھا، جیسا کہ امالہ سے اصل کی طرف اشارہ بسا اوقات مقصود ہوتا ہے۔

**تنبیہ :** (۱) ناظم کا یہ معمول ہے کہ مُعَیّن سورت میں اس کے کسی لفظ کے اختلاف میں اگر دیگر سورت کے کچھ الفاظ بھی مشترک ہوں تو ان کو بھی تبعاً ایک ہی جگہ بیان فرماتے ہیں چنانچہ سورۂ بقرہ میں صرف قِيْلَ ہے، اختلاف میں یکسانیت کی وجہ سے دیگر کلمات غِيْضَ، جِيْئَ، حِيْلَ وغیرہ کو بھی اسی جگہ بیان فرما دیا۔ گو یہ بقرہ میں نہیں۔

(۲) اشمام کی یہ قسم خَلطُ الحرکۃ بالحرکۃ کہلاتی ہے۔ سورۂ فاتحہ میں جس اشمام کا ذکر گذرا وہ خلط الحرف بالحرف کہلاتا ہے۔ اور تیسری قسم کا اشمام وہ بھی ہے جو " بابُ الوقفِ علیٰ اَواخِرِ الکلم " میں گذرا۔

قولہ لِتَكْمُلَا: تاکہ تو کامل ہو۔ وَسَا: ثابت ہوا۔ اَنْبَلَا: اعظم۔

۵/۴۴۹ وَهَا هُوَ بَعْدَ الْوَاوِ وَالْفَا وَلَامِهَا     وَهَا هِيَ اَسْكِنْ رَاضِيًا بَارِدًا حَلَا

یعنی هُوَ جب واؤ یا فاء یا لام کے بعد واقع ہے، جیسے وَهُوَ عَلٰی کُلِّ، فَهُوَ وَلِيُّهُمُ، لَهُوَ الْغَنِیُّ، اسی طرح هِیَ جیسے وَهِیَ تَجْرِیْ، فَهِیَ کَالْحِجَارَةِ، لَهِیَ الْحَیَوَانُ، تو کسائی، قالون اور بصری ان دونوں ضمیروں کی ھا کو ساکن پڑھتے ہیں

رَاضِیًا بَارِدًا حَلَا: یعنی دراں حالیکہ تو اس اسکان سے خوش ہو رہا ہے۔ جو (عربی لغت میں) ٹھنڈے اور میٹھے پانی کی طرح خوشگوار ہے۔

۶/۴۵۰ وَثُمَّ هُوَ رِفْقًا بَانَ وَالضَّمَّ غَيْرُهُمْ     وَكَسْرٌ وَعَنْ كُلٍّ يُمِلَّ هُوَ انْجَلَا

یعنی ثُمَّ هُوَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مِنَ الْمُحْضَرِيْنَ میں هُوَ کی ھا کو کسائی اور قالون ساکن پڑھتے ہیں۔ آگے جمہور کا مسلک بیان فرماتے ہیں کہ باقی حضرات هُوَ کی ھا کو مضموم اور هِیَ کی ھا کو مکسور پڑھتے ہیں۔

وَعَنْ كُلٍّ يُمِلَّ یعنی تمام قراء سے سورۂ بقرہ میں اَنْ يُّمِلَّ هُوَ کی ھا میں ضمہ منکشف ہوا ہے لیکن واضح رہے کہ یہ ناظم کے طریق کا بیان ہے۔ ورنہ ابوجعفر احمد بن صالح اور حلوانی قالون کے لیے اور قتیبہ کسائی کے لیے ساکن الہاء پڑھتے ہیں (ملّا علی قاری)۔

رِفْقًا: موصوف بَانَ صفت یعنی اَسْكِنْ حَالَ كَوْنِكَ ذَا رِفْقٍ بَيِّنٍ۔

۷/۴۵۱ وَفِي فَازَلَّ اللَّامَ خَفِّفْ لِحَمْزَةٍ — وَزِدْ أَلِفًا مِنْ قَبْلِهِ فَتُكَمِّلَا

یعنی امام حمزہ کے لیے فَأَزَلَّهُمَا الشَّيْطٰنُ میں لام خفیف پڑھتے ہوئے اور اس سے پہلے الف زائد کرو۔ اور باقین کے لیے بغیر الف مع تشدید لام پڑھو۔

فَتُكَمِّلَا: یعنی امام حمزہ کی قراءت میں لام کی تخفیف کے ساتھ الف بھی زیادہ کرو تاکہ لفظ مکمل ہو جائے یعنی فَأَزَالَهُمَا۔

۸/۴۵۲ وَآدَمَ فَارْفَعْ نَاصِبًا كَلِمَاتِهِ — بِكَسْرٍ وَلِلْمَكِّيِّ عَكْسٌ تَحَوَّلَا

یعنی فَتَلَقّٰى اٰدَمُ مِنْ رَّبِّهٖ كَلِمٰتٍ میں جمہور اٰدَمُ کو فاعلیت کی بنا پر مرفوع اور كَلِمٰتٍ کو مفعولیت کی وجہ سے منصوب پڑھتے ہیں۔ یعنی آدمؑ نے اپنے رب سے کچھ کلمات سیکھے اور مکی کے یہاں اس کا عکس اٰدَمَ منصوب اور كَلِمٰتٌ مرفوع ہے، یعنی آدمؑ کو ان کے رب کی طرف سے کچھ کلمات حاصل ہوئے۔

۹/۴۵۳ وَيُقْبَلُ الْأُولٰى أَنَّثُوا دُونَ حَاجِزٍ — وَعَدْنَا جَمِيعًا دُونَ مَا أَلِفٍ حَلَا

یعنی لَا يُقْبَلُ مِنْهَا شَفَاعَةٌ کو مکی، بصری مؤنث اور باقی مذکر پڑھتے ہیں ـــ الْأُولٰى اس لیے فرمایا کہ دوسری جگہ "لَا يُقْبَلُ مِنْهَا عَدْلٌ" میں باجماع تذکیر ہے ـــ آگے فرماتے ہیں کہ بصری ہر جگہ وَاعَدْنَا کو بغیر الف وَعَدْنَا پڑھتے ہیں۔ یہ لفظ بقرہ، اعراف اور طٰہٰ میں کل تین جگہ مراد ہے اور باقی بالالف وَاعَدْنَا پڑھتے ہیں۔

واضح ہو کہ سورۂ قصص میں أَفَمَنْ وَّعَدْنٰهُ، اور زخرف میں وَعَدْنٰهُمْ یہاں مراد نہیں۔ کیونکہ ان دونوں میں اختلاف نہیں ہے۔ ناظم کے کلام میں تعیین پر یہ قرینہ ہو سکتا ہے کہ وَعَدْنَا صرف قصہ موسیٰؑ والا مراد ہے، قصص و زخرف میں مفاعلت سے مفہوم صحیح نہیں ہے۔

أَنَّثُوا دُونَ حَاجِزٍ: یعنی مِنْ دُونِ مُلَاحَظَةِ حَاجِزٍ، قاعدہ یہ ہے کہ فاعل مؤنث غیر حقیقی فعل سے متصل بغیر فاصل کے ہو، تو باجماع نحات فعل مؤنث ہوگا۔ اور فاصل ہو جیسے یہاں مِنْهَا ہے تو فعل میں تذکیر و تانیث دونوں جائز ہیں۔ دُونَ حَاجِزٍ سے اسی طرف اشارہ ہے۔

۱۰/۴۵۴ وَإِسْكَانُ بَارِئْكُمْ وَيَأْمُرُكُمْ لَهُ — وَيَأْمُرُهُمْ أَيْضًا وَتَأْمُرُهُمْ تَلَا

۱۱/۴۵۵ وَيَنْصُرُكُمْ أَيْضًا وَيُشْعِرُكُمْ وَكَمْ — جَلِيلٍ عَنِ الدُّورِيِّ مُخْتَلِسًا جَلَا

یعنی بَارِئِكُمْ (بقرہ میں دونوں جگہ) اور يَأْمُرُكُمْ، يَأْمُرُهُمْ، تَأْمُرُهُمْ، يَنْصُرُكُمْ، يُشْعِرُكُمْ جہاں

بھی ہوں بصری نے اول میں اسکان ہمزہ سے اور باقی الفاظ میں رآ کے اسکان سے پڑھا ہے۔ اور تین ثقیل حرکتوں کے اجتماع کی وجہ سے تخفیفاً ایسا کیا گیا ہے۔ اور باقی تمام قراء کامل حرکت کے ساتھ پڑھتے ہیں۔

وَكَمْ جَلِيلٍ :۔ مشائخ قرات میں کتنے ہی اکابر دُوری کے مذہب میں اختلاس کرتے ہوئے منکشف ہوئے ہیں گویا سوسی کیلئے فقط اسکان اور دوری کے لیے اسکان و اختلاس دونوں ہیں۔

اختلاس یہ ہے کہ حرکت کا دو تہائی حصہ پڑھا جائے یعنی حرکت کا محذوف حصہ کم اور ادا ہونے والا زیادہ ہو۔

**نوٹ:** آل عمران میں عنقریب آرہا ہے وَلَا يَأْمُرُكُمْ، ناظم نے وہاں ابوعمرو بصری کے لیے رفع بیان کیا ہے۔ گویا یہاں اور وہاں کے بیان میں منافات ہوئی، اس کا جواب یہ دیا گیا ہے کہ دونوں میں منافات نہیں ہے کیونکہ اسکان اور اختلاس رفع کے منافی نہیں، رفع اصل ہے اور اسکان یا اختلاس تخفیف کو حاصل کرنے میں اس کے فرع ہیں، (ضباع)

١٢/٤٥٦ وَفِيهَا وَفِي الْأَعْرَافِ نَغْفِرْ بِنُونِهِ ۔۔۔ وَلَا ضَمَّ وَاكْسِرْ فَاءَهُ حِينَ ظَلَّلَا

١٣/٤٥٧ وَذَكِّرْ هُنَا أَصْلًا وَلِلشَّامِ أَنَّثُوا ۔۔۔ وَعَنْ نَافِعٍ مَعْهُ فِي الْأَعْرَافِ وُصِّلَا

یعنی مکی، بصری اور کوفیین سورۂ بقرہ و اعراف دونوں میں نَغْفِرْ لَكُمْ نون مفتوحہ و کسرِ فا کے ساتھ پڑھتے ہیں اور نافع نے بقرہ میں يُغْفَرْ لَكُمْ یاء مضمومہ اور فاء مفتوحہ صیغہ مجہول مذکر پڑھا۔ اور اعراف میں تُغْفَرْ لَكُمْ صیغہ مجہول مؤنث، اور شامی نے دونوں سورتوں میں صیغہ مجہول مؤنث ہی پڑھا ہے۔ حاصل یہ ہے کہ بقرہ میں نَغْفِرْ، يُغْفَرْ، تُغْفَرْ تین قراءتیں ہیں۔ اور اعراف میں نَغْفِرْ اور تُغْفَرْ دو قراءتیں ہیں۔

حِينَ ظَلَّلَا: جس وقت کہ اللہ تعالیٰ کی مغفرت نے سایہ ڈالا، یعنی عام ہوئی۔

١٤/٤٥٨ وَجَمْعًا وَفَرْدًا فِي النَّبِيءِ وَفِي النُّبُو ۔۔۔ ءَةِ الْهَمْزُ كُلٌّ غَيْرَ نَافِعٍ ابْدَلَا

١٥/٤٥٩ وَقَالُونُ فِي الْأَحْزَابِ فِي لِلنَّبِيِّ مَعْ ۔۔۔ بُيُوتَ النَّبِيِّ الْيَاءَ شَدَّدَ مُبْدِلَا

یعنی نافع کے علاوہ تمام قراء نے اَلنَّبِيُّ، نَبِيٌّ، اَلنَّبِيِّينَ، اَلنَّبِيُّونَ (مفرد و جمع) میں جہاں بھی ہوں ہمزہ بعد الیاء کو یاء سے تخفیفاً بدل کر ماقبل کی یاء میں ادغام کرتے ہوئے مشدد پڑھا ہے۔ ایسے ہی اَلنُّبُوَّةَ میں ہمزہ بعد الواو کو واؤ سے بدل کر ماقبل کی واؤ میں مدغم و مشدد پڑھا ہے۔ اور اَلْأَنْبِيَاءَ میں باء کے بعد والے ہمزہ کو تخفیفاً یاء سے بدلا ہے۔

البتہ قالون اپنی اصل کی مخالفت کرتے ہوئے احزاب میں دو جگہ لِلنَّبِيِّ إِنْ أَرَادَ، اور بُيُوتَ النَّبِيِّ إِلَّا میں جمہور کی طرح ابدال و ادغام کرتے ہوئے یاء کو مشدد پڑھتے ہیں۔

**تنبیہ:** بَابُ اِجْتِمَاعِ هَمْزَتَيْنِ فِي كَلِمَتَيْنِ میں قالون کے لیے ہمزتین مکسورتین میں یہ اصول بتلایا گیا ہے کہ وہ ہمزۂ اولیٰ میں تسہیل کرتے ہیں۔ اس اصول سے قالون کے لیے تین مواقع مستثنیٰ ہیں، ایک تو وہیں باب میں بیان کیا گیا ہے یعنی بِالسُّوْءِ اِلَّا ہیں۔ باقی دو، یہ سورۂ احزاب میں ہیں۔ ان تین مواقع میں قالون نے ہمزۂ اولیٰ کو واؤ سے بدل کر جیسا کہ بِالسُّوْءِ اِلَّا میں۔ اور یا سے بدل کر۔ جیسے لِلنَّبِيِّ اِنْ، اور بُيُوْتَ النَّبِيِّ اِلَّا میں، ماقبل میں ادغام کیا ہے۔ اچھا ہوتا اگر ناظمؒ یہ دونوں مواقع بھی وہیں بیان فرماتے۔ اس تمام گفتگو کا نتیجہ یہ ہوا کہ ہمزتین والے دو کلموں میں سے اگر پہلے پر وقف کر دیا جائے تو قالون کے لیے اصل کے مطابق ہمزہ پر ہی وقف ہوگا کیونکہ ابدال و ادغام وصل میں اجتماع ہمزتین کی وجہ سے ہے۔

16/460 وَفِي الصَّابِئِيْنَ الْهَمْزَ وَالصَّابِئُوْنَ خُذْ ۔۔۔ وَهُزُوًا وَكُفُؤًا فِي السَّوَاكِنِ فُصِّلَا

17/461 وَضُمَّ لِبَاقِيْهِمْ وَحَمْزَةُ وَقْفُهُ ۔۔۔ بِوَاوٍ وَحَفْصٌ وَاقِفًا ثُمَّ مُوْصِلَا

یعنی اَلصَّابِئِيْنَ (بقرہ و حج) میں۔ اور اَلصَّابِئُوْنَ (مائدہ) میں ماسوا نافع، چھ قاریوں کے لیے ہمزہ ہے۔ اور نافع یہ دونوں لفظ بغیر ہمزہ کے بروزن اَلدَّاعِيْنَ، اور اَلدَّاعُوْنَ پڑھتے ہیں۔ گویا مسئلہ کی نوعیت اوپر والے مسئلہ سے مختلف ہو گئی۔ وہاں نَبِيٌّ کو نافع نے مہموز اور باقین نے ابدال کے ساتھ پڑھا۔ یہاں صَابِئِيْنَ کو نافع نے بالحذف اور جمہور نے بالہمز پڑھا ہے۔

وَهُزُوًا وَكُفُؤًا الخ یعنی یہ دو لفظ هُزُوًا، وَكُفُؤًا امام حمزہ کے لیے ساکن الاوسط کلمات میں جداگانہ لائے گئے ہیں۔ مطلب یہ ہوا کہ حمزہ زآ اور فآ کے سکون کے ساتھ پڑھتے ہیں۔ اور باقی قراء بضم زآ اور فآ پڑھتے ہیں۔ چنانچہ فرمایا۔ وَضُمَّ لِبَاقِيْهِمْ ۔۔۔ وَحَمْزَةُ وَقْفُهُ بِوَاوٍ۔ یعنی امام حمزہ وقف میں دونوں مذکورہ لفظوں کو بجائے ہمزہ کے بالواو پڑھتے ہیں۔ یعنی هُزْوًا، اور كُفْوًا۔ وقف کو بیان کرنے کی اس لیے ضرورت ہوئی کہ یہاں وقف قیاسی کا تقاضا یہ تھا کہ ہمزہ کی حرکت نقل کر کے زآ، اور فآ کو دی جائے اور ہمزہ حذف کر دیا جائے۔ جیسا کہ جُزْءًا کو وقف میں جُزَا بروزن هُدٰى پڑھا گیا ۔۔۔ علامہ شاطبیؒ نے اسی لیے تنبیہ کی کہ یہاں صرف وقف رسمی ہوگا۔ کیونکہ ہمزہ بشکل واؤ مرسوم ہے اور اس کے برخلاف جُزْءًا میں مرسوم نہیں۔ گو بعض نے جُزْءًا کے مثل وقف قیاسی کیا ہے لیکن جمہور کے یہاں صحیح نہیں۔ کیونکہ ہمزہ کا ماقبل زآ اور فآ گو بالفعل ساکن ہیں لیکن اصل میں مضموم تھے۔ (ابو شامہ)

وَحَفْصٌ وَاقِفًا ثُمَّ مُوْصِلَا:۔ یعنی حفص نے وقف و وصل دونوں حالتوں میں ہمزہ کو تخفیفًا واؤ سے بدل کر ہی پڑھا ہے۔ گویا حاصل یہ ہوا کہ جمہور نے وقفًا وصلًا هُزُوًا، كُفُوًا، حفص نے وقفًا وصلًا هُزُوًا، كُفُوًا، اور امام حمزہ نے وصلًا هُزْءًا، كُفْءًا اور وقفًا هُزْوًا، كُفْوًا ۔۔۔ پڑھا ہے۔

**فائدہ:** حفص کا اصول تحقیقِ ہمزہ ہے، لیکن کہیں کہیں اصول کے خلاف جمعًا بین اللغتین بھی پڑھا ہے چنانچہ مذکورہ

دو کلموں میں ہمزہ کی تخفیف کی یہی صورت ہے، یہی وجہ ءَاَعْجَمِیٌّ میں ہمزہ ثانیہ کو تسہیل سے پڑھنے کی ہے۔ اسی طرح فِیْهِ مُهَانًا میں صلہ مَجْرٖىهَا میں امالہ یہ سب جمعًا بین اللغتین ہیں۔ (ابوشامہ)

۱۸/۴۶۲ وَبِالْغَيْبِ عَمَّا تَعْمَلُونَ هُنَا دَنَا وَغَيْبُكَ فِي الثَّانِي إِلَىٰ صَفْوِهِ دَلَا

یعنی عَمَّا یَعْمَلُوْنَ اَفَتَطْمَعُوْنَ جو هُزُوًا سے قریب ہی واقع ہے۔ کو مکی نے بالغیب اور باقین نے بالخطاب پڑھا ہے اور نافع، شعبہ اور مکی آگے آنے والے دوسرے لفظ عَمَّا یَعْمَلُوْنَ اُولٰٓئِكَ میں غیب اور باقین خطاب پڑھتے ہیں۔ اِلٰی صَفْوِهٖ دَلَا یعنی وہ غیب اپنی پاکیزگی کے ساتھ کامیاب ہوا۔

۱۹/۴۶۳ خَطِيئَتُهُ التَّوْحِيدُ عَنْ غَيْرِ نَافِعٍ وَلَا يَعْبُدُونَ الْغَيْبُ شَايَعَ دُخَّلَا

یعنی وَاَحَاطَتْ بِهٖ خَطِیْٓئَتُهٗ میں غیر نافع کے لیے لفظ خَطِیْٓئَتُهٗ واحد اور نافع کے لیے جمع ہے۔ اور مِیْثَاقَ بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ لَا تَعْبُدُوْنَ میں حمزہ، کسائی۔ اور مکی کے لیے غیب شائع ہوا اور باقین کے لیے خطاب، ——— دُخَّلًا یعنی کثیر المداخلت ہو کر۔

۲۰/۴۶۴ وَقُلْ حَسَنًا شُكْرًا وَحُسْنًا بِضَمِّهِ وَسَاكِنِهِ الْبَاقُونَ وَاحْسُنْ مُقَوَّلَا

یعنی وَقُوْلُوْا لِلنَّاسِ حُسْنًا میں حمزہ وکسائی حَسَنًا بفتحتین، باقی بضم حا وسکون سین پڑھتے ہیں ——— واضح ہو کہ یہاں جمہور کی قراءت کے تعین سے حمزہ وکسائی کے لیے بطور ضد فتحتین ثابت ہوئے۔
اَلْبَاقُوْن یعنی قُرَّاءُ الْبَاقُوْنَ وَاحْسُنْ مُقَوَّلًا یعنی بات کسی کی طرف منسوب کرنے میں اچھی روش اختیار کر۔

۲۱/۴۶۵ وَتَظَّاهَرُونَ الظَّاءُ خُفِّفَ ثَابِتًا وَعَنْهُمْ لَدَى التَّحْرِيمِ أَيْضًا تَحَلَّلَا

یعنی تَظّٰهَرُوْنَ عَلَیْهِمْ بِالْاِثْمِ (بقرہ) اور وَاِنْ تَظٰهَرَا عَلَیْهِ (تحریم) میں کوفیین کے لیے ظا مخفف ثابت ہوتی ہے اور باقین نے مشدد پڑھی ہے۔
قولہ لَدَی التَّحْرِیْمِ اَیْضًا تَحَلَّلَا تحریم کا تقابل تحلل سے بڑی لطافت پیدا کرتا ہے۔

۲۲/۴۶۶ وَحَمْزَةُ أَسْرَىٰ فِي أُسَارَىٰ وَضَمُّهُمْ تُفَادُوهُمُو وَالْمَدُّ إِذْ رَاقَ نُفَّلَا

یعنی امام حمزہ نے وَاِنْ یَّاْتُوْکُمْ اُسٰرٰی میں اَسْرٰی بروزن قَتْلٰی پڑھا ہے اور باقین نے بروزن

شُکَادٰی پڑھا ہے۔ آگے فرماتے ہیں کہ نافع، کسائی اور عاصم نے تُفَادُوْھُمْ کو بضم تا اور فا کے بعد باالالف پڑھا ہے اور باقین نے بفتح تا بغیر الف تَفْدُوْھُمْ پڑھا ہے۔

وَالْمَدُّ اِذْ رَاقَ نُقِّلَا یعنی حرفِ مد (الف) جس وقت خوشگوار ہوا تو مال غنیمت عطا کیا گیا آیت کے مفہوم کی طرف اشارہ ہے۔

۲۳/۴۶۷ وَحَیْثُ اَتَاكَ الْقُدْسُ اِسْكَانُ دَالِهٖ دَوَاءٌ وَلِلْبَاقِیْنَ بِالضَّمِّ اُرْسِلَا

یعنی لفظ قُدُسُ جہاں بھی آئے اس کی دال کو مکی نے ساکن پڑھا ہے اور باقین کے لیے ضمِ دال بولا گیا ہے۔

۲۴/۴۶۸ وَیُنْزِلُ خَفِّفْهُ وَتُنْزِلُ مِثْلُهٗ وَنُنْزِلُ حَقٌّ وَهُوَ فِی الْحِجْرِ ثُقِّلَا

۲۵/۴۶۹ وَخُفِّفَ لِلْبَصْرِیْ بِسُبْحَانَ وَالَّذِیْ فِی الْاَنْعَامِ لِلْمَكِّیِّ عَلٰی اَنْ یُنَزِّلَا

۲۶/۴۷۰ وَمُنْزِلُهَا التَّخْفِیْفُ حَقٌّ شِفَاؤُهٗ وَخُفِّفَ عَنْهُمْ یُنْزِلُ الْغَیْثَ مُسْجَلَا

اور یُنْزِلُ کو مخفف پڑھ اور تُنْزِلُ اور نُنْزِلُ کو بھی اہلِ حق (مکی، بصری) کے لیے اور یہ لفظ سورۂ حجر میں مشدد پڑھا گیا ہے اور بصری کے لیے سورۂ سُبحان میں مخفف ہے اور انعام میں مکی کے لیے عَلٰی اَنْ یُنَزِّلَ مخفف ہے مقامی لحاظ سے بیان یہ کرنا تھا کہ بَغْیًا اَنْ یُنَزِّلَ اللّٰهُ میں مضارع کو مکی، بصری نے مخفف انزال سے اور باقین نے مشدد تنزیل سے پڑھا ہے، پھر اس مسئلہ میں کلیت کی شان پیدا کرنے کے لیے دیگر کلمات قرآنیہ کے اختلاف کو بیان کر دیا ہے۔

فرماتے ہیں کہ تمام قرآن میں یُنْزِلُ، تُنْزِلُ اور نُنْزِلُ جہاں بھی یہ تین صیغے ہوں خواہ معروف ہوں یا مجہول، ان میں اختلاف کی یہی صورت ہوگی کہ جمہور تفعیل سے بتشدید زای پڑھیں گے اور مکی و بصری افعال سے بتخفیف زای پڑھیں گے۔ اور آگے اس اصول کے مستثنیات ذکر کرتے ہیں۔

وَهُوَ فِی الْحِجْرِ ثُقِّلَا اور وہ یعنی نُنْزِلُ جمع متکلم (کیونکہ مرجع قریب وہی ہے) سورۂ حجر میں تمام قراء کے لیے مشدد ہی پڑھا گیا ہے یعنی سورۂ حجر میں بلا اختلاف سب مشدد ہی پڑھتے ہیں گویا مکی، بصری دونوں اپنے اصول کے خلاف زاء کا تشدید پڑھتے ہیں اور باقی اپنے اصول پر قائم ہیں۔

واضح ہو کہ سورۂ حجر میں دو نُنَزِّلُ ہیں ایک وَمَا نُنَزِّلُهٗ اِلَّا بِقَدَرٍ مَّعْلُوْمٍ دوسرا مَا نُنَزِّلُ الْمَلٰٓئِكَةَ ظاہر یہ ہے کہ ناظمؒ کی یہ دونوں صیغے مراد ہیں گو دوسرے میں اختلاف ہوا ہے کیونکہ شعبہ پڑھتے ہیں مَا تُنَزَّلُ الْمَلٰٓئِكَةُ (بصیغۂ واحد مؤنث غائب مجہول اور الملائکۃ پر رفع) اور حفص، حمزہ و کسائی پڑھتے ہیں مَا نُنَزِّلُ

اَلْمَلٰٓـئِكَةَ (بصیغہ جمع متکلم، اَلْمَلَائِکَۃَ پر نصب) اور باقین پڑھتے ہیں۔ مَا تَنَزَّلُ الْمَلٰٓـئِكَةُ (بصیغہ واحد مؤنث غائب اور اَلْمَلَائِکَۃُ مرفوع۔) اس اختلاف کی تفصیل سورۂ حجر میں آئے گی۔ بہر حال قدر مشترک زا کو سب ہی مشدد پڑھ رہے ہیں۔ اس لیے ناظم پر یہ اعتراض نہ ہوگا کہ حجر کے دو لفظوں سے ایک مراد تھا تو اس کی تعیین یعنی ثانی کی قید لگانا چاہیے تھی تاکہ مَا نُنَزِّلُهٗٓ اِلَّا کا موقع متعین ہو جاتا چنانچہ بعض شراح وَهُوَ فِي الْحِجْرِ ثُقِّلَا کا مصداق اسی کو قرار دیتے ہیں اور پہلے موقع کے خارج ہونے پر سورۂ حجر میں اس کے مفصّل بیان کو قرینہ قرار دیتے ہیں۔

وَخُفِّفَ لِلْبَصْرِيْ بِسُبْحَانَ یعنی سورۂ اسریٰ میں دو جگہ وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ اور حَتّٰى تُنَزِّلَ عَلَيْنَا میں بصری کے لیے اصول کے مطابق تخفیف ہی ہے۔ البتہ مکی نے اپنے اصول کے خلاف جمہور کی طرح دونوں میں تشدید پڑھی ہے۔

وَالَّذِيْ فِي الْاَنْعَامِ یعنی سورۂ انعام میں اِنَّ اللّٰهَ قَادِرٌ عَلٰٓى اَنْ يُّنَزِّلَ کو مکی نے اصول کے مطابق تخفیف ہی سے پڑھا ہے۔ لیکن بصری اصول کے خلاف جمہور کی طرح بتشدید زای پڑھتے ہیں۔ وَمُنْزِلُهَا التَّخْفِيْفُ یعنی کی، بصری اور حمزہ، کسائی چار قاری اِنِّيْ مُنَزِّلُهَا عَلَيْكُمْ (مائدہ) میں اور يُنَزِّلُ الْغَيْثَ (لقمان و شوریٰ) میں تخفیف زای اور باقی تین قاری بالتشدید پڑھتے ہیں۔

**نوٹ:** تمام مذکورہ صیغوں میں تخفیفِ زا کہنے سے اس کے ماقبل نون میں سکون لازم آتا ہے جیسا کہ تشدید بولنے سے نون کا فتحہ لازم آتا ہے اس دلالتِ التزامی ہی کی وجہ سے نون کی حالت کو بیان نہیں کیا گیا۔ نیز واضح ہو کہ جو صیغے بابِ ضَرَبَ سے آئے ہیں جیسے وَمَا يَنْزِلُ مِنَ السَّمَاۗءِ وَمَا يَعْرُجُ فِيْهَا اس بیان اختلاف میں وہ داخل نہیں۔

۲۷/۴۷۱ وَجَبْرِيْلَ فَتْحُ الْجِيْمِ وَالرَّا وَبَعْدَهَا ۔۔۔ وَعٰى هَمْزَةً مَكْسُوْرَةً صُحْبَةٌ وِلَا

۲۸/۴۷۲ بِحَيْثُ اَتٰى وَالْيَاءَ يَحْذِفُ شُعْبَةٌ ۔۔۔ وَمَكِّيُّهُمْ فِي الْجِيْمِ بِالْفَتْحِ وُكِّلَا

یعنی لفظ جبریل جہاں بھی ہو مروزین صحبہ فتحِ جیم و را کے ساتھ اور را کے بعد ہمزۂ مکسورہ کے ساتھ پڑھتے ہیں۔ اور ہمزہ کے بعد یاء ساکنہ حمزہ و کسائی پڑھتے ہیں۔ لیکن شعبہ نہیں پڑھتے۔ باقین بکسرِ جیم و را بغیر ہمزہ بالیاء پڑھتے ہیں۔ لیکن مکی جیم کا فتحہ پڑھتے ہیں۔ کل چار قراءتیں ہوئیں۔ جَبْرَئِيْل حمزہ کسائی کے لیے۔ جَبْرَئِل شعبہ کے لیے۔ جَبْرِيْل مکی کے لیے۔ جِبْرِيْل باقین کے لیے۔

وَعٰى: یاد کیا۔ صُحْبَةٌ وِلَاءً: موافقت میں باہمی دوست۔ وُكِّلَ: سپرد کیا گیا۔

۲۹/۴۷۳ وَدَعْ يَاءَ مِيْكَائِيْلَ وَالْهَمْزَ قَبْلَهٗ ۔۔۔ عَلٰى حُجَّةٍ وَالْيَاءُ يُحْذَفُ اَجْمَلَا

یعنی میکائیل میں یا اور اس سے پہلے ہمزہ کو چھوڑ دے یعنی حذف کر دے۔ عَلٰى حُجَّةٍ: ایک دلیل کی بنا

پر یعنی حفص اور بصری کے لیے اور یا کو حذف کرتا ہے ایک قاری (نافع) دراں حالیکہ وہ بڑا صاحب جمال ہے۔
یعنی تین قراءتیں ہیں مِيكَالَ: حفص و بصری کے لیے مِيكَائِلَ نافع کے لیے۔ مِيكَائِيلَ باقین کے لیے۔

۳۰ / ۴۷۴ وَلٰكِنْ خَفِيفٌ وَالشَّيَاطِينُ رَفْعُهُ ۝ كَمَا شَرَطُوا وَالْعَكْسُ نَحْوٌ سَمَا الْعُلَا

یعنی وَلٰكِنَّ الشَّيَاطِينَ كَفَرُوا۔ میں شامی، حمزہ اور کسائی لٰكِنَّ کے نون کو مخفف ساکن (پھر اجتماع ساکنین کی وجہ سے نون مکسور ہوگا) اور الشَّيَاطِينُ کو مرفوع پڑھتے ہیں اور باقین یعنی نافع، مکی، بصری اور عاصم لٰكِنَّ کو مشدد مفتوح اور الشَّيَاطِينَ کو منصوب پڑھتے ہیں۔

وَالْعَكْسُ نَحْوٌ سَمَا الْعُلَا اور ضد ایک ایسی وجہ ہے جس میں بلندی طویل ہوئی ہے۔ كَمَا شَرَطُوا: یعنی كَمَا شَرَطَ أَهْلُ النَّحْوِ۔

۳۱ / ۴۷۵ وَنُنْسِخْ بِهٖ ضَمٌّ وَكَسْرٌ كَفٰى وَنُنْـ ۝ ـسِهَا مِثْلُهُ مِنْ غَيْرِ هَمْزٍ ذَكَتْ إِلٰى

یعنی مَا نَنْسَخْ میں شامی نے ضمۂ نون اور کسرۂ سین پڑھا ہے اور باقین نے دونوں حرفوں پر فتحہ پڑھا ہے۔
اور اسی طرح نُنْسِهَا کو کوفیین، شامی اور نافع نے ضمّ نون و کسر سین کے ساتھ بغیر ہمزہ کے پڑھا ہے۔ اور باقین نے نون و سین کے فتحہ اور سین کے بعد ہمزہ کے ساتھ نَنْسَأْهَا پڑھا ہے۔
ذَكَتْ إِلٰى: یہ قراءت ایک نعمت ہونے کے اعتبار سے عام ہوگئی آیت کے مفہوم کی طرف اشارہ ہے۔

۳۲ / ۴۷۶ عَلِيمٌ وَّقَالُوا الْوَاوَ الْاُوْلٰى سُقُوطُهَا ۝ وَكُنْ فَيَكُوْنُ النَّصْبُ فِي الرَّفْعِ كُفِّلَا
۳۳ / ۴۷۷ وَفِيْ اٰلِ عِمْرَانٍ فِي الْاُوْلٰى وَمَرْيَمٍ ۝ وَفِي الطَّوْلِ عَنْهُ وَهُوَ بِاللَّفْظِ اُعْمِلَا
۳۴ / ۴۷۸ وَفِي النَّحْلِ مَعْ يٰسٓ بِالْعَطْفِ نَصْبُهُ ۝ كَفٰى رَاوِيًا وَانْقَادَ مَعْنَاهُ يُعْمَلَا

یعنی وہ قَالُوا جس سے پہلے عَلِيمٌ ہے (احتراز ہوگیا۔ وَقَالُوا لَنْ يَدْخُلَ الْجَنَّةَ سے) کو شامی نے مصحفِ شام کے مطابق بغیر واؤ قَالُوا پڑھا ہے۔ اور جمہور نے بالواو پڑھا ہے۔ جیسا کہ مصحفِ شامی کے سوا دیگر تمام مصاحف میں ہے۔

وَكُنْ فَيَكُوْنُ الخ یعنی شامی نے كُنْ فَيَكُوْنُ میں چھ جگہ مضارع پر نصب پڑھا ہے۔ كُنْ فَيَكُوْنَ وَقَالَ (بقرہ) كُنْ فَيَكُوْنَ وَيُعَلِّمُهُ الْكِتٰبَ (آل عمران) كُنْ فَيَكُوْنَ وَاِنَّ اللّٰهَ (مریم) كُنْ فَيَكُوْنَ اَلَمْ تَرَوْا (مومن) كُنْ فَيَكُوْنَ وَالَّذِيْنَ (نحل) كُنْ فَيَكُوْنَ فَسُبْحٰنَ (یٰسین)

اور سورۂ نحل و یٰسین میں شامی کے ساتھ کسائی نے بھی نصب پڑھنے میں موافقت کی ہے، باقی تمام قراء مذکورہ مواقع میں رفع پڑھتے ہیں۔

قولہٗ وَفِی اٰلِ عِمْرَانٍ فِی الْاُوْلٰی۔ کیونکہ آل عمران کا دوسرا موقع کُنْ فَیَکُوْنُ اَلْحَقُّ میں۔ اسی طرح انعام میں: کُنْ فَیَکُوْنُ قَوْلُهُ الْحَقُّ میں باتفاق سب رفع پڑھتے ہیں۔ ——— گویا کل قرآن میں یہ لفظ آٹھ جگہ ہے۔ جن میں چھ مختلف فیہ اور دو متفق علیہ ہیں۔

کُفِّلَا: کفالت کی گئی ہے۔ وَھُوَ بِاللَّفْظِ اُعْمِلَا: یعنی بقرہ آل عمران، مریم اور مومن میں نصب کی وجہ یہ ہوگی کہ جواب امر کی وجہ سے فا کے بعد اَنْ مقدر ہے۔ جیسے ثُرْنِی فَاُکْرِمَكَ۔ اسی طرح کُنْ فَیَکُوْنُ میں جواب امر ہونے کی صرف صورۃً مشابہت پائے جانے کی وجہ سے نصب دیا گیا۔ گویا حقیقۃً جواب امر کے باب سے نہیں ہے۔ (کَمَا ھُوَ مُحَقَّقٌ عَلٰی مَحَلِّهٖ)۔

بِالْعَطْفِ نَصْبُهٗ: یعنی نحل و یاسین میں نصب کی وجہ یہ ہوگی کہ اوپر اَنْ نَّقُوْلَ اور یَّقُوْلَ پر عطف قرار دیا جائے گا۔

اِنْقَادَ مَعْنَاهُ یُعْمَلَا: اس وجہ کے معنی کثیر العمل اونٹنی کی طرح فرمانبردار ہوئے۔

۳۵/۴۷۹ وَتُسْاَلُ ضَمُّوا التَّاءَ وَاللَّامَ حَرَّكُوْا ۔۔۔ بِرَفْعٍ خُلُوْدًا وَھُوَ مِنْ بَعْدِ نَفْیٍ لَا

یعنی وَلَا تُسْئَلُ عَنْ اَصْحَابِ الْجَحِیْمِ: میں جمہور لا نافیہ کے بعد ملنتے ہوئے مضارع کو مرفوع پڑھتے ہیں۔ اور نافع لائے نہی قرار دیتے ہوئے تا پر فتحہ اور لام پر سکون پڑھتے ہیں۔

۳۶/۴۸۰ وَفِیْهَا وَفِیْ نَصِّ النِّسَاءِ ثَلٰثَةٌ ۔۔۔ اَوَاخِرُ اِبْرَاھَامَ لَاحَ وَجَمَّلَا
۳۷/۴۸۱ وَمَعْ اٰخِرِ الْاَنْعَامِ حَرْفَا بَرَاءَةٍ ۔۔۔ اَخِیْرًا وَتَحْتَ الرَّعْدِ حَرْفٌ تَنَزَّلَا
۳۸/۴۸۲ وَفِیْ مَرْیَمٍ وَالنَّحْلِ خَمْسَةُ اَحْرُفٍ ۔۔۔ وَآخِرُ مَا فِی الْعَنْكَبُوْتِ مُنَزَّلَا
۳۹/۴۸۳ وَفِی النَّجْمِ وَالشُّوْرٰی وَفِی الذَّارِیَاتِ وَالْ ۔۔۔ حَدِیْدِ وَیُرْوٰی فِی امْتِحَانِهِ الْاَوَّلَا
۴۰/۴۸۴ وَوَجْهَانِ فِیْهِ لِابْنِ ذَكْوَانَ هٰهُنَا ۔۔۔ وَوَاتَّخِذُوْا بِالْفَتْحِ عَمَّ وَاَوْغَلَا

ان پانچ شعروں میں لفظ اِبْــرَاھِیْـم میں اختلاف کا ذکر ہے واضح ہو کہ تمام قرآن میں یہ لفظ انہتر (۶۹) جگہ ہے۔ لیکن مختلف فیہ جیسا کہ ان اشعار میں بتلایا گیا ہے کل تینتیس (۳۳) ہیں۔

قولہٗ وَفِیْهَا وَفِیْ نَصِّ النِّسَاءِ الخ یعنی تمام الفاظِ اِبْرَاھِیْم جو اس سورۂ بقرہ میں ہیں (اور وہ کل پندرہ ۱۵ ہیں)

ہیں، اور سورۃ نساء کی آیتوں میں وہ تین جو آخر سورت میں ہیں یعنی وَاتَّبِعَ مِلَّةَ اِبْرٰهِيْمَ، وَاتَّخَذَ اللّٰهُ اِبْرٰهِيْمَ، وَاَوْحَيْنَآ اِلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ میں ہشام اِبْرَاهَام پڑھتے ہوئے ظاہر ہوئے اور رجمال بخشا ــــــــ اور آخر کی قید سے موقع اول یعنی فَقَدْ اٰتَيْنَآ اٰلَ اِبْرٰهِيْمَ (نساء) سے احتراز ہو گیا کیونکہ اس کو باتفاق یا کے ساتھ ہی پڑھا گیا ہے۔

**نوٹ:** ابو شامہ نے یہاں فرمایا ہے کہ ہشام کے لیے تو ناظم کی صراحت سے اِبْرَاهَام سمجھا گیا۔ لیکن اس کی ضد کا بالیاء ہونا کسی اصول سے مفہوم نہیں ہوتا۔ بہتر ہوتا اگر ناظم اِبْرَاهَام اور اِبْرَاهِيْم دونوں کا تلفظ فرما دیتے جیسے وَحَمْزَةُ اَسْرٰى فِيْ اُسَارٰى۔ استاذ مرحوم نے فرمایا کہ اِبْرَاهَام میں ھَا کا فتحہ ہے جس کی ضد کسرہ ہے، اور کسرہ یا کو مستلزم ہے لہٰذا اعتراض وارد نہیں۔

قولہ وَمَعْ اٰخِرِ الْاَنْعَامِ الخ آخر انعام سے مراد دِيْنًا قِيَمًا مِّلَّةَ اِبْرٰهِيْمَ ہے۔ اور آخر کی قید سے دیگر الفاظ نکل گئے۔

حَرْفَا بَرَاءَةٍ اَخِيْرًا یعنی براءت کے آخری دو کلمے وَمَا كَانَ اسْتِغْفَارُ اِبْرٰهِيْمَ اور اِنَّ اِبْرٰهِيْمَ لَاَوَّاهٌ بھی مختلف فیہ ہیں۔

قولہ وَتَحْتَ الرَّعْدِ: یعنی سورہ ابراہیم میں وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهِيْمُ۔

قولہ وَفِيْ مَرْيَمٍ وَالنَّحْلِ: یعنی مریم و نحل میں پانچ کلمے ہیں۔ اِنَّ اِبْرٰهِيْمَ كَانَ اُمَّةً، اور اَنِ اتَّبِعْ مِلَّةَ اِبْرٰهِيْمَ دونوں نحل میں۔ اور وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ اِبْرٰهِيْمَ۔ اور اَرَاغِبٌ اَنْتَ عَنْ اٰلِهَتِيْ يٰٓاِبْرٰهِيْمُ اور وَمِنْ ذُرِّيَّةِ اِبْرٰهِيْمَ تینوں مریم میں۔

قولہ وَاٰخِرُ مَا فِي الْعَنْكَبُوْتِ: یعنی وَلَمَّا جَآءَتْ رُسُلُنَآ اِبْرٰهِيْمَ۔ آخر کی قید سے ما قبل والا وَاِبْرٰهِيْمَ اِذْ قَالَ نکل گیا۔

قولہ وَفِي النَّجْمِ وَالشُّوْرٰى: یعنی وَاِبْرٰهِيْمَ الَّذِيْ وَفّٰى۔ (نجم) وَمَا وَصَّيْنَا بِهٖٓ اِبْرٰهِيْمَ (شوریٰ) هَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ ضَيْفِ اِبْرٰهِيْمَ (ذاریات) وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا وَّاِبْرٰهِيْمَ۔ (حدید) اور اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ فِيْٓ اِبْرٰهِيْمَ (ممتحنہ)

قولہ: وَوَجْهَانِ فِيْهِ الخ یعنی لفظ اِبْرٰهِيْمَ میں صرف یہاں سورتِ بقرہ میں ابن ذکوان کے لیے خلف ہے ہشام کی طرح بالالف اور جماعت کی طرح بالیاء دونوں صحیح ہیں۔ البتہ بقرہ کے علاوہ ہر جگہ جمہور کی طرح پڑھتے ہیں۔

قولہ: وَوَاتَّخِذُوْا الخ:- وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ، میں نافع و شامی بفتح خا اور باقین بکسر پڑھتے ہیں۔

قولہ. اَوْغَلَ: تیز رفتار ہوا بکثرت ہوا۔

٤١/٤٨٥ وَاَرْنَا وَاَرْنِیْ سَاکِنًا الْکَسْرِ دُمْ یَدًا    وَفِیْ فُصِّلَتْ یُرْوِیْ صَفَا دَرِّہٖ کُلَا

٤٢/٤٨٦ وَاَخْفَاهُمَا طَلْقٌ وَخِفٌّ ابْنُ عَامِرٍ    فَاُمْتِعُهٗ اَوْصٰی بِوَصّٰی کَمَا اعْتَلَا

یعنی اَرْنَا اور اَرْنِیْ جہاں بھی ہوں مکی اور سوسی راءِ مکسورہ کو ساکن پڑھتے ہیں اور شعبہ و شامی بھی سورۂ حٰمٓ سجدہ میں مکی و سوسی کے ساتھ متفق ہو کر اَرِنَا الَّذِیْنَ اَضَلّٰنَا میں رَا کو ساکن پڑھتے ہیں۔ اور یہ دونوں لفظ دوری بصری کے یہاں کسرۂ مختلسہ کے ساتھ پڑھے جائیں گے۔ اور باقی کسرۂ تامہ پڑھتے ہیں۔

آگے فرماتے ہیں کہ شامی نے فَاُمَتِّعُهٗ کو فَاُمْتِعُهٗ تخفیف پڑھا ہے۔ اور شامی و نافع وَوَصّٰی بِھَا کو وَاَوْصٰی بِھَا پڑھتے ہیں کیونکہ مصحفِ اہلِ مدینہ و شام میں اسی طرح لکھا ہے۔

قولہ: دُمْ یَدًا: تو ہمیشہ صاحبِ قوت رہ۔ جملہ دعائیہ ہے۔ یُرْوِیْ صَفَا دَرِّہٖ کُلًا: اس کے دودھ کی صفائی جگروں کو سیراب کرتی ہے۔ کُلًا: جمع کُلْیَة: بمعنی گُردہ۔ طَلْق: خوش رو۔ کَمَا اعْتَلَا: یعنی جیسا کہ شام و مدینہ کے رسم سے یہ قرات بلند ہوئی ہے۔

٤٣/٤٨٧ وَفِیْ اَمْ یَقُوْلُوْنَ الْخِطَابُ کَمَا عَلَا    شَفَا وَرَءُوْفٌ قَصْرُ صُحْبَتِهٖ حَلَا

یعنی شامی، حفص، حمزہ اور کسائی اَمْ تَقُوْلُوْنَ اِنَّ اِبْرٰهِیْمَ کو تاءِ خطاب اور باقی یاءِ غیبت سے پڑھتے ہیں۔ اور حمزہ، کسائی، شعبہ اور بصری لفظ رَءُوْفٌ جہاں بھی ہو ــــــ کو بالقصر بروزنِ عَضُدٌ اور باقی بالمد بروزنِ عَطُوْفٌ پڑھتے ہیں۔

٤٤/٤٨٨ وَخَاطَبَ عَمَّا یَعْمَلُوْنَ کَمَا شَفَا    وَلَامُ مُوَلِّیْهَا عَلَی الْفَتْحِ کُمِّلَا

یعنی شامی، حمزہ اور کسائی عَمَّا یَعْمَلُوْنَ وَلَئِنْ اَتَیْتَ کو تاءِ خطاب اور باقی یاءِ غیبت سے پڑھتے ہیں۔ اور شامی نے هُوَ مُوَلِّیْهَا میں لام کو مفتوح اور یاء کو الف سے بدل کر بصیغۂ اسم مفعول اور باقی نے کسرِ لام اور یاء کے ساتھ بصیغۂ اسم فاعل پڑھا ہے۔

نوٹ: عَمَّا یَعْمَلُوْنَ۔ دو جگہ ہے۔ ایک جس کا ذکر اوپر کیا گیا۔ اور دوسرا آگے آ رہا ہے۔ وجہ تعیین یہ ہے کہ رَءُوْفٌ کے متصل آنے والا لفظ مراد ہے بخلاف دوسرے کے کہ بترتیب اس کا ذکر آگے آ رہا ہے۔ کُمِّلَا۔ یعنی شامی نے اس فتحہ کو الف مدہ کے ساتھ کامل کیا ہے۔

۴۵/۴۸۹ وَفِیْ تَعْمَلُوْنَ الْغَیْبُ حِلٌّ وَّسَاکِنٌ ❊ بِحَرْفَیْهِ یَطَّوَّعْ وَفِی الطَّاءِ ثُقِّلَا

۴۶/۴۹۰ وَفِی التَّاءِ یَاءٌ شَاعَ وَالرِّیْحَ وَحَّدَا ❊ وَفِی الْکَهْفِ مَعْهَا وَالشَّرِیْعَةِ وَصَّلَا

یعنی عَمَّا تَعْمَلُوْنَ وَمِنْ حَیْثُ خَرَجْتَ میں بصری یا کے ساتھ صیغہ غائب پڑھتے ہیں۔ اور باقی تا کے ساتھ خطاب۔

آگے فرماتے ہیں وَمَنْ تَطَوَّعَ خَیْرًا اور فَمَنْ تَطَوَّعَ خَیْرًا۔ دونوں کلموں کو حمزہ، کسائی سکونِ عین، بتشدید طا اور بجائے تا کے یا پڑھتے ہیں۔ گویا صیغہ مضارع واحد غائب بحالت جزم ہوا۔ اور باقی تَطَوَّعَ باب تفعّل سے صیغہ ماضی واحد مذکر غائب پڑھتے ہیں۔ آگے رِیْح اور رِیَاح کے واحد و جمع کا اختلاف بیان کرتے ہیں۔ جو قرآن میں متعدد جگہوں میں آیا ہے۔

قولہ: وَالرِّیْحَ وَحَّدَا:۔ یعنی حمزہ کسائی نے وَتَصْرِیْفِ الرِّیَاحِ (بقرہ) وَتَذْرُوْہُ الرِّیَاحُ (کہف) اور تَصْرِیْفِ الرِّیَاحِ (جاثیہ) تینوں میں الرِّیْحُ واحد پڑھا ہے اور باقی جمع پڑھتے ہیں۔

۴۷/۴۹۱ وَفِی النَّمْلِ وَالْاَعْرَافِ وَالرُّوْمِ ثَانِیًا ❊ وَفَاطِرِ دُمْ شُکْرًا وَفِی الْحِجْرِ فُصِّلَا

یعنی مکی، حمزہ و کسائی وَمَنْ یُّرْسِلُ الرِّیَاحَ بُشْرًا (نمل) وَهُوَ الَّذِیْ یُرْسِلُ الرِّیَاحَ (اعراف) اَللّٰهُ الَّذِیْ یُرْسِلُ الرِّیَاحَ (روم) وَاللّٰهُ الَّذِیْ اَرْسَلَ الرِّیَاحَ (فاطر) میں الرِّیْحُ واحد پڑھتے ہیں اور باقی جمع۔ اور وَاَرْسَلْنَا الرِّیَاحَ لَوَاقِحَ (حجر) میں صرف امام حمزہ واحد پڑھتے ہیں۔ باقی تمام قراء جمع پڑھتے ہیں۔

**نوٹ**: روم کے ساتھ ثانی کی قید سے پہلا موقع وَمِنْ اٰیٰتِهٖٓ اَنْ یُّرْسِلَ الرِّیَاحَ کو خارج کرنا مقصود ہے۔ جس کے جمع ہونے پر اتفاق ہے۔

۴۸/۴۹۲ وَفِیْ سُوْرَةِ الشُّوْرٰی وَمِنْ تَحْتِ رَعْدِهٖ ❊ خُصُوْصٌ وَفِی الْفُرْقَانِ زَاکِیْهِ هَلَّلَا

یعنی اِنْ یَّشَاْ یُسْکِنِ الرِّیْحَ (شوریٰ) میں اور رعد سے نیچے سورۃ ابراہیم میں کَرَمَادِ اشْتَدَّتْ بِهِ الرِّیْحُ کو ماسوائے نافع تمام قاریوں نے واحد پڑھا ہے اور نافع جمع پڑھتے ہیں۔ اور اَرْسَلَ الرِّیَاحَ (فرقان) میں مکی واحد، باقی جمع پڑھتے ہیں۔

زَاکِیْهِ هَلَّلَا:۔ اس قراءت کے پڑھنے والے پاکیزہ قاری نے لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہا۔

۴۹/۴۹۳ وَاَیُّ خِطَابٍ بَعْدُ عَمَّ وَلَوْ تَرٰی ــــــ وَفِیْ اِذْ یَرَوْنَ الْیَاءُ بِالضَّمِّ کُلِّلَا

ترجمہ: اور وہ کون سا خطاب ہے جو اس کے بعد وَلَوْ تَرٰی میں عام ہوا ہے۔ اور اِذْ یَرَوْنَ میں یا کو ضمہ کا تاج پہنایا گیا ہے۔

یعنی وَلَوْ یَرَی الَّذِیْنَ کو شامی اور نافع تاءِ خطاب سے اور باقین یاءِ غیبت سے پڑھتے ہیں اور شامی اِذْ یُرَوْنَ الْعَذَابَ میں بضم یاء اور باقی بفتح یاء پڑھتے ہیں۔

۵۰/۴۹۴ وَحَیْثُ اَتٰی خُطُوَاتُ الطَّاءُ سَاکِنٌ ــــــ وَقُلْ ضَمُّہٗ عَنْ زَاہِدٍ کَیْفَ رَتَّلَا

ترجمہ: اور لفظ خُطُوَات جہاں بھی آئے اس میں طا ساکن ہوگی۔ اور اس کے ضمہ کو ایک زاہد سے کہہ کہ کس طرح اس نے پڑھا ہے، یعنی خُطُوَات کو حفص، قنبل، شامی اور کسائی بضمِ طا اور باقی بسکونِ طا پڑھتے ہیں۔

۵۱/۴۹۵ وَضَمُّکَ اُوْلَی السَّاکِنَیْنِ لِثَالِثٍ ــــــ یُضَمُّ لُزُوْمًا کَسْرُہٗ فِیْ نَدٍ حَلَا

ترجمہ: دو ساکنوں میں سے پہلے ساکن کو اس وقت ضمہ دینا جب کہ دوسرے ساکن والے ــــــ کلمہ کے تیسرے حرف پر ضمہ لازمی ہو۔ اس ضمہ کو کسرہ سے بدلنا ایک شیریں شادابی میں ہے۔

مطلب یہ ہے کہ ہر وہ کلمہ جس کے آخر میں ساکن (لام، تا، نون، واو، دال یا تنوین) ہو۔ اس کے بعد جب کوئی ایسا کلمہ آئے کہ اس کے شروع میں ہمزہ وصل ہو، اور ہمزہ وصل کے بعد ساکن اور اس ساکن کے بعد تیسرا حرف مضموم بضمہ لازم ہو۔ ایسی صورت میں ہمزہ وصل حذف ہوگا۔ اور دو ساکن جمع ہو جائیں گے۔ اس اجتماع ساکنین کو دور کرنے کے لیے پہلے ساکن کو حمزہ، عاصم اور بصری کسرہ دیتے ہیں اور باقین ضمہ دیتے ہیں۔ مثالیں آگے آتی ہیں۔

تنبیہ: ضمہ لازمہ کی قید سے اِنِ امْرُءٌ، عُزَیْرُ ابْنُ اللّٰہِ وغیرہ قاعدہ مذکورہ سے خارج ہو گئے کیونکہ امْرُءٌ میں را اور ابن میں نون پر ضمہ لازمی نہیں، لہٰذا ساکن اول پر باجماع کسرہ ہی پڑھا جائے گا۔

۵۲/۴۹۶ قُلِ ادْعُوْا اَوِ انْقُصْ قَالَتِ اخْرُجْ اَنِ اعْبُدُوْا ــــــ وَمَحْظُوْرًا انْظُرْ مَعْ قَدِ اسْتُہْزِیَٔ اعْتَلَا

یعنی جیسے قُلِ ادْعُوا اللّٰہَ، قَالَتِ اخْرُجْ، اَنِ اعْبُدُوا اللّٰہَ، اَوِ انْقُصْ مِنْہُ، وَلَقَدِ اسْتُہْزِئَ، مَحْظُوْرًا انْظُرْ۔
اِعْتَلَا: یعنی مثال سے ہر حرف بلند اور واضح ہو گیا۔

۵۳/۴۹۷ سِوٰی اَوْ وَقُلْ لِابْنِ الْعَلَا وَبِکَسْرِہٖ ــــــ لِتَنْوِیْنِہٖ قَالَ ابْنُ ذَکْوَانَ مُقْوِلَا

ترجمہ: سوائے حرف اَوْ اور قُلْ کے بصری کے لیے۔ اور ساکنِ اول تنوین پر ابنِ ذکوان نے کسرہ ہی کہا ہے بحالیکہ وہ دوسروں کو بھی قائل کرنے والے ہیں۔

مطلب یہ ہوا کہ اگر ساکن اول اَوْ کی واؤ یا قُلْ کا لام ہو تو بصری اپنے اصول کے خلاف اس کو ضمہ دیتے ہیں۔ اور باقی چار حرفوں کو اصول کے مطابق کسرہ دیتے ہیں۔ اور ابنِ ذکوان نے صرف تنوین میں اپنے اصول کے خلاف کسرہ پڑھا ہے۔ جیسے مَحْظُوْرًا انْظُرْ وغیرہ۔

۵۴/۴۹۸ بِخُلْفٍ لَهُ فِيْ رَحْمَةٍ وَخَبِيْثَةٍ　　　وَرَفْعُكَ لَيْسَ الْبِرُّ يُنْصَبُ فِيْ عُلًا
ف ع

اور ابنِ ذکوان کے لیے بِرَحْمَةٍ ادْخُلُوْا (اعراف) اور خَبِيْثَةٍ اجْتُثَّتْ (ابراہیم) میں دونوں وجہیں یعنی ضمہ و کسرہ بیں خلف آیا ہے، اور لَيْسَ الْبِرَّ میں تیرا رفع ایک بلند صورت میں منصوب ہوا ہے یعنی لَيْسَ الْبِرَّ میں اَلْبِرُّ پر حمزہ و حفص خبر ہونے کی وجہ سے نصب اور باقی اسم ہونے کی وجہ سے رفع پڑھتے ہیں۔

۵۵/۴۹۹ وَلٰكِنْ خَفِيْفٌ وَارْفَعِ الْبِرَّ عَمَّ فِيْـ　　　ـهِمَا وَمُوْصٍ ثِقْلُهُ صَحَّ شُلْشُلَا
عم　ص　ش

ترجمہ: اور لٰكِنْ خفیف ہے، اور دونوں جگہ لفظ اَلْبِرُّ کو رفع پڑھ۔ اور لفظ مُوْصٍ کا مشدد ہونا خفیف ہونے کے اعتبار سے صحیح ہوا ہے۔ یعنی لٰكِنَّ الْبِرَّ میں جو دو جگہ آیا ہے۔ شامی اور نافع لٰكِنَّ کو ساکن پڑھتے ہوئے کسرہ دے کر ما بعد سے ملاتے ہیں۔ اور اَلْبِرُّ پر رفع پڑھتے ہیں۔ اور جمہور لٰكِنَّ کو مشدد مفتوح اور اَلْبِرَّ کو منصوب پڑھتے ہیں۔ اور شعبہ و حمزہ، کسائی فَمَنْ خَافَ مِنْ مُّوَصٍّ باب تفعیل سے اور اور باقی اِفعال سے پڑھتے ہیں۔

۵۶/۵۰۰ وَفِدْيَةٌ نَوِّنْ وَارْفَعِ الْخَفْضَ بَعْدُ فِيْ　　　طَعَامٍ لَدٰى غُصْنٍ دَنَا وَتَذَلَّلَا
ل ع د

ترجمہ: اور لفظ فِدْيَةٌ کو منوّن پڑھ اور اس کے بعد لفظ طَعَامٍ کے جر کو رفع دے۔ یہ ایک ایسی شاخ کے نزدیک ہے جو قریب ہے اور قابو میں آگئی ہے۔

یعنی ہشام، کوفیین، بصری اور مکّی فِدْيَةٌ کو تنوین سے اور طَعَامُ کو رفع سے پڑھتے ہیں۔ اور باقی بغیر تنوین اور لفظ طَعَامٍ کو جر سے پڑھتے ہیں۔

۵۷/۵۰۱ مَسَاكِيْنَ مَجْمُوْعًا وَلَيْسَ مُنَوَّنًا　　　وَيُفْتَحُ مِنْهُ النُّوْنُ عَمَّ وَاَجْمَلَا
عم

ترجمہ: لفظ مَسَاكِيْنَ جمع ہے اور اس پر تنوین نہیں، اس کے نون کو فتحہ دیتے ہیں، یہ فتحہ خوب عام اور کافی

ہوا ہے یعنی نافع و شامی مَسَاكِينَ اور باقی مِسْكِينٍ پڑھتے ہیں۔

**توضیح:** گویا کوفیین بصری اور مکی پڑھتے ہیں۔ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِينٍ ہشام پڑھتے ہیں۔ فِدْيَةٌ طَعَامُ مَسَاكِينَ، ابن ذکوان اور نافع پڑھتے ہیں۔ فِدْيَةُ طَعَامِ مَسَاكِينَ۔

۵۸ / ۵۰۲ وَنَقْلُ قُرَانٍ وَالْقُرَانِ دَوَاءُنَا ۔۔ وَفِي تُكْمِلُوا قُلْ شُعْبَةُ الْمِيمَ ثَقَّلَا

ترجمہ: قُرَان اور اَلْقُرَان میں نقل حرکت ہمارے لیے دواء ہے اور کہو کہ شعبہ نے تُكَمِّلُوا میں میم کو مشدد پڑھا ہے یعنی لفظ قرآن معرف باللام ہو یا نہ ہو مکی اس میں حرکت ہمزہ را کو دیتے ہیں اور ہمزہ کو حذف کرتے ہیں، اور باقی تحقیق سے پڑھتے ہیں۔ (سوائے امام حمزہ کے وقف میں) اور شعبہ نے تُكَمِّلُوا کو بتشدید میم تفعیل سے اور باقی نے بتخفیف میم افعال سے پڑھا ہے۔

۵۹ / ۵۰۳ وَكَسْرُ بُيُوتٍ وَالْبُيُوتِ يُضَمُّ عَنْ ۔۔ حِمًى جِلَّةٍ وَجْهًا عَلَى الْأَصْلِ أَقْبَلَا

ترجمہ: بُيُوت اور اَلْبُيُوت کا مکسور حرف چند بزرگوں کی حمایت میں ایک ایسی وجہ پر مضموم ہے جو اصل کے مطابق آئی ہے یعنی بَيْت کی جمع بُيُوت خواہ معرف باللام ہو یا نہ ہو، اس کو حفص، بصری اور ورش مضموم الباء اور باقی مکسور الباء پڑھتے ہیں، ناظم اشارۃً بتا رہے ہیں کہ ضمہ والی قراءت اصل ہے۔

۶۰ / ۵۰۴ وَلَا تَقْتُلُوهُمْ بَعْدَهُ يَقْتُلُوكُمْ ۔۔ فَإِنْ قَتَلُوكُمْ قَصْرُهَا شَاعَ وَانْجَلَا

ترجمہ: وَلَا تُقْتُلُوهُمْ اس کے بعد يَقْتُلُوكُمْ اور فَإِنْ قَتَلُوكُمْ تینوں میں قاف کے بعد قصر شائع و ظاہر ہوا ہے۔ مطلب واضح ہے۔

۶۱ / ۵۰۵ وَبِالرَّفْعِ نَوِّنْهُ فَلَا رَفَثٌ وَلَا ۔۔ فُسُوقٌ وَلَا حَقًّا وَزَانَ مُجَمَّلَا

ترجمہ: فَلَا رَفَثَ وَلَا فُسُوقَ وَلَا، میں رفع کے ساتھ تنوین پڑھو۔ دراں حالیکہ یہ قراءت حق ہے اور جمال کو مزین کرتی ہے یعنی مکی و بصری رَفَثٌ اور فُسُوقٌ پر رفع ... دیں اور باقی فتحہ بغیر تنوین پڑھتے ہیں۔

۶۲ / ۵۰۶ وَفَتْحُكَ سِينَ السِّلْمِ أَصْلُ رِضًى دَنَا ۔۔ وَحَتَّى يَقُولَ الرَّفْعُ فِي اللَّامِ أُوِّلَا

ترجمہ: لفظ سِلْم کے سین پر فتحہ پسندیدگی کے اعتبار سے اصل ہے۔ اور فہم سے قریب ہے۔ اور حَتَّى يَقُولَ

کے لام پر رفع ہے۔ (مگر) رفع کی تاویل کی گئی ہے یعنی اُدْخُلُوْا فِی السِّلْمِ میں نافع، کسائی اور مکی سین کو فتحہ باقی کسرہ پڑھتے ہیں اور نافع حَتّٰی یَقُوْلُ الرَّسُوْلُ میں مضارع کو مرفوع اور باقی منصوب پڑھتے ہیں۔

**نوٹ:** رفع کی تاویل یہ ہے کہ مضارع بمعنی ماضی یعنی حَتّٰی قَالَ الرَّسُوْلُ ہے۔

۶۳/۵۰۷ وَفِی التَّاءِ فَاضْمُمْ وَافْتَحِ الْجِیْمَ تُرْجَعُ الْ ــ اُمُوْرُ سَمَا نَصًّا وَحَیْثُ تَنَزَّلَا

**ترجمہ:** تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ: جو نص ہونے کے لحاظ سے بلند ہے، اس کی تاء کو ضمہ اور جیم کو فتحہ پڑھو جہاں کہیں بھی آئے۔ یہ قراءت نافع، مکی، بصری اور عاصم کی ہوئی اور باقی تا کو فتحہ اور جیم کو کسرہ دیتے ہیں۔

۶۴/۵۰۸ وَاِثْمٌ کَبِیْرٌ شَاعَ بِالثَّا مُثَلَّثًا ــ وَغَیْرُهُمَا بِالْبَاءِ نُقْطَةُ اَسْفَلَا

**ترجمہ:** اور اِثْمٌ کَبِیْرٌ (حمزہ، کسائی کے لیے) تین نقطوں والی ثا کے ساتھ مشہور ہوا۔ اور ان دونوں کے علاوہ قراء نیچے نقطہ والی با سے پڑھتے ہیں۔

۶۵/۵۰۹ قُلِ الْعَفْوَ لِلْبَصْرِیِّ رَفْعٌ وَبَعْدَهُ ــ لَاَعْنَتَکُمْ بِالْخُلْفِ اَحْمَدُ سَهَّلَا

**ترجمہ:** قُلِ الْعَفْوَ میں (واؤ پر) بصری کے لیے رفع ہے (اور باقین کے لیے نصب) اور اس کے بعد لَاَعْنَتَکُمْ کے ہمزہ کو احمد بزی نے بالخلف تسہیل سے پڑھا ہے (اور دوسری وجہ تحقیق ہمزہ ہے جیسا کہ باقی کے لیے بھی تحقیق ہے)۔

**نوٹ:** ادا میں بزی کے لیے تسہیل مقدم ہے۔ (غیث النفع)

۶۶/۵۱۰ وَیَطْهُرْنَ فِی الطَّاءِ السُّکُوْنُ وَهَاؤُهُ ــ یُضَمُّ وَخَفًّا اِذْ سَمَا کَیْفَ عُوِّلَا

**ترجمہ:** اور لفظ یَطْهُرْنَ کی طا پر سکون اور اس کی ھا پر ضمہ پڑھا جاتا ہے، اور یہ طا و ھا دونوں خفیف ہیں اس لیے کہ اس قراءت پر جس طرح بھی اعتماد کیا جائے وہ بہرحال بلند ہے۔ (مذکورہ قراءت نافع، مکی، بصری، شامی اور حفص کی ہے۔ اور باقی قراء طا و ھا دونوں پر فتحہ اور دونوں کو مشدد یَطَّهَّرْنَ پڑھتے ہیں)

۶۷/۵۱۱ وَضَمُّ یَخَافَا فَازَ وَالْکُلُّ اَدْغَمُوْا ــ تُضَارِرْ وَضَمُّ الرَّاءِ حَقٌّ وَذُوْ جَلَا

**ترجمہ:** اِلَّا اَنْ یَّخَافَا کی یاء پر ضمہ (امام حمزہ کے لیے) کامیاب ہوا ہے (اور باقی بفتح یا پڑھتے ہیں) اور تمام قراء نے لَا تُضَارَّ میں را کا را میں ادغام کیا ہے۔ اور (ادغام کے بعد) ایک صاحب حق (مکی بصری) نے را کو

ضمہ دیا ہے۔ اور یہ صاحب حق بڑے انکشاف والا ہے (اور باقی ضمہ کی ضد یعنی فتحہ پڑھتے ہیں)

۶۸/۵۱۲ وَقَصْرُ اٰتَیْتُم مِّنْ رِّبًا وَّاٰتَیْتُمُو ھُنَا دَارَ وَجْهًا لَیْسَ اِلَّا مُجَلَّا

ترجمہ: وَمَا اٰتَیْتُمْ مِنْ رِّبًا (روم) اور مَا اٰتَیْتُمْ بِالْمَعْرُوْفِ میں یہاں ہمزہ کا قصر ایک ایسی وجہ کے اعتبار سے واثر ہوا جو نہیں ہے مگر معظم (یہ کی کی قراءت ہوئی اور باقی قراء دونوں جگہ آتَیْتُمْ بالمد پڑھتے ہیں)

۶۹/۵۱۳ مَعًا قَدْرُ حَرِّكْ مِنْ صِحَابٍ وَّحَیْثُ جَا یُضَمُّ تَمَسُّوْهُنَّ وَامْدُدْهُ شُلْشُلَا

ترجمہ: دونوں جگہ عَلَى الْمُوْسِعِ قَدَرُهٗ وَعَلَى الْمُقْتِرِ قَدَرُهٗ میں لفظ قَدْرُہٗ کی دال پر حرکت یعنی فتحہ پڑھو۔ چند دوستوں (ابن ذکوان، حمزہ، کسائی اور حفص) کی روایت کی رُو سے (اور باقی دال کو ساکن پڑھتے ہیں) اور جہاں کہیں بھی تَمَسُّوْهُنَّ آئے۔ (اور یہ یہاں اور اعراف میں دو جگہ ہے) اس کی تا کو مضموم پڑھا جائے گا۔ اور میم کے بعد الف کو خفت کے لیے کھینچ کر پڑھو۔ (یہ قراءت حمزہ وکسائی کے لیے ہوئی۔ باقی بفتح تا اور بغیر الف پڑھتے ہیں)

۷۰/۵۱۴ وَصِیَّةً ارْفَعْ صَفْوُ حِرْمِیِّهِ رِضًى وَیَبْصُطُ عَنْهُمْ غَیْرُ قُنْبُلٍ اعْتَلَا

۷۱/۵۱۵ وَبِالسِّیْنِ بَاقِیْهِمْ وَفِی الْخَلْقِ بَصْطَةً وَقُلْ فِیْهِمَا الْوَجْهَانِ قَوْلًا مُّوَصَّلَا

ترجمہ: لفظ وَصِیَّةً لِّاَزْوَاجِهِمْ کی تا پر رفع پڑھو کہ اس کے پڑھنے والے اہل حرمین کی پاکیزگی پسندیدہ ہے۔ (یعنی شعبہ، نافع، کی اور کسائی رفع اور باقی نصب پڑھتے ہیں) اور لفظ یَبْصُطُ انہیں مذکورہ قراء بجز قنبل سے صاد کے ساتھ بلند ہوا ہے۔ اور سورۂ اعراف میں وَفِی الْخَلْقِ بَصْطَةً میں بھی یہی صورت ہے۔ (یعنی شعبہ، نافع، بزی اور کسائی ان دونوں کلمات کو بالصاد پڑھتے ہیں) اور باقیوں (قنبل، بصری، شامی، حفص اور حمزہ) کے لیے یہ دونوں بالسین ہیں۔ البتہ ان دونوں میں دُو دُو وجہیں (صاد و سین) ایک ایسے قول میں کہو جو برابر پہنچایا گیا ہے۔ (یعنی خلاد اور ابن ذکوان کے لیے خُلف ہے)

تنبیہ: ان کلمات میں سین کے ساتھ پڑھنے کی وجہ یہ ہے کہ اصل میں سین ہی ہے اور طا کی مجاورت کی وجہ سے بصورت صاد لکھا گیا ہے، بہرحال صاد کے ساتھ رسم الخط ایک کو تحقیقاً اور دوسری قراءت کو اصلاً شامل ہے۔ (مُلّا علی قاری)

۷۲/۵۱۶ یُضَاعِفَهُ ارْفَعْ فِی الْحَدِیْدِ وَهٰهُنَا سَمَا شُكْرُهُ وَالْعَیْنُ فِی الْكُلِّ ثُقِّلَا

۷۳/۵۱۷ كَمَا دَارَ وَاقْصُرْ مَعْ مُضَعَّفَةٍ وَقُلْ عَسَیْتُمْ بِكَسْرِ السِّیْنِ حَیْثُ اَتٰى انْجَلَا

ترجمہ: لفظ فَيُضٰعِفَهٗ کو یہاں اور سورۂ حدید میں مرفوع پڑھو۔ (یعنی نافع، مکی، بصری، حمزہ اور کسائی کے لیے اور شامی و عاصم منصوب پڑھتے ہیں) اس کا شکر بلند ہوا ہے۔ اور عینؔ ان تمام کلمات میں (شامی و مکی کے لیے) مشدد ہوا ہے۔ جیسا کہ (عربی زبان میں) یہ تشدید بھی دائر ہے۔ اور تشدید پڑھتے ہوئے مع لفظ مُضٰعَفَةً کے تعمر کردہ اور کہو کہ لفظ عَسَيْتُمْ (نافع) کے لیے بکسر سین ہے جہاں بھی وہ آئے سین کا کسرہ ظاہر ہوا ہے (اور باقی نے بفتح سین پڑھا ہے ـــــــ مطلب یہ کہ فَيُضٰعِفَهٗ میں چار قراءتیں ہیں۔ يُضٰعِفُهٗ نافع، بصری، حمزہ اور کسائی کے لیے۔ يُضٰعِفَهٗ عاصم کے لیے۔ يُضَعِّفُهٗ مکی کے لیے۔ يُضَعِّفَهٗ شامی کے لیے۔

قولہ: وَالْعَيْنُ فِي الْكُلِّ ثُقِّلَا الخ: یعنی قصر اور عین میں تشدید شامی اور مکی کے لیے صرف انہیں دو کلموں میں نہیں بلکہ ان تمام الفاظ میں ہے جو مُضٰعَفَةً سے مشتق ہوئے ہیں۔ اور یہ کل دس لفظ ہیں۔ بقرہ میں دو جگہ، آل عمران، نساء، ہود، فرقان، احزاب، حدید، میں دو جگہ اور تغابن میں، اور باقین تمام کلمات کو باثبات الالف پڑھتے ہیں۔ اور عَسَيْتُمْ یہاں اور سورۂ قتال میں ہے۔

۵۱۸/۷۴ دِفَاعُ بِهَا وَالْحَجِّ فَتْحٌ وَسَاكِنٌ ۔۔۔ وَقَصْرٌ خُصُوصًا غَرْفَةً ضَمَّ ذُو وِلَا

ترجمہ: وَلَوْلَا دَفْعُ اللّٰهِ النَّاسَ کو سورۂ بقرہ میں اور حج میں چھ قاریوں نے خاص طور پر دال کو مفتوح، فا کو ساکن اور بحذفِ الف پڑھا ہے (اور نافع نے بکسر دال اور فاءِ مفتوحہ کے بعد الف پڑھا ہے) اور اِلَّا مَنِ اغْتَرَفَ غُرْفَةً میں غُرْفَةً کو کوفیین و شامی نے بضمِ غین اور باقی نے بفتحِ غین پڑھا ہے۔

ذُوْ وِلَا: ۔ یعنی موافقت کرنے والے۔

۵۱۹/۷۵ وَلَا بَيْعَ نَوِّنْهُ وَلَا خُلَّةٌ وَلَا ۔۔۔ شَفَاعَةَ وَارْفَعْهُنَّ ذَا اُسْوَةٍ تَلَا

۵۲۰/۷۶ وَلَا لَغْوَ لَا تَاْثِيمَ لَا بَيْعَ مَعْ وَلَا ۔۔۔ خِلَالَ بِاِبْرَاهِيمَ وَالطُّوْرِ وُصِّلَا

یعنی کوفیین، شامی اور نافع لَا بَيْعٌ فِيْهِ وَلَا خُلَّةٌ وَلَا شَفَاعَةٌ بقرہ میں، اور لَا لَغْوٌ وَلَا تَاْثِيمٌ طور میں اور لَا بَيْعٌ فِيْهِ وَلَا خِلٰلٌ ابراہیم میں۔ ان مذکورہ سات کلموں میں رفع اور تنوین پڑھتے ہیں۔ اور مکی و بصری بغیر تنوین فتح کے ساتھ پڑھتے ہیں۔

ذَا اُسْوَةٍ تَلَا: ۔ یعنی ایک اچھی عادت والے قاری نے پڑھا۔

۵۲۱/۷۷ وَمُدَّ اَنَا فِي الْوَصْلِ مَعْ ضَمِّ هَمْزَةٍ ۔۔۔ وَفَتْحٍ اَتَى وَالْخُلْفُ فِي الْكَسْرِ بُجِّلَا

یعنی حالت وصل میں لفظ اَنَا کے بعد جب ہمزہ مضمومہ یا مفتوحہ واقع ہو۔ جیسے اَنَا اُحْیِیْ اور اَنَا اَوَّلُ الْمُؤْمِنِیْنَ۔ نافع اَنَا کو باثبات الالف الهمزہ مکسورہ سے قبل واقع ہو جیسے اِنْ اَنَا اِلَّا تو قالون کے لیے دو وجہیں اثبات اور حذف ہیں۔ اور باقی بحذف الالف پڑھتے ہیں۔ اور وقف میں سب کے لیے اثبات ہے۔ بُجِّلَا: عظمت دیا گیا۔

۷۸/۵۲۲ وَنُنْشِزُهَا ذَاكٍ وَبِالرَّاءِ غَيْرُهُمْ وَصِلْ يَتَسَنَّهْ دُوْنَ هَاءٍ شَمَرْدَلَا

یعنی کوفیین وشامی كَيْفَ نُنْشِزُهَا کو زا سے اور باقی را مہملہ سے پڑھتے ہیں۔ اور حمزہ وکسائی لَمْ يَتَسَنَّهْ، کو حالتِ وصل میں حذف ھا کے ساتھ اور باقی اثباتِ ھا کے ساتھ پڑھتے ہیں۔ اور وقف با جماع باثبات ھا ہے۔ قولہ ذَاكٍ یعنی مشہور ہے۔ شَمَرْدَلَا: یعنی خفیفًا۔

**نوٹ:** وصل میں بغیر ھا پڑھنے کی وجہ یہ ہے کہ یہ لفظ يَتَسَنَّنُ سے ماخوذ ہے، دوسرے نون کو یا سے بدلا گیا يَتَسَنّٰى ہوا۔ پھر حالت جزمی کی وجہ سے الف حذف ہو گیا۔

اور اثباتِ ھا کی وجہ یہ ہے کہ یہ لفظ سَانَهْتُ سے لیا گیا ہے۔ لہٰذا حذف کرنے والوں کے یہاں یہ ھاءِ سکتہ ہے۔ جو فتحہ دال علی الالف کی وضاحت کے لیے زیادہ کی گئی ہے اور مثبتین کے یہاں دونوں احتمال ہیں۔ ھائے سکتہ ہونے کا بھی اور اصلیہ ہونے کا بھی (ملا علی قاری)۔

۷۹/۵۲۳ وَبِالْوَصْلِ قَالَ اعْلَمْ مَعَ الْجَزْمِ شَافِعٌ فَصُرْهُنَّ ضَمُّ الصَّادِ بِالْكَسْرِ فُصِّلَا

یعنی حمزہ کسائی پڑھتے ہیں قَالَ اعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ ہمزہ وصلیہ اور میم کے جزم کے ساتھ گویا عَلِمَ سے صیغہ امر ہے۔ اور باقی کے لیے اَعْلَمُ صیغہ واحد متکلم مضارع، ہمزہ قطعیہ اور میم مرفوع کے ساتھ ہے اور امام حمزہ نے فَصِرْهُنَّ بکسر صاد اور باقی نے بضم صاد پڑھا ہے۔

۸۰/۵۲۴ وَجُزْءًا وَجُزْءٌ ضَمَّ الْاِسْكَانَ صِفْ وَحَيْثُمَا اُكُلُهَا ذِكْرًا وَفِي الْغَيْرِ ذُوْحُلَا

یعنی شعبہ مِنْهُنَّ جُزْءًا بقرہ میں اور مِنْ عِبَادِهٖ جُزْءًا، زخرف میں اور جُزْءٌ مَّقْسُوْمٌ حجر میں بضم زا پڑھتے ہیں اور باقی تینوں میں زا کو ساکن پڑھتے ہیں۔ اور کوفیین و شامی لفظ اُكُل کو جہاں بھی آئے۔ بضم کاف پڑھتے ہیں۔ اور بصری بھی اُكُلَهَا (جو ضمیر واحد مؤنث کی طرف مضاف ہے) کے ماسوا ہر جگہ بضم کاف پڑھتے ہیں۔ اور نافع و مکی ہر جگہ سکون کاف کے ساتھ پڑھتے ہیں۔ اور اُكُلَهَا کو بصری نے بھی سکونِ کاف سے پڑھا ہے۔

۸۱/۵۲۵ وَفِي رُبْوَةٍ فِي الْمُؤْمِنِيْنَ وَهٰهُنَا عَلٰى فَتْحِ ضَمِّ الرَّاءِ نَبَّهْتُ كُفَّلَا

ترجمہ: لفظ رُبْوَةٍ سورۂ مومنون میں اور یہاں راکے ضمہ کی بجائے (عاصم وشامی کے لیے فتحہ کے ساتھ ہے۔ میں نے ذمہ داروں کو متنبہ کر دیا ہے۔ (مطلب واضح ہے)

# تاءاتِ بزّی

۸۲/۵۲۶ وَفِي الْوَصْلِ لِلْبَزِّيِّ شَدِّدْ تَيَمَّمُوْا وَتَاءَ تَوَفّٰى فِي النِّسَا عَنْهُ مُجْمِلَا

یعنی بزّی حالتِ وصل میں اُس تا کو مشدد پڑھتے ہیں جو تفعّل یا تفاعُل کے افعالِ مضارع کے شروع میں ہوتی ہے۔ اور لکھی ہوئی صرف ایک تا ہوتی ہے۔ ایسی تاءات کل اکتیس ۳۱ متفق علیہ ہیں اور دو مختلف فیہ ہیں۔ ناظم نے ان کو دس اشعار میں بیان کیا ہے۔ یہ تشدید صرف وصل میں ہے۔ ابتداء میں تا مخفف ہی ہوگی کیونکہ ابتدا بالساکن ممنوع ہے باقی بہرحال تخفیف سے پڑھیں گے۔

قولہ تَيَمَّمُوْا یعنی وَلَا تَيَمَّمُوْا۔ بزّی کے لیے تا کو مشدد پڑھا جائے گا۔ اور الف میں التقاء ساکنین کی وجہ سے مد فرعی کریں گے۔

اسی طرح اگر ماقبل میں کوئی حرفِ مد یا ہائے ضمیر ہو۔ جیسے عَنْهُ تَّلَهّٰى۔ اور اگر حرفِ مد کے علاوہ کوئی ساکن مثلاً تنوین ہو تو دونوں کو جمع کیا جائے گا۔

قولہ وَتَاءَ تَوَفّٰى یعنی اَلَّذِيْنَ تَّوَفّٰهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ۔

عَنْهُ مُجْمِلَا: یعنی یہ بزّی سے مروی ہے، بحالیکہ وہ ایک اچھا طریقہ اختیار کر رہے ہیں۔

۸۳/۵۲۷ وَفِي اٰلِ عِمْرَانٍ لَهُ لَا تَفَرَّقُوْا وَالَانْعَامِ فِيْهَا فَتَّفَرَّقَ مُثِّلَا

ترجمہ: اور بزّی کے لیے آل عمران میں لَا تَّفَرَّقُوْا۔ اور انعام میں فَتَّفَرَّقَ متعین ہوا ہے۔

۸۴/۵۲۸ وَعِنْدَ الْعُقُوْدِ التَّاءُ فِي لَا تَعَاوَنُوْا وَيَرْوِيْ ثَلَاثًا فِي تَلَقَّفُ مُثِّلَا

ترجمہ: اور سورۂ مائدہ میں وَلَا تَّعَاوَنُوْا میں تا مشدد ہے۔ اور بزّی تین جگہ لفظ تَلَقَّفُ (اعراف، طٰہٰ، شعراء) میں تاء مشددہ روایت کرتے ہیں۔

مُمَثِّلْ جمع مَماثِل۔ تعیین کرنے والے۔

٨٥/٥٢٩ تَنَزَّلُ عَنْهُ اَرْبَعٌ وَّ تَنَاصَرُو ... نَ نَارًا تَلَظّٰى اِذْ تَلَقَّوْنَ ثُقِّلَا

ترجمہ: بزی سے چار جگہ تَنَزَّلُ ہیں (حجر[9] اور شعراء[11،11،11] میں دو اور سورۂ قدر[12] میں) اور تَنَاصَرُوْنَ (صافات) میں اور نَارًا تَلَظّٰى[14] (والیل) میں اور اِذْ تَلَقَّوْنَ[15] (نور) میں بھی تاءات کو مشدد پڑھا گیا ہے۔

٨٦/٥٣٠ تَكَلَّمُ مَعْ حَرْفَیْ تَوَلَّوْا بِهُوْدِهَا ... وَفِیْ نُوْرِهَا وَالْاِمْتِحَانِ وَبَعْدَ لَا

ترجمہ: يَوْمَ يَاْتِ لَا تَكَلَّمُ[16] (ہود) میں۔ اور تَوَلَّوْا[17،18] (ہود) کے دونوں لفظوں میں اور وہ تَوَلَّوْا جو نور[19] اور ممتحنہ[20] میں ہے اور وہ تَوَلَّوْا جو لا کے بعد (انفال[21] میں) ہے (ان سب میں بھی بزی کے لیے تا مشدد ہے۔

٨٧/٥٣١ فِی الْاَنْفَالِ اَيْضًا ثُمَّ فِيْهَا تَنَازَعُوْ ... تَبَرَّجْنَ فِی الْاَحْزَابِ مَعْ اَنْ تَبَدَّلَا

قولہ فِی الْاَنْفَالِ اَيْضًا کا تعلق گذشتہ شعر سے ہے۔

ترجمہ: پھر اسی انفال میں وَلَا تَنَازَعُوْا[22]۔ اور احزاب میں وَلَا تَبَرَّجْنَ[23] مَعْ ، وَلَا اَنْ تَبَدَّلَ[24] کے ہے۔

٨٨/٥٣٢ وَفِی التَّوْبَةِ الْغَرَّاءِ قُلْ هَلْ تَرَبَّصُوْا ... نَ عَنْهُ وَجَمْعُ السَّاكِنَيْنِ هُنَا انْجَلَا

ترجمہ: اور روشن سورت توبہ میں قُلْ هَلْ تَرَبَّصُوْنَ[25] کی تاء بھی بزی سے مشدد مروی ہے۔

اور یہاں اجتماع ساکنین واضح ہوا ہے۔

٨٩/٥٣٣ تَمَيَّزُ يَرْوِیْ ثُمَّ حَرْفَ تَخَيَّرُوْ ... نَ عَنْهُ تَلَهّٰى قَبْلَهُ الْهَاءُ وُصِّلَا

ترجمہ: تَكَادُ تَمَيَّزُ[26] ملک میں بھی بزی روایت کرتے ہیں۔ پھر نون میں لفظ تَخَيَّرُوْنَ[27] اور عَنْهُ تَلَهّٰى[28] میں تا مشدد ہے دراں حالیکہ تَلَهّٰى سے پہلے عَنْهُ کی ھاء میں صلہ کیا گیا ہے۔

٩٠/٥٣٤ وَفِی الْحُجُرَاتِ التَّاءُ فِیْ لِتَعَارَفُوْا ... وَبَعْدَ وَلَا حَرْفَانِ مِنْ قَبْلِهِ جَلَا

ترجمہ: اور حجرات میں لِتَعَارَفُوْا[29]۔ میں بھی بزی کے لیے تاء مشدد ہے۔ اور لا کے بعد دو لفظ ہیں۔ (لَا تَنَابَزُوْا[30] اور وَلَا تَجَسَّسُوْا[31]) جو حجرات ہی میں لِتَعَارَفُوْا سے پہلے ظاہر ہوئے ہیں۔

۹۱/۵۳۵ وَكُنْتُمْ تَمَنَّوْنَ الَّذِي مَعْ تَفَكَّهُوْ نَ عَنْهُ عَلَى وَجْهَيْنِ فَافْهَمْ مُحَصَّلَا

ترجمہ: اور وَلَقَدْ كُنْتُمْ تَمَنَّوْنَ (آل عمران) جو میم جمع کے بعد ہونے میں فَظَلْتُمْ تَفَكَّهُوْنَ (واقعہ) کے ساتھ ہے۔ یہ دونوں بزی سے بتشدید تا اور بتخفیف تا دو وجہوں پر مروی ہیں۔ پس ان سب تاءات کا ماحاصل تو سمجھ لے۔

۹۲/۵۳۶ نِعِمَّا مَعًا فِي النُّوْنِ فَتْحٌ كَمَا شَفَا وَاِخْفَاءُ كَسْرِ الْعَيْنِ صِيغَ بِهِ حُلَا

ترجمہ: نِعِمَّا میں (بقرہ ونساء) دونوں جگہ نون پر (شامی، حمزہ، کسائی کے لیے) فتحہ ہے۔ جیسا کہ وہ شافی ہوا ہے۔ اور (باقی سب نون کو مکسور پڑھتے ہیں البتہ مکسور پڑھنے والوں میں سے شعبہ، قالون اور بصری کے لیے) کسرۂ عین میں اختلاس ہے جس سے زیوروں کو ڈھالا گیا ہے۔

۹۳/۵۳۷ وَيَا وَنُكَفِّرْ عَنْ كِرَامٍ وَجَزْمُهُ أَتَى شَافِيًا وَالْغَيْرُ بِالرَّفْعِ وُكِّلَا

ترجمہ: اور نُكَفِّرْ میں کچھ کریموں (حفص وشامی) سے یا منقول ہے اور اس پر جزم (حمزہ وکسائی اور نافع کے لیے) شافی ہو کر آیا ہے۔ اور دیگر قراء کے لیے یہ لفظ رفع کے ساتھ سپرد کیا گیا ہے۔

۹۴/۵۳۸ وَيَحْسَبُ كَسْرُ السِّيْنِ مُسْتَقْبَلًا سَمَا رِضَاهُ وَلَمْ يَلْزَمْ قِيَاسًا مُؤَصَّلَا

ترجمہ: اور لفظ يَحْسَبُ میں مستقبل ہونے کی حالت میں سین کے کسرہ کی پسندیدگی (نافع، مکی، بصری اور کسائی کے لیے) بلند ہوتی ہے اور یہاں یہ کسرہ اس لغوی قیاس کا پابند نہیں رہا ہے جو برابر پہنچایا جاتا رہا ہے۔

۹۵/۵۳۹ وَقُلْ فَأْذَنُوْا بِالْمَدِّ وَاكْسِرْ فَتًى صَفَا وَمَيْسُرَةٍ بِالضَّمِّ فِي السِّيْنِ اُصِّلَا

ترجمہ: اور فَأْذَنُوْا کو ہمزہ کے بعد الف کے ساتھ پڑھو۔ اور ذال کو کسرہ دو۔ ایک ایسے جوان کے لیے (یعنی حمزہ وشعبہ کے لیے) جو پاکیزہ ہے۔ (گویا فَآذِنُوْا اور فَأْذَنُوْا دو قراءتیں ہیں اور لفظ مَيْسُرَةٍ (نافع کے لیے) سین پر ضمہ کے ساتھ (اور باقین کے لیے فتحہ کے ساتھ) اصل قرار دیا گیا ہے)۔

۹۶/۵۴۰ وَتَصَدَّقُوْا خِفٌّ نَمَا تُرْجَعُوْنَ قُلْ بِضَمٍّ وَفَتْحٍ عَنْ سِوَى وَلَدِ الْعَلَا

ترجمہ: اور تَصَدَّقُوْا بتخفیف صاد (عاصم کے لیے اور بتشدید صاد باقی کے لیے) بلند ہوا ہے۔ اور لِيَوْمًا

تُرْجَعُوْنَ ضمِ تا و فتحِ جیم کے ساتھ بصری کے ماسوا کے لیے (اور بفتحِ تا و کسرِ جیم بصری کے لیے) پڑھو۔

۹۷/۵۴۱ وَفِیْ اَنْ تَضِلَّ الْکَسْرُ فَازَ وَخَفَّفُوْا فَتُذْکِرَ حَقًّا وَارْفَعِ الرَّا فَتَعْدِلَا

ترجمہ: اور اَنْ تَضِلَّ کے ہمزہ پر (حمزہ کے لیے) کسرہ (اور باقین کے لیے فتحہ) کامیاب ہوا۔ اور مشائخ قرأت نے فَتُذْکِرَ میں حق ہونے کے اعتبار سے (مکی، بصری کے لیے) کاف کو خفیف، ذال کو ساکن پڑھا ہے اور حمزہ کے لیے رَا کو رفع پڑھو۔ تاکہ بانصاف ہو جاؤ۔ (باقی کے لیے ذال کا فتحہ، کاف پر تشدید اور رَا پر نصب پڑھا گیا ہے۔)

۹۸/۵۴۲ تِجَارَةً اِنْصِبْ رَفْعَهٗ فِی النِّسَا ثَوٰی وَحَاضِرَةً مَعْهَا هُنَا عَاصِمٌ تَلَا

یعنی اِلَّآ اَنْ تَکُوْنَ تِجَارَةً عَنْ تَرَاضٍ (نساء) میں تِجَارَةً کو کوفیین کے لیے منصوب اور باقی کے لیے مرفوع پڑھو۔ اور عاصم نے حَاضِرَةً کو مع لفظ تِجَارَةً کے یہاں نصب کے ساتھ اور باقی نے رفع کے ساتھ پڑھا ہے۔
ثَوٰی: یعنی ثَبَتَ۔

۹۹/۵۴۳ وَحَقٌّ رِهَانٌ ضَمٌّ کَسْرٍ وَفَتْحَةٍ وَقَصْرٌ وَیَغْفِرْ مَعْ یُعَذِّبْ سَمَا الْعُلَا

یعنی مکی، بصری فَرُهُنٌ مَّقْبُوْضَةٌ اور باقی بکسرِ را، و فتحِ ها و الف فَرِهَانٌ پڑھتے ہیں۔ اور نافع، مکی، بصری اور حمزہ کسائی فَیَغْفِرُ لِمَنْ یَّشَآءُ وَیُعَذِّبُ میں یَغْفِرْ وَیُعَذِّبْ دونوں کو مجزوم اور باقی مرفوع پڑھتے ہیں۔ (باقی مضمون اگلے شعر میں ہے۔)

۱۰۰/۵۴۴ شَذَا الْجَزْمِ وَالتَّوْحِیْدُ فِیْ وَکِتَابِهٖ شَرِیْفٌ وَفِی التَّحْرِیْمِ جَمْعُ حِمًی عَلَا

قولہ شَذَا الْجَزْمُ: یہ شعر سابق سے متعلق ہے یعنی یَغْفِرْ، یُعَذِّبْ میں جزم کی شہرت بلند ہوئی۔
اور توحید وَکِتَابِهٖ میں باعث شرف ہے، یعنی حمزہ، کسائی کُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِکَتِهٖ وَکِتَابِهٖ واحد اور باقی جمع پڑھتے ہیں۔ اور سورۂ تحریم میں ایک بلند نصرت کے لیے جمع ہے۔ یعنی بصری و حفص جمع اور باقی واحد پڑھتے ہیں۔

۱۰۱/۵۴۵ وَبَیْتِیْ وَعَهْدِیْ فَاذْکُرُوْنِیْ مُضَافُهَا وَرَبِّیْ وَبِیْ مِنِّیْ وَاِنِّیْ مَعًا حُلَا

یعنی اس سورت میں وہ یاءات اضافت جن میں قراء کا اختلاف ہے آٹھ ہیں۔ (۱) بَیْتِیَ لِلطَّآئِفِیْنَ (۲) عَهْدِی الظّٰلِمِیْنَ (۳) فَاذْکُرُوْنِیْٓ (۴) رَبِّیَ الَّذِیْ (۵) وَلْیُؤْمِنُوْا بِیْ (۶) فَاِنَّهٗ مِنِّیْ

(۷) إِنِّيٓ أَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ (۸) إِنِّيٓ أَعْلَمُ غَيْبَ السَّمٰوٰتِ۔
قولہ حَلَا :- یعنی یہ تمام یادات جمال وزینت ہیں۔

# سُوْرَۃُ اٰلِ عِمْرَانَ

۵۴۶/۱ وَاِضْجَاعُكَ التَّوْرَاةَ مَا رُدَّ حُسْنُهُ ❊ وَقُلِّلَ فِيْ جُوْدٍ وَبِالْخُلْفِ بُـلِّلَا

یعنی لفظ تَـوْرَاةَ میں تمہارے امالہ کرنے کا حسن وکمال رد نہیں کیا جا سکتا۔ اور عمدگی کے ساتھ تقلیل کی گئی ہے اور خلف کے ساتھ شادابی دی گئی ہے۔ مطلب یہ ہے کہ لفظ تَـوْرَاةَ تمام قرآن میں جہاں بھی ہو اس کے الف میں ابن ذکوان، کسائی، بصری امالہ اور ورش وحمزہ تقلیل بلا خلف اور قالون تقلیل با لخلف کرتے ہیں۔ اور باقی خالص الف پڑھتے ہیں اور قالون کی یہی دوسری وجہ ہے۔

۵۴۷/۲ وَفِيْ تَغْلِبُوْنَ الْغَيْبُ مَعْ تُحْشَرُوْنَ فِيْ ❊ رِضًا وَتَرَوْنَ الْغَيْبُ خُصَّ وَخُلِّلَا

ترجمہ: اور تُغْلَبُوْنَ میں مع تُحْشَرُوْنَ کے ایک پسندیدہ صورت میں (حمزہ کسائی کے لیے) غیب کا صیغہ ہے۔ اور يَرَوْنَهُمْ مِثْلَيْهِمْ میں غیب کا صیغہ (ماسوا نافع کے باقی قراء کے لیے) مخصوص ومختص ہوا ہے۔ اور باقین کے لیے تینوں میں خطاب ہے۔

۵۴۸/۳ وَرِضْوَانُ اِضْمُمْ غَيْرَ ثَانِي الْعُقُوْدِ كَسْـ ❊ ـرَهُ صَحَّ اِنَّ الدِّيْنَ بِالْفَتْحِ رُفِّلَا

ترجمہ: اور لفظ رِضْـوَان میں (جہاں بھی ہو) اس کی راء مکسورہ کو مضموم پڑھو۔ بجز سورۂ مائدہ کے دوسرے موقعہ مَنِ اتَّبَعَ رِضْـوَانَهٗ کے، کیونکہ یہ ضمہ بھی صحیح ہے۔ یعنی شعبہ مائدہ کے دوسرے موقع کے ماسوی تمام قرآن میں رِضْـوَان کو مضموم الرّاء اور باقی مکسور الرّاء پڑھتے ہیں اور مائدہ کا دوسرا لفظ باجماع مکسور ہے۔
اِنَّ الـدِّيْنَ میں (کسائی کے لیے) فتح ہمزہ کو (اور باقین کے لیے کسرہ کو) عظمت دی گئی ہے۔

**نوٹ:** رِضْـوَان بضم را تمیم وقیس کی اور کسرہ حجازیین کی لغت ہے۔ (ملا علی قاری)

۵۴۹/۴ وَفِيْ يَقْتُلُوْنَ الثَّانِ قَالَ يُقَاتِلُوْ ❊ نَ حَمْزَةُ وَهْوَ الْحَبْرُ سَادَ مُقَتَّلَا

ترجمہ: اور دوسرے یُقَتَّلُوْنَ میں حمزہ نے یُقَاتِلُوْنَ پڑھا ہے۔ اور امام حمزہ زبردست عالم اور میدانِ کارزار کے سردار ہوئے ہیں مُقَتَّلاً یعنی جنگ میں آزمودہ کار۔

۵/۵۵۰ وَفِي بَلَدٍ مَيْتٍ مَعَ الْمَيْتِ خَفَّفُوْا ... صَفَا نَفَرًا وَالْمَيْتَةُ الْخِفُّ خُوِّلَا
۶/۵۵۱ وَمَيْتًا لَدَى الْأَنْعَامِ وَالْحُجُرَاتِ خُذْ ... وَمَا لَمْ يَمُتْ لِلْكُلِّ جَاءَ مُثَقَّلَا

ترجمہ: بَلَدٍ مَيْتٍ: میں مع لفظ اَلْمَيْتِ کے اہلِ ادا نے مخفف پڑھا ہے۔ اور یہ تخفیف ایک جماعت کے لیے پاکیزہ ہوئی ہے۔ اور اَلْمَيْتَةُ میں تخفیف عطا کی گئی ہے اور مَيْتًا جو سورہ انعام وحجرات میں ہے۔ اس کو لے لو۔ اور وہ مَيِّت جو بالفعل مردہ نہیں ہے، تمام قراء کے لیے مشدد ہی آیا ہے۔

مطلب یہ ہے کہ بَلَدٍ مَيِّتٍ جو اعراف و فاطر میں ہے اور اَلْمَيِّتِ معرف باللام (منصوب تین جگہ اور مجرور پانچ جگہ ہے۔) ان دونوں لفظوں کو مکی، بصری، شامی اور شعبہ یا کے اسکان سے اور باقی تشدید سے پڑھتے ہیں۔ اور آیۃ لَّهُمُ الْأَرْضُ الْمَيْتَةُ یٰسٓ میں نافع کے ماسوا سب تخفیف سے اور نافع تشدید سے پڑھتے ہیں۔ مَيْتًا نکرہ جو انعام وحجرات میں ہے اس کو بھی نافع کے ماسوا نے تخفیف سے اور نافع نے تشدید سے پڑھا ہے۔ اور قراء سبعہ نے اس لفظ کی تشدید پر اتفاق کیا ہے۔ جس کا اطلاق قرآن میں بالفعل مردہ پر نہیں بلکہ زندوں پر ہوا ہے۔ جیسے وَمَا هُوَ بِمَيِّتٍ۔ إِنَّكَ مَيِّتٌ۔ وَإِنَّهُمْ مَيِّتُوْنَ۔ أَفَمَا نَحْنُ بِمَيِّتِيْنَ۔ بَعْدَ ذٰلِكَ لَمَيِّتُوْنَ۔

حاصل یہ کہ الفاظ تین طرح ہیں۔ ایک متفق التشدید، یعنی جو بالفعل مردہ کے لیے نہیں۔ دوسرے متفق التخفیف اور وہ وہ ہیں جن کو شاطبی نے ذکر نہیں کیا جیسے مائدہ اور نحل میں اور تیسرے وہ جو مختلف فیہ ہیں۔ ان کی تفصیل بیان کی گئی ہے۔

۷/۵۵۲ وَكَفَّلَهَا الْكُوْفِي ثَقِيلًا وَسَكَّنُوْا ... وَضَعْتُ وَضَمُّوْا سَاكِنًا صَحَّ كُفَّلَا

ترجمہ: اور لفظ كَفَّلَهَا کو کوفیین نے فاء پر تشدید کے ساتھ پڑھا ہے (باقی تخفیف سے پڑھتے ہیں) اور اہلِ ادا نے وَضَعَتْ میں عین کو ساکن اور تاء ساکنہ کو مضموم یعنی شعبہ و شامی کے لیے بصیغہ متکلم پڑھا ہے اور باقی نے بصیغہ واحد مؤنث غائب پڑھا۔

قولہ وَضَمُّوْا سَاكِنًا صَحَّ كُفَّلَا: ۔ اہلِ ادا نے تاءِ تانیث ساکنہ کو ضمہ دیا۔ اور یہ قراءت اپنے ذمہ داروں کے اعتبار سے صحیح ہے۔

۸/۵۵۳ وَقُلْ زَكَرِيَّا دُوْنَ هَمْزِ جَمِيْعِهِ ۔ صِحَابٌ وَرَفْعُ غَيْرِ شُعْبَةَ الْاَوَّلَا

صحاب

اور کہو کہ زَكَرِيَّا تمام قرآن میں حمزہ، کسائی اور حفص کے لیے بغیر ہمزہ ہے اور باقی آخر میں ہمزہ پڑھتے ہیں۔ اور اس سورت میں جو زَكَرِيَّا پہلی مرتبہ وَكَفَّلَهَا زَكَرِيَّا میں آیا ہے۔ ہمزہ پڑھنے والوں میں غیر شعبہ مرفوع اور شعبہ منصوب پڑھتے ہیں۔ اور باقی تمام جگہ مہموز پڑھنے والے اعراب میں متفق ہیں۔

۹/۵۵۴ وَذَكِّرْ فَنَادَاهُ وَاَضْجِعْهُ شَاهِدًا ۔ وَمِنْ بَعْدُ اَنَّ اللّٰهَ يُكْسَرُ فِيْ كِلَا

ش ف ک

اور فَنَادَتْهُ کو بصیغہ واحد مذکر پڑھو، اور حسب اصول حمزہ وکسائی کے لیے اس میں امالہ کرو۔ اور فَنَادَاهُ کے بعد جو اَنَّ اللّٰهَ ہے اس کو بکسر ہمزہ، حمزہ وشامی کے لیے اور بفتح ہمزہ باقی کے لیے پڑھو۔ یہ قراءت بڑی حفاظت میں ہے۔

۱۰/۵۵۵ مَعَ الْكَهْفِ وَالْاِسْرَاءِ يُبَشِّرُ كَمْ سَمَا ۔ نَعَمْ ضَمَّ حَرِّكْ وَاكْسِرِ الضَّمَّ اَثْقَلَا

ک سما ن

ترجمہ: آل عمران میں دو جگہ مع کہف واسراء کے لفظ يُبَشِّرُ کتنا عالی شان ہوا۔ ہاں نعم یاء کو ضمہ، باء کو حرکت یعنی فتحہ دو۔ اور شین مضموم کو کسرہ بحالت تشدید دو۔ یعنی اِنَّ اللّٰهَ يُبَشِّرُكَ، دو جگہ آل عمران میں ہے اس کے ساتھ کہف واسراء میں يُبَشِّرُ الْمُؤْمِنِيْنَ ہے۔ کل چار جگہ ہوئیں۔ ان چاروں میں شامی، نافع، مکی، بصری اور عاصم یاء کو ضمہ، باء کو فتحہ اور شین کو کسرہ وتشدید کے ساتھ تفعیل سے پڑھتے ہیں۔ اور حمزہ، کسائی فتح یاء، سکون باء اور شین کے ضمہ وتخفیف کے ساتھ نصر سے پڑھتے ہیں۔

۱۱/۵۵۶ نَعَمْ عَمَّ فِي الشُّوْرٰى وَفِي التَّوْبَةِ اعْكِسُوْا ۔ لِحَمْزَةَ مَعْ كَافٍ مَعَ الْحِجْرِ اَوَّلَا

ن عم

ترجمہ: ہاں ضمہ وتشدید (عاصم، نافع، شامی کے لیے) ذٰلِكَ الَّذِيْ يُبَشِّرُ اللّٰهُ شوریٰ میں عام ہوئے ہیں۔ (اور باقین نے بالتخفیف پڑھا) اور توبہ میں صرف حمزہ کے لیے ضمہ وتشدید کی ضد پڑھو۔ (یعنی يُبَشِّرُهُمْ رَبُّهُمْ کو بالتخفیف صرف حمزہ پڑھتے ہیں۔ باقی بالتشدید پڑھتے ہیں۔) مع سورۂ کاف یعنی مریم کے اور مع سورۂ حجر کے پہلے موقعہ کے۔ یعنی مریم میں دو جگہ اِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلَامٍ اور لِتُبَشِّرَ بِهِ الْمُتَّقِيْنَ۔ اور حجر میں پہلے موقعہ اِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلَامٍ۔ میں بھی یہی صورت اختلاف ہے، کہ حمزہ بالتخفیف اور باقی بالتشدید پڑھتے ہیں۔ حجر میں پہلے موقعہ کی قید اس لیے ہے کہ دوسرے موقع فَبِمَ تُبَشِّرُوْنَ کو سب بالتشدید پڑھتے ہیں۔

**نوٹ:** واضح ہو کہ یہ اختلافی کلمات کل نو ہیں۔ چار پہلے شعر میں اور پانچ دوسرے میں۔

۱۲/۵۵۷ نُعَلِّمُهُ بِالْيَاءِ نَصُّ أَئِمَّةٍ　　وَبِالْكَسْرِ اِنِّيْ اَخْلُقُ اعْتَادَ اَفْصَلَا

ترجمہ: نُعَلِّمُهُ میں (عاصم و نافع کے لیے) ائمہ قراءت نے یا کے ساتھ (اور باقین کے لیے نون کے ساتھ) صراحت کی ہے۔ اور اِنِّیْ اَخْلُقُ (نافع کے لیے) علیحدہ کلام ہو کر کسرہ کے ساتھ عادی ہوا ہے (باقی فتحہ پڑھتے ہیں۔)

۱۳/۵۵۸ وَفِیْ طَائِرًا طَیْرًا بِهَا وَعُقُوْدِهَا　　خُصُوْصًا وَیَاءُ فِیْ نُوَفِّیْهِمْ عَلَا

ترجمہ: اور طَائِرًا کی جگہ خصوصیت سے اس سورت میں اور مائدہ میں۔ (ماسوا نافع کے چھ قاریوں نے) طَیْرًا پڑھا ہے اور نُوَفِّیْهِمْ میں (حفص کے لیے) یا بلند ہوئی ہے۔

۱۴/۵۵۹ وَلَا اَلِفٌ فِیْ هَا هَاَنْتُمْ زَكَا جَنًا　　وَسَهِّلْ اَخَا حَمْدٍ وَكَمْ مُبْدِلٍ جَلَا

ترجمہ: (قرآن میں جہاں بھی ہو) لفظ هٰاَنْتُمْ کی ھا میں (قنبل اور ورش کے لیے) الف نہیں۔ اور یہ الف نہ ہونا بھی علمی اعتبار سے پاکیزہ ہے۔ اور اے قابل تعریف بھائی (نافع و بصری کے لیے اَنْتُمْ کے ہمزہ میں) تسہیل کر۔ اور کتنے ہی قاری (ورش کے لیے) ابدال بالالف کرنے والے بھی ظاہر ہوئے ہیں۔

یعنی هٰاَنْتُمْ کو ورش و قنبل بغیر الف بروزن سَاَلْتُمْ پڑھتے ہیں باقی الف کے ساتھ بروزن قَاتَلْتُمْ پڑھتے ہیں۔ اور نافع و بصری ہمزہ میں تسہیل کرتے ہیں۔ اور ورش سے ہمزہ کو الف سے بدل کر مد طویل کے ساتھ پڑھنے کی ایک وجہ بھی آئی ہے۔ باقی قراء ہمزہ کو تحقیق سے پڑھتے ہیں۔ گویا قالون و بصری تسہیل ہمزہ مع الف۔ ورش تسہیل ہمزہ بلاالف۔ اور ابدال ہمزہ بالالف اور قنبل بلاالف مع تحقیق ہمزہ، اور باقی تحقیق ہمزہ مع الالف کے ساتھ پڑھتے ہیں۔ آگے جیسا کہ متاخرین کی عادت ہے ان قراءات کی توجیہہ کرتے ہیں۔ لیکن علامہ جزری فرماتے ہیں کہ ان توجیہات کی کوئی ضرورت نہیں۔

۱۵/۵۶۰ وَفِیْ هَائِهِ التَّنْبِیْهُ مِنْ ثَابِتٍ هُدًی　　وَاِبْدَالُهُ مِنْ هَمْزَةٍ زَانَ جَمَّلَا

ترجمہ: اور هٰاَنْتُمْ کی ھا میں تنبیہ کا ہونا پایا جاتا ہے ایک ایسے قاری سے جو ہدایت میں ثابت قدم ہے۔ اور اس کے ہمزہ سے بدلے جانے نے زینت و جمال بخشا ہے۔ یعنی ابن ذکوان، کوفیین اور بزی کی قراءت میں ھَا اَنْتُمْ کی ھا میں تنبیہ کے معنی ہیں۔ اور ورش و قنبل کی روایت میں یہ کلمہ اصل میں ءَاَنْتُمْ تھا۔ ہمزہ اولیٰ کو ہ سے بدل دیا۔ اسی وجہ سے ورش کے لیے اجتماع ہمزتین فی کلمۃ کے اصول پر ہمزہ میں تسہیل یا ابدال ہوا۔ رہا یہ کہ

قنبل کے لیے تحقیق کیوں ہوئی ؟

**جواب :** یہ کہ پہلا ہمزہ ھا سے بدل جانے کے بعد اجتماع ہمزتین نہ رہا۔ لہذا تحقیق ہوئی۔ اور ورش نے اصل پر نظر کرتے ہوئے تسہیل یا ابدال کیا ہے۔

۱۷/۵۶۱ وَيَحْتَمِلُ الْوَجْهَيْنِ عَنْ غَيْرِهِمْ وَكَمْ وَجِيهٍ بِهِ الْوَجْهَيْنِ لِلْكُلِّ حَمَّلَا

**ترجمہ :** اور مذکورین کے علاوہ (قالون، بصری، ہشام) سے دونوں وجہوں کا احتمال ہے۔ اور کتنے ہی باوجاہت لوگوں نے ھَاَنْتُمْ کو تمام قراء کے لیے دونوں وجہوں پر محمول کیا ہے۔ یعنی بصری، قالون و ہشام کی قراءت میں ہوسکتا سکتا ہے کہ ھا ہمزہ سے بدل کر آئی ہوئی ہو۔ اور اجتماع ہمزتین فی کلمۃٍ کے اصول کے مطابق یہ حضرات بین الہمزتین ادخال الف کر رہے ہوں۔ اور بصری و قالون ہمزہ میں تسہیل اسی لیے کر رہے ہوں کیونکہ وہ ہمزۂ ثانیہ ہے، اور یہ بھی احتمال ہے کہ ھَا حرفِ تنبیہ ہو، البتہ بصری و قالون کے لیے تسہیل کی توجیہہ یہ کریں گے کہ یہ جمعًا بین اللغتین ہے۔ اور بعض اہل تحقیق نے تمام قراء کے لیے وجہین کا احتمال صحیح کہا ہے۔ چنانچہ ورش و قنبل کی روایتوں میں ھَاءِ تنبیہ کے احتمال پر کہا جائے گا کہ الف تخفیفًا حذف ہوگیا۔ اور ورش نے تسہیل یا ابدال جمع بین اللغتین کے لیے کیا ہے۔

اور ابن ذکوان، کوفیین اور بزّی کے لیے بدل کے احتمال میں بھی کچھ مانع نہیں۔ صرف یہ سوال ہوتا ہے کہ وہ بین الہمزتین ادخال الف کیوں پڑھتے ہیں؟

**جواب :** وہی ہوگا کہ جمعًا بین اللغتین کی وجہ سے کوئی حرج نہیں۔

۱۷/۵۶۲ وَيَقْصُرُ فِي التَّنْبِيهِ ذُو الْقَصْرِ مَذْهَبًا وَذُو الْبَدَلِ الْوَجْهَانِ عَنْهُ مُسَهِّلَا

**ترجمہ :** اور ھا تنبیہ میں قصر کرتا ہے وہ قاری جو مذہب کے اعتبار سے قصر والا ہے اور ھا کو ہمزہ سے بدلی ہوئی ماننے والے سے دراں حالیکہ وہ اَنْتُمْ کے ہمزہ میں تغیر کرنے والا بھی ہے۔ دونوں وجہیں (مد و ترک مد) منقول ہیں۔ شارحین میں یہ شعر بڑا پیچیدہ اور مشکل بنا ہوا ہے۔ لیکن ہمارے استاد علیہ الرحمۃ کے نزدیک اس شعر کا بے تکلف اور راجح مفہوم یہ ہے کہ ناظمؒ نے ھَا برائے تنبیہ ہونے یا مبدل من الہمزہ ہونے کے اختلاف کے تقاضے پر تفریع کی ہے کہ جن حضرات نے الف پڑھا ہے۔ (ماسوا قنبل و ورش) اگر ان کے لیے یہ حکم لگایا جائے کہ ھا تنبیہ کے لیے ہے تو مثبتینِ الف کی قراءت پر مد منفصل کی صورت ہوئی۔ نتیجہ یہ نکلا کہ بزّی و سوسی کے لیے قصر، قالون و دوری بصری کے لیے خلف اور باقی کے لیے مد ہوگا۔

دوسرے مصرعہ میں ذوالبدل سے ورش مراد ہیں۔ کیونکہ ذوالبدل میں اگرچہ قنبل بھی آتے ہیں لیکن مُسَهِّلًا کی

قید سے وہ خارج ہو گئے۔ اور خارج اس لیے کیا کہ وہ ھا میں الف پڑھتے ہی نہیں۔ جب الف جو محل مد ہے وہی نہیں تو قصر یا مد کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ البتہ ورش کے لیے دو وجہیں ہیں یعنی أَأَنتُمْ کے ہمزہ میں تسہیل کرتے وقت قنبل کی طرح ترکِ مد اور اس کو الف سے بدلتے ہوئے مد طویل۔

واضح ہو کہ مُسَهِّلاً سے تسہیل لغوی یعنی مطلق تغییر مراد ہے۔ تاکہ ورش کی دونوں وجہوں یعنی بین بین اور ابدال کو شامل ہو کر مد اور ترکِ مد کی دونوں وجہیں متفرع ہو جائیں۔

١٨/٥٤٣ وَضُمَّ وَحَرِّكْ تُعَلِّمُونَ الْكِتَابَ مَعْ ... مُشَدَّدَةٍ مِنْ بَعْدُ بِالْكَسْرِ ذُلِّلَا

ترجمہ: اور (کوفیین و شامی کے لیے) تُعَلِّمُونَ الْكِتَٰبَ میں تاء کو ضمہ اور عین کو حرکت یعنی فتحہ دو۔ اس کے بعد لام مشددہ ہے جو کسرہ کے تابع کیا گیا ہے۔ (باقین کے لیے دوسری قراءت تَعْلَمُونَ سمع سے ہے۔)

١٩/٥٤٤ وَرَفْعُ وَلَا يَأْمُرَكُمْ رُوحُهُ سَمَا ... وَبِالتَّاءِ آتَيْنَا مَعَ الضَّمِّ خُوِّلَا

ترجمہ: اور وَلَا يَأْمُرَكُمْ کی راء پر رفع کی روح بلند ہوئی۔ (کسائی، نافع، کی، بصری مرفوع) باقی منصوب پڑھتے ہیں۔ نیز گذر چکا ہے کہ بصری لَا يَأْمُرْكُمْ کی راء کو ساکن پڑھتے ہیں۔ اور دوری بصری کے لیے دوسری وجہ اختلاس بھی ہے) اور آتَيْنَاكُمْ کو (ماسوی نافع کے لیے) تاء مضمومہ عطا کی گئی ہے۔ یعنی آتَيْتُكُمْ۔ اور نافع آتَيْنَاكُمْ پڑھتے ہیں۔

٢٠/٥٤٥ وَكَسْرُ لِمَا فِيهِ وَبِالْغَيْبِ تُرْجَعُو ... نَ عَادَ وَفِي تَبْغُونَ حَاكِيهِ عَوَّلَا

اور حمزہ کے لیے لَمَا کے لام میں کسرہ ہے اور تُرْجَعُونَ غیب کے ساتھ (حفص کے لیے) دائر ہوا ہے۔ اور تَبْغُونَ میں (بصری و حفص کے لیے) صیغۂ غیب نقل کرنے والے نے قابل اعتماد بات کہی ہے (باقی کے لیے لَمَا، تُرْجَعُونَ اور تَبْغُونَ ہے۔)

٢١/٥٤٦ وَبِالْكَسْرِ حَجُّ الْبَيْتِ عَنْ شَاهِدٍ وَغَيْـ ... ـبُ مَا تَفْعَلُوا لَنْ تُكْفَرُوهُ لَهُمْ تَلَا

اور حِجُّ الْبَيْتِ، حا کے کسرہ سے ایک شہادت دینے والے (یعنی حفص، حمزہ، کسائی) سے مروی ہے۔ اور مَا تَفْعَلُوا، لَنْ تُكْفَرُوهُ میں انہیں (حفص، حمزہ، کسائی) کیلئے اس شاہد نے غیب پڑھا ہے (باقی کیلئے حَجّ بفتح حا اور فعلوں میں خطاب ہے)

٢٢/٥٤٧ يَضِرْكُمْ بِكَسْرِ الضَّادِ مَعْ جَزْمِ رَائِهِ ... سَمَا وَيَضُمُّ الْغَيْرُ وَالرَّاءَ ثَقَّلَا

لَا يَضِرْكُمْ ضاد کے کسرہ مع راء کے جزم کے (نافع، مکی، بصری) کے لیے بلند ہوا (یعنی لَا يَضِرْكُمْ) اور دوسروں نے ضاد پر ضمہ اور راء کو مشدد پڑھا ہے۔

۲۳/۵۶۸ وَفِيمَا هُنَا قُلْ مُنْزَلِينَ وَمُنْزِلُو نَ لِلْيَحْصَبِي فِي الْعَنْكَبُوتِ مُثَقِّلَا

یعنی یہاں مُنْزَلِينَ اور سورۂ عنکبوت میں إِنَّا مُنْزِلُونَ عَلَى هٰذِهِ الْقَرْيَةِ کو شامی کے لیے بفتح نون اور بتشدید زا پڑھو۔ اور باقی کے لیے باسکان نون و تخفیف زا۔

۲۴/۵۶۹ وَحَقٌّ نَصِيرٍ كَسْرُ وَاوِ مُسَوِّمِــــينَ قُلْ سَارِعُوا لَا وَاوَ قَبْلُ كَمَا انْجَلَى

اور ایک مددگار کا حق (یعنی مکی، بصری، عاصم کے لیے) مُسَوِّمِينَ میں واؤ کا کسرہ ہے۔ (اور باقین کا فتحہ ہے) پڑھو۔ سَارِعُوا اس طرح کہ اس سے پہلے (شامی و نافع کے لیے) واؤ نہیں ہے۔ جیسا کہ واضح ہوا ہے۔ اور باقی واؤ کے ساتھ پڑھتے ہیں۔ (واضح ہو کہ مصاحف شام و مدینہ میں واؤ محذوف ہے)

۲۵/۵۷۰ وَقَرْحٌ بِضَمِّ الْقَافِ وَالْقَرْحُ صُحْبَةٌ وَمَعْ مَدِّ كَائِنْ كَسْرُ هَمْــزَتِهِ دَلَا

اور قَرْحٌ اور الْقَرْحُ (اِنْ يَمْسَسْكُمْ قَرْحٌ فَقَدْ مَسَّ الْقَوْمَ قَرْحٌ مِّثْلُهُ اور مِنْ بَعْدِ مَا أَصَابَهُمُ الْقَرْحُ) میں صحبہ نے بضم کاف (اور باقی نے بفتح قاف) پڑھا ہے۔ اور لفظ كَائِنْ جہاں بھی ہو الف کے ساتھ اور ہمزۂ مکسورہ کے ساتھ بروزن كَاهِنْ (مکی کے لیے) کامیاب ہوا ہے۔ (اور باقی نے كَأَيِّنْ کاف کے بعد ہمزہ مفتوحہ اور یاء مشددہ مکسورہ بروزن كَمَيِّت پڑھا ہے)۔

۲۶/۵۷۱ وَلَا يَاءَ مَكْسُورًا وَقَاتَلَ بَعْدَهُ يُمَدُّ وَفَتْحُ الضَّمِّ وَالْكَسْرِ ذُو وِلَا

قولہ وَلَا يَاءَ مَكْسُورًا اس کا تعلق شعر سابق سے ہے۔ آگے فرماتے ہیں کہ كَائِنْ کے بعد لفظ قَاتَلَ الف مدہ اور قاف مضمومہ و تاء مکسورہ دونوں کے فتحہ کے ساتھ (کوفیین و شامی کے لیے) موافقت کرنے والا ہے۔ (اور باقی قُتِلَ پڑھتے ہیں۔)

۲۷/۵۷۲ وَحُرِّكَ عَيْنُ الرُّعْبِ ضَمًّا كَمَا رَسَا وَرُعْبًا وَيَغْشَى أَنِّثُوا شَائِعًا تَلَا

اور لفظ الرُّعْب یا رُعْبًا کی عین کو (شامی و کسائی کے لیے) جیسا کہ ثابت ہوا ہے ضمہ کی حرکت دی گئی ہے۔

(باقی سکونِ عین کے ساتھ پڑھتے ہیں۔) اور اَمَنَــةً نُّعَاسًا یَّغْشٰی کو (حمزہ وکسائی نے) مؤنث (اور باقین نے مذکر) تلاوت کیا ہے۔ دراں حالیکہ یہ خوب شائع ہے۔

٢٨/٥٧٣ وَقُلْ كُلَّهُ لِلّٰهِ بِالرَّفْعِ حَامِدًا ۔ بِمَا يَعْمَلُونَ الْغَيْبُ شَايَعَ دُخْلُلَا

اور اِنَّ الْاَمْرَ كُلَّهٗ لِلّٰهِ میں کُلَّ کے لام کو (بصری کے لیے) اللہ کی حمد کرتے ہوئے رفع کے ساتھ (باقین کے لیے نصب کے ساتھ) پڑھو۔ اور بِمَا یَعْمَلُوْنَ بَصِیْرٌ میں (حمزہ، کسائی، مکی کے لیے) کثیر المداخلۃ ہو کر صیغۂ غائب شائع ہوا ہے۔ (اور باقین کے لیے خطاب ہے۔)

٢٩/٥٧٤ وَمِتُّمْ وَمِتْنَا مِتَّ فِي ضَمِّ كَسْرِهَا ۔ صَفَا نَفَرٌ وِرْدًا وَحَفْصٌ هُنَا اجْتَلَا

اور مِتُّمْ، مِتْنَا اور مِتَّ جہاں بھی ہوں اس کے کسرہ میم کے ضمہ میں ایک جماعت (شعبہ، مکی، بصری اور شامی) پاکیزہ ہوئی ہے۔ اور حفص یہاں آل عمران میں ضمہ میم کے ساتھ ہی ظاہر ہوئے ہیں۔ (باقی تمام قرآن میں کسرۂ میم پڑھتے ہیں، جیساکہ باقین اس سورت میں اور دیگر تمام جگہ کسرۂ میم ہی کے ساتھ پڑھتے ہیں۔

٣٠/٥٧٥ وَبِالْغَيْبِ عَنْهُ تَجْمَعُونَ وَضُمَّ فِي ۔ يُغَلَّ وَفَتْحُ الضَّمِّ إِذْ شَاعَ كُفَّلَا

اور حفص سے لفظ تَجْمَعُوْنَ غائب کے ساتھ (باقین سے خطاب کے ساتھ) مروی ہے۔ اور اَنْ یَّغُلَّ میں (نافع، حمزہ، کسائی، شامی کے لیے) یا کو ضمہ اور غین کو فتحہ دو (باقی یا کو فتحہ، غین کو ضمہ پڑھتے ہیں)۔

٣١/٥٧٦ بِمَا قُتِّلُوا التَّشْدِيدُ لَبَّى وَبَعْدَهُ ۔ وَفِي الْحَجِّ لِلشَّامِي وَالْاٰخِرُ كَـمَّلَا

٣٢/٥٧٧ دِرَاكِ وَقَدْ قَالَا فِي الْاَنْعَامِ قَتَّلُوا ۔ وَبِالْخُلْفِ غَيْبًا يَحْسَبَنَّ لَهُ وَلَا

لَوْ اَطَاعُوْنَا مَا قُتِلُوْا میں تشدید نے (ہشام کو) لبیک کہا، (اور باقین نے مَا قُتِلُوْا بالتخفیف پڑھا) اور (اسی سورۃ میں) لفظ مَا قُتِلُوْا کے بعد والا یعنی وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ قُتِلُوْا اور سورۂ حج میں شامی کیلئے تشدید تا ہے (اور باقین کے لیے بالتخفیف ہے) اور آل عمران کے آخر میں قُتِلُوْا (تشدید کے ساتھ شامی و مکی نے) مکمل کیا ہے۔ اچھی طرح سمجھ لو۔ اور مکی و شامی انعام میں (قَدْ خَسِرَ الَّذِیْنَ قَتَلُوْا میں) قَتَّلُوْا بتشدید تا (اور باقین بالتخفیف) پڑھتے ہیں۔ اور وَلَا یَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ قُتِلُوْا کو ہشام کے لیے نصرت کے اعتبار سے باخلف غیب و خطاب کے ساتھ اور باقین کے لیے خطاب کے ساتھ پڑھا گیا ہے۔

**نوٹ:** اور سین کے فتحہ و کسرہ میں اختلاف کا بیان اوپر آچکا ہے۔

۳۳/۵۷۸ وَاَنَّ اکْسِرُوا رِفْقًا وَیَحْزُنُ غَیْرَ الْاَنْـ ـبِیَاءِ بِضَمٍّ وَاکْسِرِ الضَّمَّ اُحْفُلَا

اور اِنَّ اللّٰهَ لَا یُضِیْعُ میں اِنَّ کے ہمزہ کو (کسائی کے لیے) آسانی کے ساتھ کسرہ (اور باقین کے لیے فتحہ) پڑھو اور یَحْزُنُ کو (جہاں بھی ہو) سوائے لَا یَحْزُنُهُمُ الْفَزَعُ سورۂ انبیاء کے یا کے ضمہ اور زا مضمومہ کو (نافع کے لیے) کسرہ دو۔ دراں حالیکہ تم جامع قراءات ہو۔ (باقین ہر جگہ یَحْزُنُ فتح یا و ضم زا کے ساتھ اسی طرح نافع انبیاء میں باب نصر سے پڑھتے ہیں)۔

۳۴/۵۷۹ وَخَاطَبَ حَرْفَا یَحْسِبَنَّ فَخُذْ وَقُلْ بِمَا یَعْمَلُوْنَ الْغَیْبُ حَقٌّ وَذُوْ مَلَا

اور یَحْسَبَنَّ کے دونوں کلموں یعنی وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا اور وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ یَبْخَلُوْنَ کو (ہمزہ نے) خطاب پڑھا ہے۔ پس یاد کرلے تو (باقین نے غیب پڑھا ہے) اور بِمَا یَعْمَلُوْنَ خَبِیْرٌ میں (مکی، بصری کے لیے) کہہ تو کہ غیب حق اور باعث شرف ہے۔ (اور باقین کے لیے خطاب ہے)۔

۳۵/۵۸۰ یَمِیْزَ مَعَ الْاَنْفَالِ فَاکْسِرْ سُکُوْنَهٗ وَشَدِّدْهُ بَعْدَ الْفَتْحِ وَالضَّمِّ شُلْشُلَا

اور حَتّٰی یَمِیْزَ الْخَبِیْثَ میں مع انفال لِیَمِیْزَ اللّٰهُ الْخَبِیْثَ کے (حمزہ، کسائی کے لیے) اس کی یاء ساکنہ کو کسرہ دو۔ اور مشدد پڑھو میم کے فتحہ کے بعد اور یا کے ضمہ کے بعد دراں حالیکہ تم خفیف و لطیف ہو۔ (اور باقین کے لیے یاء اول کو فتحہ، میم کو کسرہ اور یاء ثانیہ کو خفیف و ساکن پڑھو)۔

۳۶/۵۸۱ سَنَکْتُبُ یَاءٌ ضُمَّ مَعْ فَتْحِ ضَمِّهٖ وَقَتْلَ ارْفَعُوْا مَعْ یَا نَقُوْلُ فَیَکْمُلَا

امام حمزہ نے سَنَکْتُبُ میں یاء مضموم اور تاء مفتوح (یعنی سَیُکْتَبُ) پڑھی۔ اور آگے وَقَتْلُهُمُ میں رفع پڑھو۔ مع وَنَقُوْلُ میں بجائے نون کے یا پڑھنے کے، تاکہ ان تمام کلمات کا اختلاف کامل ہو جائے۔ (باقین نے سَنَکْتُبُ مَا قَالُوْا وَقَتْلَهُمُ وَنَقُوْلُ پڑھا)۔

۳۷/۵۸۲ وَبِالزُّبُرِ الشَّامِیْ کَذَا رَسْمُهُمْ وَبِالْـ ـکِتَابِ هِشَامٌ وَاکْشِفِ الرَّسْمَ مُجْمِلَا

اور شامی نے جَآءُوْ بِالْبَیِّنٰتِ وَبِالزُّبُرِ پڑھا۔ کہ اہل شام کے مصحف کا رسم اسی طرح ہے۔ (باقین

نے وَالزُّبُرِ پڑھا) اور ہشام نے بِالزُّبُرِ سے آگے وَبِالْکِتٰبِ پڑھا۔ (اور باقین نے وَالْکِتٰبِ پڑھا) اور رسم کی اجمالی طور پر توضیح کرلو۔ ــــــ استاذ مرحوم نے فرمایا کہ رسم کے حقیقی و تقدیری ہونے کی طرف اشارہ ہے۔ اور یہاں رسم تقدیری ہے۔

۳۸/۵۸۳ صَفَا حَقِّ غَيْبٍ يَكْتُمُونَ يُبَيِّنُنْ ... نَ لَا تَحْسَبَنَّ الْغَيْبُ كَيْفَ سَمَا اعْتَلَا

غیب کا حق ہونا پاکیزہ ہوا۔ (شعبہ، مکی، بصری کے لیے) لَتُبَيِّنُنَّهُ لِلنَّاسِ وَلَا تَكْتُمُونَهُ دونوں فعلوں میں۔ لَا يَحْسَبَنَّ الَّذِينَ يَفْرَحُونَ میں (شامی، مکی، نافع، بصری کے لیے) غیب عالی ہونے کے لحاظ سے کس طرح بلند ہوا۔ (باقین نے ان تینوں فعلوں کو بصیغۂ خطاب پڑھا ہے۔)

۳۹/۵۸۴ وَحَقًّا بِضَمِّ الْبَا فَلَا يَحْسَبُنَّهُمْ ... وَغَيْبٍ وَفِيهِ الْعَطْفُ أَوْ جَاءَ مُبْدَلَا

اور فَلَا يَحْسَبُنَّهُمْ بِمَفَازَةٍ ضم با اور صیغۂ غائب کے ساتھ (مکی، بصری کے لیے) آیا ہے۔ اور یہ فعل یا تو ماقبل کے فعل پر معطوف ہے۔ یا اس سے بدل ہو کر آرہا ہے۔ (باقین نے فَلَا تَحْسَبَنَّهُمْ خطاب کے ساتھ با کو فتحہ پڑھا ہے)

**نوٹ:** فعل يَحْسِبُ میں سین کے فتحہ و کسرہ کا اختلاف آچکا ہے۔

۴۰/۵۸۵ هُنَا قَاتَلُوا أَخِّرْ شِفَاءً وَبَعْدُ فِي ... بَرَاءَةَ أَخِّرْ يَقْتُلُونَ شَمَرْدَلَا

یہاں آل عمران میں قَاتَلُوا وَقُتِلُوا میں (حمزہ، کسائی کے لیے) قَاتَلُوا کو قُتِلُوا سے مؤخر پڑھو، شافی ہونے کے اعتبار سے۔ اور اس کے بعد براءت میں فَيَقْتُلُونَ وَيُقْتَلُونَ میں (حمزہ، کسائی کے لیے) يَقْتُلُونَ کو يُقْتَلُونَ سے مؤخر پڑھو۔ دراں حالیکہ اس میں خفت ہے (باقین کے لیے اس کے برعکس ہے۔)

۴۱/۵۸۶ وَيَا آتُهَا وَجْهِيَ وَإِنِّيَ كِلَاهُمَا ... وَمِنِّيَ وَاجْعَلْ لِّيَ وَأَنْصَارِيَ الْمَلَا

اس سورت کی یاءات اضافت چھ ہیں۔ أَسْلَمْتُ وَجْهِيَ، إِنِّيَ أُعِيذُهَا، أَنِّيَ أَخْلُقُ لَكُمْ، مَنْ أَنْصَارِيَ، فَتَقَبَّلْ مِنِّيَ، وَاجْعَلْ لِّيَ آيَةً۔ یہ تمام یاءات بادفتح ہیں۔

# سُورَةُ النِّسَاءِ

۱/۵۸۷ وَكُوفِيُّهُمْ تَسَّاءَلُونَ مُخَفَّفًا ... وَحَمْزَةُ وَالْأَرْحَامِ بِالْخَفْضِ جَمَّلَا

یعنی کوفیین نے تَسَاءَلُوْنَ بِہٖ کو سین مخفف کے ساتھ (اور باقین نے تشدید کے ساتھ) پڑھا ہے۔
اور امام حمزہ نے بِہٖ وَالْاَرْحَامَ کی میم کو جر سے (اور باقی نے نصب سے) مزین کیا ہے۔

٢/٥٨٨ وَقَصْرُ قِيَامًا عَمَّ يَصْلَوْنَ ضُمَّ كَمْ ... صَفَا نَافِعٌ بِالرَّفْعِ وَاحِدَةٌ جَلَا
عم ك ص

اور قِیٰمًا کا قصر یعنی حذفِ الف (نافع وشامی) کے لیے عام ہے۔ اور وَسَیَصْلَوْنَ میں شامی وشعبہ کے لیے یا کو ضمہ دے اور یہ ضمہ کس قدر پاکیزہ ہے (باقی بفتح الیاء پڑھتے ہیں) اور نافع وَاِنْ كَانَتْ وَاحِدَةً میں وَاحِدَةٌ رفع کے ساتھ پڑھتے ہوئے ظاہر ہوئے ہیں۔ (باقی منصوب پڑھتے ہیں۔)

٣/٥٨٩ وَيُوصَى بِفَتْحِ الصَّادِ صَحَّ كَمَا دَنَا ... وَوَافَقَ حَفْصٌ فِي الْاَخِيْرِ مُجَمَّلَا
ص ك د

یُوْصٰی (جو مِنْۢ بَعْدِ وَصِيَّةٍ کے بعد دو جگہ ہے) دونوں جگہ صاد کے فتحہ کے ساتھ (شعبہ، شامی، کی کے لیے) صحیح ہے جیسا کہ وہ فتحہ قریب ہوا ہے۔ اور حفص نے دوسرے میں صاحب جمال ہو کر فتحہ والوں کی موافقت کی ہے۔ (باقی کے لیے یُوْصِیْ بکسر صاد دونوں جگہ ہے۔)

٤/٥٩٠ وَفِي اُمِّ مَعْ فِي اُمِّهَا فَلِاُمِّهِ ... لَدَى الْوَصْلِ ضَمُّ الْهَمْزِ بِالْكَسْرِ شَمْلَلَا
ش

یعنی وَاِنَّهٗ فِیْٓ اُمِّ الْكِتٰبِ (زخرف) وَفِیْٓ اُمِّهَا رَسُوْلًا (قصص) فَلِاُمِّهِ الثُّلُثُ، فَلِاُمِّهِ السُّدُسُ (نساء) میں حالتِ وصل میں اُمّ کے ہمزہ کے ضمہ نے کسرہ کی طرف (حمزہ، کسائی کے لیے) سرعت کی ہے۔ (باقی بہر حال ضمہ پڑھتے ہیں)۔

٥/٥٩١ وَفِي اُمَّهَاتِ النَّحْلِ وَالنُّوْرِ وَالزُّمَرْ ... مَعَ النَّجْمِ شَافٍ وَاكْسِرِ الْمِيْمَ فَيْصَلَا
ش ف

یعنی وَاللّٰهُ اَخْرَجَكُمْ مِّنْۢ بُطُوْنِ اُمَّهٰتِكُمْ (نحل) اَوْ بُيُوْتِ اُمَّهٰتِكُمْ (نور) وَيَخْلُقُكُمْ فِيْ بُطُوْنِ اُمَّهٰتِكُمْ (زمر) وَاِذْ اَنْتُمْ اَجِنَّةٌ فِيْ بُطُوْنِ اُمَّهٰتِكُمْ (نجم) میں اُمَّهَات کا کسرہ ہمزہ (حمزہ، کسائی، کے لیے) شافی ہے، اور میم کو بھی کسرہ دو۔ (امام حمزہ کے لیے) ایک قول فیصل میں (یعنی حمزہ و کسائی میں فصل کرتے ہوئے) باقی بضم ہمزہ و فتحہ میم پڑھتے ہیں)

٦/٥٩٢ وَنُدْخِلْهُ نُوْنٌ مَعْ طَلَاقٍ وَفَوْقُ مَعْ ... نُكَفِّرْ نُعَذِّبْ مَعْهُ فِي الْفَتْحِ اِذْ كَلَا
ا ك

نُدْخِلْهُ جَنّٰتٍ اور نُدْخِلْهُ نَارًا (نساء میں دو جگہ) اس میں نون جمع متکلم ہے مع سورۂ طلاق والے
لفظ نُدْخِلْهُ کے، اور طلاق سے اوپر والی سورت تغابن میں لفظ نُدْخِلْهُ اور نُكَفِّرْ کے اور نُدْخِلْهُ مع لفظ
نُعَذِّبْهُ کے کہ یہ دونوں لفظ سورت فتح میں ہیں۔ (ان ساتوں لفظوں میں نون جمع متکلم نافع وشامی کے لیے اور یاء
غیب باقین کے لیے ہے) جس وقت کہ اس کو قاری نے حفظ کیا ہے۔

۷/۵۹۳ وَهٰذَانِ هَاتَيْنِ اللَّذَانِ اللَّذَيْنِ قُلْ ۔۔۔ يُشَدَّدُ لِلْمَكِّيْ فَذَانِكَ دُمْ حُلَا
د ح

هٰذَانِ خَصْمٰنِ (حج) إِحْدَى ابْنَتَيَّ هَاتَيْنِ (قصص) وَالَّذَانِ يَأْتِيَانِهَا (نساء) أَرِنَا
اللَّذَيْنِ (فصلت) میں لکھو کہ (اسماء اشارہ وموصولہ کا نون تثنیہ) مکی کے لیے مشدد ہے۔ (اور مکی مثقل ہونے
کی وجہ سے الف میں مد لازم ہے) اور فَذَانِكَ بُرْهَانَانِ (قصص) میں (مکی وبصری دونوں کے لیے نون اسم
اشارہ کا مشدد ہے، باقی کے لیے یہ تمام کلمات نون مخفف کے ساتھ ہیں) ہمیشہ رہ آراستہ۔

۸/۵۹۴ وَضَمُّ هُنَا كُرْهًا وَعِنْدَ بَرَاءَةٍ ۔۔۔ شِهَابٌ وَفِي الْأَحْقَافِ ثُبِّتَ مَعْقِلَا
ش ث م

اس سورت میں اور براءت میں لفظ كَرْهًا کے کاف پر ضمہ (حمزہ وکسائی کے لیے) ایک روشن ستارہ
ہے۔ اور احقاف میں (حَمَلَتْهُ أُمُّهُ كُرْهًا وَوَضَعَتْهُ كُرْهًا میں ضمہ کو نبیین اور ابن ذکوان کے لیے)
بطور پناہ گاہ کے ثابت رکھا گیا ہے۔ (باقی کے لیے کاف پر فتحہ ہے)

۹/۵۹۵ وَفِي الْكُلِّ فَافْتَحْ يَا مُبَيِّنَةٍ دَنَا ۔۔۔ صَحِيحًا وَكَسْرُ الْجَمْعِ كَمْ شَرَفًا عَلَا
د ص ك ش ع

اور تمام قرآن میں لفظ مُبَيِّنَةٍ کی یا کو (مکی وشعبہ کے لیے) فتحہ پڑھو کیونکہ یہ فتح صحیح ہو کر قریب ہوا
ہے۔ اور لفظ مُبَيِّنَاتٍ جمع میں یا کا کسرہ (شامی، حمزہ، کسائی، حفص کے لیے) شرف کے لحاظ سے کتنا عالی ہوا ہے۔
(باقی نے مفرد میں یا کا کسرہ اور جمع میں فتحہ پڑھا ہے۔)

۱۰/۵۹۶ وَفِي مُحْصَنَاتٍ فَاكْسِرِ الصَّادَ رَاوِيًا ۔۔۔ وَفِي الْمُحْصَنَاتِ اكْسِرْ لَهُ غَيْرَ أَوَّلَا
ر

اور تمام جگہ مُحْصَنَاتٍ نکرہ میں اور الْمُحْصَنَاتِ معرفہ میں صاد کو (کسائی کے لیے) کسرہ دو
دراں حالیکہ وہ کسائی یونہی روایت کرنے والے ہیں۔ نہ کہ پہلے لفظ وَالْمُحْصَنٰتُ میں (جو کہ پارۂ پنجم کے شروع میں
ہے کیونکہ وہ تمام قراء کے لیے بفتح صاد ہے۔ جیسا کہ غیر کسائی کے لیے ہر جگہ فتح صاد ہے۔)

۱۱/۵۹۷ وَضَمٌّ وَكَسْرٌ فِي أَحَلَّ صِحَابُهُ ۔ وُجُوهٌ وَفِي أُحْصِنَّ عَنْ نَفَرِ الْعُلَا

اور لفظ أَحَلَّ میں ہمزہ کا ضمہ اور حا کا کسرہ پڑھا ہے۔ اس لفظ کے دوستوں (حمزہ کسائی حفص) نے جو بڑے معزز ہیں۔ اور لفظ أُحْصِنَّ میں چند بلند مرتبہ لوگوں سے یہی قرأت (یعنی ہمزہ کا ضمہ اور صاد کا کسرہ) مروی ہے یعنی لفظ أُحْصِنَّ کو حفص، نافع، کی، بصری اور شامی نے مجہول اور باقی نے معروف پڑھا ہے۔)

۱۲/۵۹۸ مَعَ الْحَجِّ ضَمُّوا مُدْخَلًا خُصَّهُ وَسَلْ ۔ فَسَلْ حَرَّكُوا بِالنَّقْلِ رَاشِدُهُ دَلَا

یہاں مُدْخَلًا كَرِيمًا مع سورت حج مُدْخَلًا يَرْضَوْنَهُ کے (غیر نافع کے لیے) اہل قرأت نے میم کو ضمہ پڑھا ہے۔ (اور نافع نے فتحہ) اور اس اختلاف کو تو انہیں دو سورتوں میں خاص کر (یعنی اور کہیں یہ اختلاف نہیں) وَسَلْ، فَسَلْ (مکی اور کسائی نے) ہمزہ کی حرکت نقل کر کے سین کو دی، اور ہمزہ کو حذف کیا ہے۔ اس قرأت کی راہنمائی والا کامیاب ہوا ہے۔ (یعنی سوال سے صیغۂ امر جب واؤ یا فا کے بعد ہو تو مکی وکسائی کے لیے نقل سے پڑھو، اور باقی کے لیے تحقیق سے (جیسے وَاسْئَلِ الْقَرْيَةَ، فَسْئَلْ بَنِي إِسْرَائِيلَ، وَاسْئَلُوا اللّٰهَ، فَسْئَلُوا أَهْلَ الذِّكْرِ۔)

۱۳/۵۹۹ وَفِي عَاقَدَتْ قَصْرٌ ثَوَى وَمَعَ الْحَدِيدِ ۔ دِ فَتْحُ سُكُونِ الْبُخْلِ وَالضَّمِّ شَمْلَلَا

اور عَاقَدَتْ میں (کوفیین کے لیے) قصر قائم ہوا۔ (اور باقین نے عین کے بعد الف پڑھا ہے) اور نساء میں مع سورۂ حدید کے لفظ اَلْبُخْلِ کے خا کے سکون اور با کے ضمہ نے فتح کی طرف (حمزہ کسائی کے لیے) سرعت کی ہے۔ (اور باقی نے ضمہ با اور سکون خا سے پڑھا ہے۔)

۱۴/۶۰۰ وَفِي حَسَنَةٌ حِرْمِيٌّ رَفْعٌ وَضَمُّهُمْ ۔ تُسَوَّى نَمَا حَقًّا وَعَمَّ مُثَقَّلَا

اور وَإِنْ تَكُ حَسَنَةً میں حرمین والے نافع و مکی نے رفع پڑھا۔ (اور باقی نے نصب پڑھا ہے) اور تُسَوّٰى کی تا میں (عاصم، مکی و بصری کا) ضمہ بلند ہوا۔ (باقی نے تا پر فتحہ پڑھا) اور (نافع و شامی کے لیے) یہ لفظ تَسَّوّٰى بتشدید سین عام ہوا ہے۔

حاصل یہ کہ تین وجوہ ہیں۔ تُسَوّٰى عاصم، مکی و بصری کے لیے۔ تَسَّوّٰى نافع و شامی کے لیے۔ تَسَوّٰى، حمزہ، کسائی کے لیے۔

۱۵/۶۰۱ وَلَا مَسْتُمُ اقْصُرْ تَحْتَهَا وَبِهَا شِفَا ۔۔۔ وَرَفْعُ قَلِيلٌ مِنْهُمُ النَّصْبَ كُلِّلَا

اور لفظ لَامَسْتُمْ کو اس سورت میں اور اس کے نیچے والی سورتِ مائدہ میں (حمزہ کسائی کے لیے) قصر یعنی بحذفِ الف پڑھو کیونکہ یہ اسی طرح شافی ہے۔ (باقی بالالف پڑھتے ہیں) اور مَا فَعَلُوْهُ اِلَّا قَلِيْلٌ مِّنْهُمْ میں لفظ قَلِيْلٌ کا رفع (شامی کے لیے) نصب کا تاج پہنا دیا گیا ہے۔ (چنانچہ مصحف شامی میں قَلِيْلًا ہی مرسوم ہے باقی کے لیے قَلِيْلٌ ہے جیسا کہ مصحفِ غیر شامی میں ہے۔)

۱۶/۶۰۲ وَأَنِّثْ يَكُنْ عَنْ دَارِمٍ تُظْلَمُونَ غَيْـ ۔۔۔ ـبُ شُهْدٍ دَنَا اِدْغَامُ بَيَّتَ فِي حُلَا

اور كَاَنْ لَّمْ يَكُنْ بَيْنَكُمْ میں يَكُنْ کو ایک سنبھلنے والے قاری (حفص و مکی) سے روایت کرتے ہوئے مؤنث پڑھو۔ (اور باقی کے لیے مذکر) اور وَلَا تُظْلَمُوْنَ میں (حمزہ، کسائی، مکی کے لیے) چند شاہدوں کا غیب قریب ہوا ہے۔ (باقی نے خطاب پڑھا ہے) اور بَيَّتَ طَائِفَةٌ میں تا کا طا میں ادغام (حمزہ و بصری کے لیے) زیب و زینت میں ہے۔ (باقی اظہار کرتے ہیں۔)

**نوٹ:** سوسی کے لیے یہ ادغام اصول میں پہلے ہی بیان ہو چکا ہے البتہ حمزہ، دوری، بصری کے لیے ان کے خلافِ اصول نئی صورت ہے۔

۱۷/۶۰۳ وَاِشْمَامُ صَادٍ سَاكِنٍ قَبْلَ دَالِهِ ۔۔۔ كَاَصْدَقُ زَايًا شَاعَ وَارْتَاحَ اَشْمُلَا

اور ہر صاد ساکن جو دال سے پہلے ہو جیسے اَصْدَقُ اس میں (حمزہ، کسائی کے لیے) اشمامِ زای شائع ہے۔ اور تمام شاملات کے لحاظ سے راحت کا باعث ہوا ہے۔ (باقی صاد خالص پڑھتے ہیں۔)

۱۸/۶۰۴ وَفِيهَا وَتَحْتَ الْفَتْحِ قُلْ فَتَثَبَّتُوا ۔۔۔ مِنَ الثَّبْتِ وَالْغَيْرُ الْبَيَانَ تَبَدَّلَا

اور اس سورت میں اور سورت فتح سے نیچے سورت حجرات میں فَتَبَيَّنُوْا کو (حمزہ، کسائی کے لیے) ثبت سے فَتَثَبَّتُوْا پڑھو۔ اور باقی نے لفظ بَيَان کے صیغہ سے بدلا ہے۔

۱۹/۶۰۵ وَعَمَّ فَتًى قَصْرُ السَّلَامَ مُؤَخَّرًا ۔۔۔ وَغَيْرُ اُولِي بِالرَّفْعِ فِي حَقِّ نَهْشَلَا

اور عام ہوا ہے ایک نوجوان قاری (نافع، شامی، حمزہ) کے لیے اس لفظ اَلسَّلَامَ میں قصر جو سب سے بعد میں ہے (یعنی لِمَنْ اَلْقٰى اِلَيْكُمُ السَّلَامَ میں) اور باقین کے لیے بالالف ہے اور مُؤَخَّرًا کی قید پہلے دو لفظوں اور نحل میں ایک جگہ کے اخراج کے لیے لگائی گئی ہے ان میں باجماع قصر ہے۔)

اور غَيْرُ أُولِي الضَّرَرِ نہشل قبیلہ کے حق میں حمزہ۔ مکی۔ بصری اور عاصم کے لیے بالرفع ہے اور باقین کے لیے بالنصب غَيْرَ أُولِي الضَّرَرِ ہے۔

۲۰/۶۰۶ وَنُؤْتِيهِ بِالْيَا فِي حِمَاهُ وَضَمُّ يَدْ خُلُونَ وَفَتْحُ الضَّمِّ حَقٌّ صِرَى حَلاَ

اور فَسَوْفَ نُؤْتِيهِ۔ یا کے ساتھ (حمزہ وبصری کے لیے) اپنی حفاظت میں ہے (باقی نون کے ساتھ پڑھتے ہیں) اور فَأُولَئِكَ يُدْخَلُونَ اس سورت میں یا کا ضمہ اور خا کے ضمہ کا فتحہ (مکی، بصری، شعبہ کے لیے) مجتمع اور شیریں پانی کا حق ثابت ہوا ہے۔ (باقی يَدْخُلُونَ بصیغۂ معروف پڑھتے ہیں)

۲۱/۶۰۷ وَفِي مَرْيَمٍ وَالطَّوْلِ الْاَوَّلُ عَنْهُـمْ وَفِي الثَّانِ دُمْ صَفْوًا وَفِي فَاطِرٍ حَلاَ

اور قراء مذکورین یعنی مکی، بصری وشعبہ سے سورۂ مریم میں يَدْخُلُونَ اور سورۂ مؤمن میں پہلا لفظ يَدْخُلُونَ بضم یا وفتح خا مروی ہے۔ اور مؤمن میں دوسرے لفظ سَيَدْخُلُونَ میں (ضم یا وفتح خا صرف مکی وشعبہ کے لیے ہے) تو ہمیشہ پاکیزہ رہ۔ اور سورۂ فاطر میں يَدْخُلُونَ میں ضم یا وفتح خا (صرف بصری کے لیے) شیریں ہوا ہے۔ (باقی تمام صیغۂ معروف پڑھتے ہیں۔)

۲۲/۶۰۸ وَيَصَّالَحَا فَاضْمُمْ وَسَكِّنْ مُخَفِّفًا مَعَ الْقَصْرِ وَاكْسِرْ لاَمَهُ ثَابِتًا تَلاَ

اور يَصَّالَحَا میں (کوفیین کے لیے) یا پر ضمہ پڑھو اور صاد کو ساکن مع التخفیف پڑھتے ہوئے الف کو حذف کردو۔ اور لام کو کسرہ دو۔ دراں حالیکہ ایک قاری نے یونہی اتباع کی ہے۔ (یعنی کوفیین کے لیے يُصْلِحَا اصلاح سے اور باقی کے لیے يَصَّالَحَا اِصَّالُح سے ہے۔)

۲۳/۶۰۹ وَتَلْوُوا بِحَذْفِ الْوَاوِ الْاُولَى وَلاَمَهُ فَضُمَّ سُكُونًا لَسْتَ فِيهِ مُجَهَّلاَ

وَإِنْ تَلْوُوا (شامی وحمزہ کے لیے) پہلی واؤ کے حذف سے ہے۔ اور اس لام ساکن کو ضمہ دو۔ کیونکہ تم اس میں جاہل نہیں کہلاؤ گے۔ (شامی وحمزہ کے لیے تَلُوا بروزن تَفُوا ہے۔ باقی کے لیے تَلْوُوا بروزن تَفْعُوا ہے۔

۲۴/۶۱۰ وَنُزِّلَ فَتْحُ الضَّمِّ وَالْكَسْرِ حِصْنُهُ وَأُنْزِلَ عَنْهُمْ عَاصِمٌ بَعْدُ نُزِّلاَ

اور وَالْكِتَابِ الَّذِي نَزَّلَ میں (کوفیین ونافع کے لیے) ضم وکسر دونوں کا فتحہ اس کے لیے قلعہ ہے، اور

اَنْزَلَ مِنْ قَبْلُ میں (انہیں) کوفیین و نافع کے لیے) ہمزہ اور زای پر فتحہ ہے۔ اور عاصم نے اس کے بعد وَقَدْ نَزَّلَ عَلَيْكُمْ بفتحتین پڑھا ہے باقی مجہول پڑھتے ہیں۔

۲۵/۶۱۱ وَيَا سَوْفَ نُؤْتِيهِمْ عَزِيزٌ وَحَمْزَةٌ سَيُؤْتِيهِمْ فِي الدَّرْكِ كُوفٍ تَحَمَّلَا

۲۶/۶۱۲ بِالْاِسْكَانِ نَعْدُوا سَكِّنُوهُ وَخَفِّفُوا خُصُوصًا وَاَخْفَى الْعَيْنَ قَالُونُ مُسْهِلَا

اور وَسَوْفَ نُؤْتِيهِمْ میں یا (حفص کے لیے) باعزت ہے اور امام حمزہ سَيُؤْتِيهِمْ کو بالیا پڑھتے ہیں۔ (باقی دونوں میں نون پڑھتے ہیں۔) اور فِي الدَّرْكِ کو کوفیین نے سکون را کے ساتھ نقل کیا ہے (باقی نے فتحہ را کے ساتھ) اور لَا تَعْدُوا کو (غیر نافع کے لیے) خصوصی طور پر عین کے سکون اور دال کی تخفیف کے ساتھ پڑھو۔ (اور نافع بتشدید دال پڑھتے ہیں۔ اور عین میں فتحہ کی حرکت کاملہ سے ورش نے پڑھا ہے۔) اور قالون عین پر فتحۂ مختلسہ پڑھتے ہیں۔ نیز قالون کے لیے جمہور کی طرح عین کا سکون بھی ہے۔ اگرچہ ناظمؒ نے بیان نہیں کیا لیکن تیسیر میں اس کی صراحت ہے اور نشر میں بھی صحیح کہا ہے۔

۲۷/۶۱۳ وَفِي الْاَنْبِيَا ضَمَّ الزَّبُورِ وَهٰهُنَا زَبُورًا وَفِي الْاِسْرَا لِحَمْزَةَ اُسْجِلَا

اور یہاں وَاٰتَيْنَا دَاوُدَ زَبُورًا۔ اور انبیاء میں وَلَقَدْ كَتَبْنَا فِي الزَّبُورِ اور اسراء میں حمزہ کے لیے لفظ زُبُورًا بضم زای مطلقاً جائز رکھا گیا ہے۔ (باقی نے فتحہ پڑھا ہے۔)

# سُورَةُ الْمَائِدَةِ

۱/۶۱۴ وَسَكِّنْ مَعًا شَنْاٰنُ صِحًّا كِلَاهُمَا وَفِي كَسْرِ اَنْ صَدُّوكُمْ حَامِدٌ دَلَا

اور لفظ شَنَاٰنُ کو دونوں جگہ (شعبہ و شامی کے لیے) نون ساکنہ کے ساتھ پڑھو۔ (باقی کے لیے بفتح نون) کیونکہ نون میں فتحہ و اسکان دونوں صحیح ہیں۔ اور اَنْ صَدُّوكُمْ کے ہمزہ مکسورہ میں (بصری و مکی کے لیے) ایک حمد کرنے والے نے کامیابی پائی ہے۔ (یعنی مکی، بصری نے اِنْ اور باقی نے اَنْ بفتح ہمزہ پڑھا ہے۔)

۲/۶۱۵ مَعَ الْقَصْرِ شَدِّدْ يَاءَ قَاسِيَةً شَفَا وَاَرْجُلِكُمْ بِالنَّصْبِ عَمَّ رِضًا عَلَا

مع حذفِ الف قَاسِيَةً کی یا کو (حمزہ و کسائی کے لیے) مشدد پڑھو۔ (اور باقی کے لیے بالالف و تخفیفِ یا)

اور وَاُذُنٌ کُلٌّ لام کے نصب کے ساتھ (نافع، شامی، کسائی، حفص کے لیے) ایسی پسندیدگی پر عام ہوا ہے۔ جو نہایت عالی ہے۔ (اور باقی کے لیے لام کا کسرہ ہے)

۳/۴۱۶ وَفِي رُسْلُنَا مَعْ رُسْلُكُمْ ثُمَّ رُسْلُهُمْ    وَفِي سُبْلَنَا فِي الضَّمِّ الِاسْكَانُ حُصِّلَا

لفظ رُسُلُنَا، رُسُلُكُمْ، رُسُلُهُمْ اور سُبُلَنَا جہاں بھی ہوں سب میں (بصری کے لیے) سین اور با کے ضمہ میں سکون حاصل کیا گیا ہے (باقی ضمہ کے ساتھ پڑھتے ہیں)

۴/۴۱۷ وَفِي كَلِمَاتِ السُّحْتِ عَمَّ نُهًى فَتًى    وَكَيْفَ اَتَى اُذْنٌ بِهِ نَافِعٌ تَلَا

اور اَلسُّحُتَ کے الفاظ میں حا کا سکون (شامی، نافع، عاصم، حمزہ کے لیے) ایک جوان کی غایات میں عام ہوا ہے۔ اور لفظ اُذُنٌ خواہ کسی طرح آئے نافع نے سکون ذال کے ساتھ تلاوت کیا ہے (باقی بجائے سکون ضمہ پڑھتے ہیں)۔

۵/۴۱۸ وَرُحْمًا سِوَى الشَّامِي وَنُذْرًا صِحَابُهُمْ    حَمَوْهُ وَنُكْرًا شَرْعُ حَقٍّ لَهُ عُلَا

اور وَاَقْرَبَ رُحْمًا کو شامی کے ماسوی نے سکون حا کے ساتھ پڑھا ہے۔ (اور شامی نے ضمہ کے ساتھ) اَوْ نُذْرًا (مرسلات) میں ذال کے اسکان کی مرموزین صحاب اور بصری نے حمایت کی ہے۔ (باقی ضمہ پڑھتے ہیں) اور نُكْرًا (کہف میں دو جگہ اور طلاق میں ایک جگہ) بسکونِ کاف (حمزہ، کسائی، مکی، بصری، ہشام اور حفص کے لیے) ایک ایسا طریقہ حق ہے جس میں بلندی ہے (باقی کے لیے ضمہ ہے)

۶/۴۱۹ وَنُكْرِ دَنَا وَالْعَيْنَ فَارْفَعْ وَعَطْفَهَا    رِضًى وَالْجُرُوحَ ارْفَعْ رِضًى نَفَرٍ مَلَا

اور لفظ نُكْرًا قریب میں (مکی کے لیے) سکونِ کاف کے ساتھ قریب ہوا (باقی نے بضم کاف پڑھا) اور اَلْعَيْنُ بِالْعَيْنِ (الآیہ) میں اَلْعَيْنَ اور اس کے تین معطوفات کو پسندیدگی کے لحاظ سے (کسائی کیلئے) مرفوع پڑھو یعنی اَلْعَيْنُ بِالْعَيْنِ، وَالْاَنْفُ بِالْاَنْفِ، وَالْاُذُنُ بِالْاُذُنِ، وَالسِّنُّ بِالسِّنِّ (باقی سب کو منصوب پڑھتے ہیں) اور وَالْجُرُوحُ کو اس اشراف کی جماعت (کسائی، مکی، بصری، شامی) کے لیے مرفوع پڑھو جو پسندیدہ حالت میں ہے۔ (باقی منصوب پڑھتے ہیں)

۷/۴۲۰ وَحَمْزَةُ وَلْيَحْكُمْ بِكَسْرٍ وَنَصْبِهِ    يُحَرِّكُهُ تَبْغُونَ خَاطَبَ كُمَّلَا

اور امام حمزہ وَلْيَحْكُمْ میں لام کا کسرہ اور میم کے نصب کے ساتھ پڑھتے۔ وہاں عمالیکا اس میم کو حرکت نصب دیتے ہیں (باقی بسکونِ لام اور بسکونِ میم پڑھتے ہیں) لفظ تَبْغُونَ نے کاملوں کو خطاب کیا ہے (یعنی شامی نے خطاب باقی نے غائب پڑھا ہے۔)

۸/۶۲۱ وَقَبْلَ يَقُوْلَ الْوَاوُ غُصْنٌ وَرَافِعٌ سِوَى ابْنِ الْعَلَا مَنْ يَرْتَدِدْ عَمَّ مُرْسَلَا

اور يَقُوْلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا سے پہلے (کوفیین و بصری کے لیے) واؤ ایک شاخ کی طرح زائد ہے۔ (باقی کے لیے محذوف ہے) اور سوائے بصری کے باقی اِس يَقُوْلُ کو رفع دیتے ہیں (اور بصری نصب پڑھتے ہیں) اور مَنْ يَرْتَدِدْ دو دالوں کے ساتھ کہ پہلی مکسور دوسری ساکن ہے۔ (نافع و شامی کے لیے مصاحفِ مدینہ و شام کے مطابق) مطلقاً عام ہوا ہے۔ (باقی کے لیے آگے بیان کرتے ہیں)

۹/۶۲۲ وَحُرِّكَ بِالْاِدْغَامِ لِلْغَيْرِ دَالُهُ وَبِالْخَفْضِ وَالْكُفَّارَ رَاوِيهِ حَصَّلَا

اور باقیوں کے لیے ادغام کی وجہ سے ایک دال ہے۔ جو حرکتِ فتح دی گئی ہے (جیساکہ مصاحف مکہ و عراق کا رسم ہے) اور وَالْكُفَّارَ کو جر کے ساتھ اس کے راوی (کسائی و بصری نے) حاصل کیا ہے (باقی نے نصب پڑھا ہے)

۱۰/۶۲۳ وَبَا عَبَدَ اضْمُمْ وَاخْفِضِ التَّاءَ بَعْدُ فُزْ رِسَالَتَهُ اجْمَعْ وَاكْسِرِ التَّا كَمَا اعْتَلَا

۱۱/۶۲۴ صَفَا وَتَكُوْنَ الرَّفْعُ حَجَّ شُهُوْدُهُ وَعَقَّدْتُمُ التَّخْفِيْفُ مِنْ صُحْبَةٍ وَلَا

۱۲/۶۲۵ وَفِي الْعَيْنِ فَامْدُدْ مُقْسِطًا فَجَزَاءُ نَوْ وِنُوْ مِثْلُ مَا فِيْ خَفْضِهِ الرَّفْعُ ثُمِّلَا

اور وَعَبَدَ الطَّاغُوْتَ کی با کو ضمہ دو۔ اور تا کو جو اس کے بعد ہے (حمزہ کے لیے) جر دو اور کامیاب رہو (باقی کے لیے با کو اور تا کو فتحہ و نصب دو)

فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهُ کو (شامی، نافع، شعبہ کے لیے) جمع پڑھو، اور تا کو کسرہ دو جیساکہ پاکیزگی کے اعتبار سے یونہی بلند ہوا ہے۔ (باقی مفرد منصوب پڑھتے ہیں۔)

اور وَحَسِبُوْا اَنْ لَا تَكُوْنَ میں رفع کے شاہدین (بصری، حمزہ، کسائی) غالب ہوئے ہیں (باقی منصوب پڑھتے ہیں) اور بِمَا عَقَّدْتُمْ میں ایسے اصحاب سے جو اتباع والے ہیں۔ (حمزہ، کسائی، شعبہ اور ابن ذکوان) قاف میں تخفیف (اور باقی سے تشدید) مروی ہے۔ اور عَقَدْتُمْ کی عین میں (ابن ذکوان کے لیے) الف مدہ پڑھو۔ اس حالت میں کہ تم انصاف والے ہو۔ اور فَجَزَاءٌ مِّثْلُ مَا قَتَلَ میں فَجَزَاءُ پر (کوفیین کے لیے) تنوین اور

مِثْلُ پر اس کے جر کی بجائے رفع پڑھو اس حالت میں کہ تم مصلحین ہو۔ (باقی بغیر تنوین، اور جر پڑھتے ہیں) یعنی —— فَجَزَاءُ مِثْلِ۔

۱۳/۶۲۶ وَكَفَّارَةٌ نَوِّنْ طَعَامِ بِرَفْعِ خَفْضِهِ دُمْ غِنًى وَاقْصُرْ قِيَامًا لَهُ مُلَا

اور اَوْ كَفَّارَةٌ کو تنوین کے ساتھ پڑھو۔ اور طَعَام کو اس کے جر کی بجائے رفع کے ساتھ (مکی، کوفیین، بصری کے لیے) تو ہمیشہ مستغنی رہ۔ (باقی بغیر تنوین اور جر کے ساتھ پڑھتے ہیں۔) اور قِيَامًا کو (شامی کے لیے) قصر کے ساتھ (باقی کے لیے مد کے ساتھ) پڑھو۔ کہ اس کے لیے بڑے دلائل ہیں۔

۱۴/۶۲۷ وَضَمُّ اسْتُحِقَّ افْتَحْ لِحَفْصٍ وَكَسْرَهُ وَفِي الْأَوْلَيَانِ الْأَوَّلِينَ فَطِبْ صِلَا

اَلَّذِيْنَ اسْتُحِقَّ میں تا مضمومہ کو اور حاء مکسورہ کو حفص کے لیے مفتوح پڑھو۔ اور عَلَيْهِمُ الْأَوْلَيَانِ میں اَلْاَوَّلِيْنَ (حمزہ، شعبہ کے لیے) ہے۔ پس تو ذہانت کے اعتبار سے عمدہ ہو۔

۱۵/۶۲۸ وَضَمَّ الْغُيُوبِ يُكْسِرَانِ عُيُونًا الْـ ــعُيُونِ شُيُوخًا دَانَهُ صُحْبَةٌ مِلَا

اور وہ دونوں یعنی حمزہ وشعبہ اَلْغُيُوْبِ کی غین مضمومہ کو کسرہ پڑھتے ہیں۔ اور عُيُوْن یا اَلْعُيُوْن جہاں بھی ہوں اور شُيُوْخًا (غافر) کو (مکی، حمزہ، کسائی، شعبہ، ابن ذکوان نے کسرہ دیا ہے گویا) علم سے بھرے ہوئے چند دوستوں نے اس کو اپنا دین بنایا ہے۔ (باقی نے ضمہ پڑھا ہے)

۱۶/۶۲۹ جُيُوبِ مُنِيرٌ دُونَ شَكٍّ وَسَاحِرٌ بِسِحْرٌ بِهَا مَعَ هُودَ وَالصَّفِّ شَمْلَلَا

اور لفظ جُيُوْب (نور) (ابن ذکوان، مکی، حمزہ، کسائی کے لیے بکسر جیم) بلا شک روشن ہے۔ (باقی بضم جیم پڑھتے ہیں) اور لفظ سِحْرٌ بکسر سین وسکون حا میں (حمزہ وکسائی کے لیے) سَاحِر اس سورت اور ہود اور صف میں سرعت کے ساتھ آیا ہے۔

۱۷/۶۳۰ وَخَاطَبَ فِي هَلْ يَسْتَطِيعُ رُوَاتُهُ وَرَبَّكَ رَفْعُ الْبَاءِ بِالنَّصْبِ رُتِّلَا

اور هَلْ يَسْتَطِيْعُ کو (کسائی کے لیے) اس کے راویوں نے خطاب کے ساتھ پڑھا ہے اور اس کے بعد لفظ رَبُّكَ میں (کسائی کے لیے) باء کا رفع نصب کے ساتھ پڑھا گیا ہے۔

۱۸/۶۳۱ وَيَوْمَ بِرَفْعٍ خُذْ وَاِنِّيْ ثَلَاثُهَا وَلِيْ وَيَدِيْ اُمِّيْ مُضَافًا نُهَا الْعُلٰى

اور ھٰذَا يَوْمُ میں (چھ قاریوں کے لیے) میم کو رفع کے ساتھ لو (اور نافع نصب پڑھتے ہیں) اور اس سورت کی یاءات اضافت عالیہ تین جگہ اِنِّيْ میں اور لِيْ اور يَدِيْ اور اُمِّيْ میں ہیں۔

# سُوْرَةُ الْاَنْعَام

۱/۶۳۲ وَصُحْبَةُ يُصْرَفْ فَتْحُ ضَمٍّ وَرَاؤُهُ بِكَسْرٍ وَذَكِّرْ لَمْ يَكُنْ شَاعَ وَانْجَلٰى

اور مرموزین صحبہ نے مَنْ يُصْرَفْ میں یاء مضمومہ کو فتحہ اور اس کی راء کو کسرہ کے ساتھ پڑھا ہے (باقی مضارع مجہول پڑھتے ہیں) اور لَمْ تَكُنْ فِتْنَتُهُمْ میں فعل کو (حمزہ کسائی کے لیے) مذکر پڑھو کہ یہ تذکیر شائع اور روشن ہوئی ہے۔

۲/۶۳۳ وَفِتْنَتُهُمْ بِالرَّفْعِ عَنْ دِيْنٍ كَامِلٍ وَبَا رَبِّنَا بِالنَّصْبِ شَرَّفَ وُصَّلَا

اور فِتْنَتُهُمْ (حفص، مکی، شامی کے لیے) رفع کے ساتھ ایک کامل کے دین سے مروی ہے (باقی نصب کے ساتھ پڑھتے ہیں) اور وَاللّٰهِ رَبِّنَا کی باء نے نصب کے ساتھ (حمزہ، کسائی کے لیے) واصلین کو شرف بخشا ہے۔ (باقی جر سے پڑھتے ہیں۔)

۳/۶۳۴ نُكَذِّبُ نَصْبُ الرَّفْعِ فَازَ عَلِيْمُهُ وَفِيْ وَنَكُوْنَ انْصِبْهُ فِيْ كَسْبِهِ عُلَا

وَلَا نُكَذِّبَ بِاٰيَاتِ رَبِّنَا وَنَكُوْنَ میں نُكَذِّبُ پر رفع کی بجائے نصب (حمزہ و حفص کے لیے) جاننے والا کامیاب ہوا۔ اور وَنَكُوْنُ میں اس کے رفع کو نصب پڑھو۔ (حمزہ، شامی، حفص کیلیے) کیونکہ اس کے حصول میں بلندی ہے

۴/۶۳۵ وَلَلدَّارُ حَذْفُ اللَّامِ الْاُخْرٰى ابْنُ عَامِرٍ وَالْاٰخِرَةُ الْمَرْفُوْعُ بِالْخَفْضِ وُكِّلَا

اور وَلَلدَّارُ میں ابن عامر کے لیے دوسرے لام کا حذف ہے۔ اور الْاٰخِرَةُ جو مرفوع ہے۔ شامی کے لیے جر کے ساتھ سپرد کیا گیا ہے، یعنی شامی وَلَدَارُ الْاٰخِرَةِ پڑھتے ہیں۔ مصاحف شام میں ایک لام مرسوم ہے۔ باقی وَلَلدَّارُ الْاٰخِرَةُ پڑھتے ہیں۔

٥/٦٣٦ وَعَمَّ عَلًا لَا يَعْقِلُونَ وَتَحْتَهَا ۔۔ خِطَابًا وَقُلْ فِي يُوسُفٍ عَمَّ نَيْطَلَا

اور (نافع، شامی، حفص کے لیے) بلندی میں أَفَلَا تَعْقِلُونَ یہاں اور اس کے نیچے اعراف میں خطاب کے اعتبار سے عام ہوا ہے۔ اور یوسف میں وہ خطاب أَفَلَا تَعْقِلُونَ میں ایک حصّہ ہونے کے اعتبار سے (نافع، شامی، عاصم کے لیے) عام ہوا ہے۔ (باقی غائب پڑھتے ہیں)

٦/٦٣٧ وَيَاسِينَ مِنْ أَصْلٍ وَلَا يُكْذِبُونَكَ الْ ۔۔ خَفِيفُ أَتَى رُحْبًا وَطَابَ تَأَوُّلَا

اور سورہ یٰس میں أَفَلَا تَعْقِلُونَ میں خطاب (ابن ذکوان و نافع کے لیے) ایک اصل سے ثابت ہے۔ (اور باقی غائب پڑھتے ہیں) اور وَلَا يُكْذِبُونَكَ (نافع، کسائی کے لیے) بتخفیف ذال وسکون کاف وسعت کے ساتھ آیا ہے۔ اور تاویل کے لحاظ سے عمدہ ہوا ہے۔ (باقی بتشدید ذال اور بفتح کاف پڑھتے ہیں)

٧/٦٣٨ أَرَيْتَ فِي الِاسْتِفْهَامِ لَا عَيْنَ رَاجِعٌ ۔۔ وَعَنْ نَافِعٍ سَهِّلْ وَكَمْ مُبْدِلٍ جَلَا

أَرَأَيْتَ، أَرَأَيْتَكُمْ، أَفَرَأَيْتُمْ وغیرہ استفہام کے ساتھ ہو تو (کسائی کے لیے) عین کلمہ یعنی ہمزہ ثانیہ پڑھنے میں لوٹنے والا نہیں ہے۔ (یعنی بحذف ہمزہ پڑھیں گے) اور نافع کے لیے اس ہمزہ میں تسہیل کر اور (ورش کے لیے) کتنے ہی اہلِ ادا الف سے بدل کر مدّ مشبع کرتے ہوئے ظاہر ہوئے ہیں۔ (اور باقین بتحقیق ہمزہ پڑھتے ہیں۔ گویا چار قرائتیں ہوئیں جن میں سے ورش کے لیے دو وجہ تسہیل اور ابدال ہیں۔)

٨/٦٣٩ إِذَا فُتِحَتْ شَدِّدْ لِشَامٍ وَهَهُنَا ۔۔ فَتَحْنَا وَفِي الْأَعْرَافِ وَاقْتَرَبَتْ كِلَا

اور شامی کے لیے إِذَا فُتِحَتْ کی تاء کو انبیاء میں اور فَتَحْنَا کی تاء کو یہاں اور لَفَتَحْنَا اعراف میں اور فَفَتَحْنَا سورۂ اقتربت یعنی قمر میں غرض تمام میں مشدد (اور باقی کے لیے مخفف) پڑھو۔

٩/٦٤٠ وَبِالْغُدْوَةِ الشَّامِيُّ بِالضَّمِّ هٰهُنَا ۔۔ وَعَنْ أَلِفٍ وَاوٌ وَفِي الْكَهْفِ وَصَّلَا

اور شامی نے بِالْغَدَاةِ کو یہاں اور کہف میں بضم غین وسکونِ دال اور بجائے الف کے واؤ مفتوحہ سے پہنچایا ہے۔ یعنی بِالْغُدْوَةِ باقی بفتح غین و دال اور الف کے ساتھ پڑھتے ہیں۔

۱۰/۶۴۱ وَاِنَّ بِفَتْحٍ عَمَّ نَصْرًا وَبَعْدُكَمْ ‌ ‌ نَمَا يَسْتَبِينَ صُحْبَةٌ ذَكَّرُوا وِلَا

اور اَنَّهُ مَنْ عَمِلَ مِنْكُمْ میں اَنَّ (نافع، شامی، عاصم کے لیے) بفتح ہمزہ مدد کیے جانے کے اعتبار سے عام ہوا ہے۔ (باقی بالکسر پڑھتے ہیں۔) اور اس کے بعد فَاَنَّهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ میں (شامی، عاصم کے لیے) ہمزہ کا فتحہ کتنا بلند ہوا ہے۔ (اور باقی نے بالکسر پڑھا) اور وَلِيَسْتَبِيْنَ کو حمزہ، کسائی، شعبہ نے اتباع نقل میں مذکر اور باقین نے مؤنث) پڑھا ہے۔

۱۱/۶۴۲ سَبِيلَ بِرَفْعٍ خُذْ وَيَقْضِ بِضَمٍّ سَا ‌ ‌ كِنٍ مَعَ ضَمِّ الْكَسْرِ شَدِّدْ وَاَهْمِلَا

سَبِيْلُ الْمُجْرِمِيْنَ کے لام کو (غیر نافع کے لیے) رفع کے ساتھ (اور نافع کے لیے نصب کے ساتھ) لو۔ اور (عاصم، مکی، نافع کے لیے) يَقُصُّ میں قاف ساکن پر ضمہ پڑھو۔ مع ضاد مکسورہ پر ضمہ پڑھنے کے، اور ضاد کو مشدد و بے نقطہ پڑھو، یعنی يَقُصُّ الْحَقَّ (اور باقی نے يَقْضِ الْحَقَّ پڑھا ہے) رموز کا بیان آگے آتا ہے۔

۱۲/۶۴۳ نَعَمْ دُوْنَ اِلْبَاسٍ وَذَكَّرَ مُضْجِعًا ‌ ‌ تَوَفَّاهُ وَاسْتَهْوَاهُ حَمْزَةُ مُنْسِلَا

حال یہ قراءت بلا کسی تردد کے ہے۔ (یہ شعر سابق سے متعلق ہے) اور امالہ کرتے ہوئے امام حمزہ نے تَوَفَّاهُ اور اِسْتَهْوَاهُ کو مذکر پڑھا ہے اس حال میں کہ وہ فوقیت والے ہیں (اور باقی تَوَفَّتْهُ رُسُلُنَا اور اِسْتَهْوَتْهُ الشَّيَاطِيْنُ بالتانیث پڑھتے ہیں۔)

۱۳/۶۴۴ مَعًا خُفْيَةً فِي ضَمِّهِ كَسْرُ شُعْبَةٍ ‌ ‌ وَاَنْجَيْتَ لِلْكُوْفِي اَنْجَى تَحَوَّلَا

یہاں اور اعراف میں دونوں جگہ لفظ خُفْيَةً کے ضمہ میں شعبہ کے لیے کسرہ ہے اور کوفیین کے لیے لفظ اَنْجَيْتَ، اَنْجَى سے بدلا ہے، یعنی کوفیین لَئِنْ اَنْجَانَا اور باقی لَئِنْ اَنْجَيْتَنَا پڑھتے ہیں۔)

۱۴/۶۴۵ قُلِ اللّٰهُ يُنْجِيْكُمْ يُثَقِّلُ مَعْهُمُ ‌ ‌ هِشَامٌ وَشَامٍ يُنْسِيَنَّكَ ثَقَّلَا

قُلِ اللّٰهُ يُنَجِّيْكُمْ میں يُنَجِّيْكُمْ کو کوفیین کے ساتھ ہشام بھی بتشدید جیم اور بفتح نون پڑھتے ہیں۔ (باقی بتخفیف جیم اور بسکون نون پڑھتے ہیں۔) اور شامی وَاِمَّا يُنَسِّيَنَّكَ میں سین پر تشدید اور نون کو فتح دیتے ہیں۔ (اور باقی بتخفیف سین اور بسکون نون پڑھتے ہیں۔)

۱۵/۴۲٦ وَحَرْفَيْ رَاٰى كُلًّا اَمِلْ مُزْنَ صُحْبَةٍ ۔۔۔ وَفِيْ هَمْزِهٖ حُسْنٌ وَفِي الرَّاءِ يُجْتَلَا

اور لفظ رَاٰى تمام قرآن میں اس کے دونوں حرفوں (رآ و ہمزہ) میں (ابن ذکوان، حمزہ، کسائی، شعبہ کے لیے) امالہ کرو۔ یہ امالہ چند مصاحبوں کے لیے علمی سحاب ہے۔ اور اس کے نقطہ ہمزہ میں نہ کہ رآ میں (بصری کے امالہ میں) حسن ہے۔ اور سوسی کے لیے) رآ میں بالخلف امالہ دیکھا گیا ہے۔ (خلف کا ذکر آگے آتا ہے۔)

۱٦/۴۲۷ بِخُلْفٍ وَخُلْفٌ فِيْهِمَا مَعَ مُضْمَرٍ ۔۔۔ مُصِيْبٌ وَعَنْ عُثْمَانَ فِي الْكُلِّ قُلِّلَا

(بِخُلْفٍ شعر گذشتہ سے متعلق ہے) اور رآ اور ہمزہ دونوں میں اس وقت جب کہ رَاٰى ضمیر کے ساتھ ہو (جیسے رَاٰهُ تو ابن ذکوان کے لیے) امالہ میں خلف کے ساتھ قاری درست طریقہ اختیار کرنے والا ہے۔ اور عثمان ورش سے دونوں حرفوں میں لفظ رَاٰى میں تقلیل کی گئی ہے۔

۱۷/۴۲۸ وَقَبْلَ السُّكُوْنِ الرَّا اَمِلْ فِيْ صَفَا يَدٍ ۔۔۔ بِخُلْفٍ وَقُلْ فِي الْهَمْزِ خُلْفٌ يَقِيْ صِلَا

اور لفظ رَاٰى ساکن سے پہلے واقع ہو (جیسے رَاَى الْقَمَرَ) تو رآ میں (شعبہ، حمزہ کے لیے اور بالخلف سوسی کے لیے) امالہ کرو۔ اس حالت میں کہ تم پاکیزہ نعمت میں ہو۔ اور اس وقت میں ہمزہ کے امالہ میں (سوسی و شعبہ کے لیے) خلف ہے۔ جو علم کی حفاظت کرتا ہے۔

**نوٹ:** سوسی کے لیے قبل الساکن دونوں حرفوں میں امالہ بالخلف ہے۔ لیکن یاد رہے کہ دونوں میں امالہ یا فتح ایک ساتھ ہوگا۔ (ابو شامہ)

۱۸/۴۲۹ وَقِفْ فِيْهِ كَالْاُوْلٰى وَنَحْوُ رَاَتْ رَاَوْا ۔۔۔ رَاَيْتَ بِفَتْحِ الْكُلِّ وَقْفًا وَمَوْصِلَا

• اور لفظ رَاٰى جو قبل الساکن ہو جب اس پر وقف کرو تو اس میں حکم ایسا ہی ہے جیسے کہ پہلے کلمہ میں یعنی رَاٰ كَوْكَبًا وغیرہ میں تھا۔ اور رَاَتْ، رَاَوْا، رَاَيْتَ، جیسے کلمات میں جن میں ہمزہ کے بعد ساکن غیر منفصل ہو، تو وقف و وصل میں تمام قراء کے لیے فتح کے ساتھ پڑھو۔

۱۹/۴۳۰ وَخَفَّفَ نُوْنًا قَبْلَ فِي اللّٰهِ مَنْ لَهٗ ۔۔۔ بِخُلْفٍ اَتٰى وَالْحَذْفُ لَمْ يَكُ اَوَّلَا

اور اَتُحَاۗجُّوْنِّيْ جو فِي اللّٰهِ سے پہلے ہے اس کے نون کو (ابن ذکوان اور نافع نے بلا خلف اور ہشام نے

بالخلف) اس قاری کے لیے کہ جس کے لیے یہ بالخلف آیا ہے خفیف پڑھا ہے۔ (اور باقی نے نون کو مشدد پڑھا ہے اور تخفیف، کی قراءت میں نون محذوف پہلا نہیں (بلکہ دوسرا ہے کیونکہ ثقل اس کی وجہ سے ہوا ہے)

۲۰/۴۵۱ وَفِي دَرَجَاتِ النُّوْنُ مَعْ يُوسُفٍ ثَوَى ۔۔۔ وَوَالْيَسَعَ الْحَرْفَانِ حَرِّكْ مُثَقِّلَا

اور نَرْفَعُ دَرَجٰتٍ مَّنْ نَّشَآءُ میں یہاں مع سورۂ یوسف کے دَرَجٰتٍ میں نون تنوین (کوفیین کے لیے) قائم ہوا ہے۔ (باقی بغیر تنوین پڑھتے ہیں) اور وَالْيَسَعَ (یہاں اور صٓ میں) دونوں لفظوں میں لام کو حرکت فتحہ دو مشدد پڑھتے ہوئے۔

۲۱/۴۵۲ وَسَكِّنْ شِفَاءً وَاقْتَدِهْ حَذْفُ هَائِهِ ۔۔۔ شِفَاءٌ وَبِالتَّحْرِيكِ بِالْكَسْرِ كُفِّلَا

اور یا کو ساکن پڑھو اس حالت میں کہ یہ بھی شفا ہے۔ (یعنی حمزہ، کسائی کے لیے وَاللَّيْسَعَ اور باقی کے لیے وَالْيَسَعَ ہے) اور فَبِهُدٰىهُمُ اقْتَدِهْ کی ھاء سکتہ شفا ہونے کی حالت میں (حمزہ، کسائی کے لیے بحالت وصل حذف کرو (اور باقی کے لیے ثابت رکھو) اور (ابن عامر کے لیے بروایت ہشام) کسرہ کی حرکت کو (بغیر صلہ کے) ذمہ دارانہ بیان کیا گیا ہے۔

۲۲/۴۵۳ وَمُدَّ بِخُلْفٍ مَاجَ وَالْكُلُّ وَاقِفٌ ۔۔۔ بِإِسْكَانِهِ يَذْكُو عَبِيرًا وَمَنْدَلَا

اور خلف کے ساتھ ھاء کے کسرہ میں (ابن ذکوان کے لیے) مد کرو۔ یہ خُلف جو کہ بین الرواۃ مضطرب ہے (تیسیر میں صرف کسرہ موصولہ بیان کیا گیا ہے) اور قراء سبعہ تمام اس ھاء کے اسکان کے ساتھ وقف کرتے ہیں۔ اور یہ وقف عنبر و مندل کی سی حالت میں مہکتا ہے۔

۲۳/۴۵۴ وَتُبْدُونَهَا تُخْفُونَ مَعْ تَجْعَلُونَهُ ۔۔۔ عَلَى غَيْبِهِ حَقًّا وَيُنْذِرَ صَنْدَلَا

تَجْعَلُوْنَهٗ قَرَاطِيْسَ تُبْدُوْنَهَا وَتُخْفُوْنَ یہ تینوں فعل (مکی، بصری کے لیے) حق ہونے کی حالت میں اپنے غیب پر ہیں۔ اور وَلِيُنْذِرَ اُمَّ الْقُرٰى میں (شعبہ کے لیے یـ ب) صندل کی خوشبو کی طرح شائع ہوا ہے (اور باقی قراء کے لیے چاروں فعلوں میں خطاب ہے۔)

۲۴/۴۵۵ وَبَيْنَكُمُ ارْفَعْ فِي صَفَا نَفَرٍ وَجَا ۔۔۔ عِلُ اقْصُرْ وَفَتْحُ الْكَسْرِ وَالرَّفْعِ ثُمِّلَا

اور لَقَدْ تَقَطَّعَ بَيْنَكُمْ میں ایک پاکیزہ جماعت کی قراءت میں بَيْنُ کو رفع دو۔ (یعنی حمزہ، شعبہ، مکی، بصری، شامی کے لیے رفع اور باقی کے لیے نصب ہے۔) اور جَاعِلُ اللَّيْلِ میں (کوفیین کے لیے) قصر پڑھو اور کسرۂ عین و رفعِ لام دونوں پر فتحہ کو صالح قرار دیا گیا ہے یعنی جَعَلَ۔

۲۵/۶۵۶ وَعَنْهُمْ بِنَصْبِ اللَّيْلِ وَاكْسِرْ بِمُسْتَقَرْ ... رُ الْقَافَ حَقًّا خَرَّقُوا ثِقْلُهُ انْجَلَا

اور کوفیین سے لفظ اَللَّيْلَ نصب کے ساتھ مروی ہے۔ اور فَمُسْتَقَرٌّ میں (مکی، بصری کے لیے) قاف کو مکسور پڑھو بحالیکہ یہ بھی حق ہے اور خَرَقُوا لَهُ بَنِينَ میں خَرَّقُوا کی را کا مشدد ہونا (نافع کیلئے) واضح ہوا ہے۔

۲۶/۶۵۷ وَضَمَّانِ مَعْ يَاسِينَ فِي ثُمُرٍ شَفَا ... وَدَارَسْتَ حَقٌّ مَدُّهُ وَلَقَدْ حَلَا

اور لفظ ثُمُر میں مع سورۂ یٰس کے (حمزہ، کسائی کے لیے) دو ضمے شافی ہوئے ہیں۔ (باقی بفتحتین پڑھتے ہیں) اور وَلِيَقُولُوا دَرَسْتَ میں دال کے بعد الفِ مدہ (مکی، بصری کے لیے) حق اور شیریں ہے یعنی دَارَسْتَ مثل قَاتَلْتَ پڑھتے ہیں۔

۲۷/۶۵۸ وَحَرِّكْ وَسَكِّنْ كَافِيًا وَاكْسِرِ انَّهَا ... حِمًى صَوْبِهِ بِالْخُلْفِ دَرَّ وَاَوْبَلَا

اور (شامی کے لیے) سین کو فتحہ کی حرکت دو، اور تاء کو ساکن پڑھو۔ (یعنی دَرَسَتْ بروزن ضَرَبَتْ) اور مَا يُشْعِرُكُمْ اَنَّهَا میں ہمزہ کو (بصری، مکی کے لیے بلا خلف اور شعبہ کے لیے بالخلف) مکسور پڑھو۔ اور کسرہ کی بارش کی حمایتِ متواترہ اور موسلا دھار ہوئی ہے یعنی قراءتِ متواترہ ہے۔

۲۸/۶۵۹ وَخَاطَبَ فِيهَا يُؤْمِنُونَ كَمَا فَشَا ... وَصُحْبَةُ كُفْؤٍ فِي الشَّرِيعَةِ وَصَّلَا

اور جَاءَتْ لَا يُؤْمِنُونَ نے اسی سورت میں (شامی، حمزہ کے لیے) خطاب کیا ہے جیسا کہ وہ خطاب شائع ہوا ہے اور چند مثالی دوستوں (حمزہ، کسائی، شعبہ، شامی) نے وَآيَاتِهِ يُؤْمِنُونَ سورۂ شریعت میں یہی خطاب پہنچایا ہے۔

۲۹/۶۶۰ وَكَسْرٌ وَفَتْحٌ ضُمَّ فِي قِبَلًا حِمًى ... ظَهِيرًا وَلِلْكُوفِيِّ فِي الْكَهْفِ وُصِّلَا

اور قِبَلًا میں قاف کے کسرہ اور با کے فتحہ نے جو کہ ضمہ دے دیے گئے ہیں ایک مددگار کی حمایت کی۔ اور سورۂ کہف میں کوفیین کے لیے یہی قراءت پہنچائی گئی ہے۔ (یعنی یہاں بصری، کوفیین اور مکی نے قُبُلًا بضمتین

اور کہف میں صرف کوفیین نے بضمتین پڑھا ہے۔ باقی نے بکسر اوّل و فتح ثانی پڑھا ہے۔)

۳۰/۴۶۱ وَقُلْ كَلِمَاتُ دُونَ مَا اَلِفٍ ثَوٰى ث ۔ وَفِيْ يُوْنُسٍ وَالطَّوْلِ حَامِيْهِ ظَلَّلَا ظ

اور کہو وَتَمَّتْ كَلِمَاتُ میں کلمات (کوفیین کے لیے) بغیر الف ثابت ہوا ہے اور یونس اور مومن میں بغیر الف کلمات کی حمایت کرنے والے نے (بصری، مکی، کوفیین کے لیے) سایہ افگنی کی ہے۔ (باقی کلمات جمع پڑھتے ہیں۔)

۳۱/۴۶۲ وَشَدَّدَ حَفْصٌ مُنَزَّلُ وَابْنُ عَامِرٍ ۔ وَحَرَّمَ فَتْحُ الضَّمِّ وَالْكَسْرِ اِذْ عَلَا ا ع

مُنَزَّلٌ مِنْ رَّبِّكَ کو حفص اور ابن عامر نے مشدد (باقی نے مخفف) پڑھا ہے اور مَا حَرَّمَ عَلَيْكُمْ میں حا اور را دونوں پر (نافع و حفص کے لیے) فتحہ عالی ہوا ہے۔ (باقی حُرِّمَ بصیغۂ مجہول پڑھتے ہیں۔)

۳۲/۴۶۳ وَفَصَّلَ اِذْ ثَنَّىٰ يَضِلُّوْنَ ضَمَّ مَعْ ا ث ۔ يَضِلُّوا الَّذِيْ فِيْ يُوْنُسٍ ثَابِتًا وَلَا ث

وَقَدْ فَصَّلَ لَكُمْ میں (نافع و کوفیین کے لیے) وہی اوپر والی قراءت یعنی ضمہ و کسرہ کا فتحہ دوبارہ آیا ہے۔ (باقی مجہول پڑھتے ہیں) يُضِلُّوْنَ مع اس لِيُضِلُّوْا کے جو یونس میں ہے ایک اتباع والے ثابت قدم (کوفیین کے لیے) یا کو ضمہ دو۔ (اور باقی کے لیے فتحہ دو۔)

۳۳/۴۶۴ رِسَالَاتِ فَرْدٌ وَافْتَحُوْا دُوْنَ عِلَّةٍ د ع ۔ وَضَيِّقًا مَعَ الْفُرْقَانِ حَرِّكْ مُثَقَّلَا

یعنی يَجْعَلُ رِسَالَاتِهٖ میں رِسَالَتَهٗ مفرد ہے۔ اور تا کو مکی و حفص کے لیے بغیر کسی تردد کے فتحہ پڑھو۔ (باقی کے لیے جمع اور بکسر تا پڑھو) اور لفظ ضَيِّقًا کی یا کو مع سورۂ فرقان کے متحرک پڑھو۔ درآں حالیکہ وہ مشدد ہے۔ (باقی توضیح اگلے شعر میں ہے)۔

۳۴/۴۶۵ بِكَسْرٍ سِوَى الْمَكِّيْ وَرَا حَرَجًا هُنَا ۔ عَلٰى كَسْرِهَا اِلْفٌ صَفَا وَتَوَسَّلَا ا ص

ضَيِّقًا میں یا کو مکی کے علاوہ چھ قراء کے لیے کسرہ کے ساتھ حرکت دو۔ (اور مکی ضَيْقًا بیاءِ ساکنہ مخففہ پڑھتے ہیں) اور حَرَجًا کی را کے کسرہ پر ایک الفت والا (نافع و شعبہ کے لیے) پاکیزہ اور صاحب وسیلہ ثابت ہوا ہے۔ (یعنی نافع و شعبہ حَرِجًا بکسر را باقی حَرَجًا بفتح را پڑھتے ہیں۔)

۳۵/۶۶۶ وَيَصْعَدُ خِفٌّ سَاكِنٌ دُمْ وَمَدُّهُ صَحِيحٌ وَخِفُّ الْعَيْنِ دَاوَمَ مَنْدَلَا

اور يَصَّعَّدُ میں صاد (مکی کے لیے) خفیف و ساکن ہے۔ (باقی کے لیے مشدد ہے) اور (شعبہ کے لیے) صاد کے بعد الف صحیح ہے یعنی يَصَّاعَدُ ہے (باقی کے یہاں بغیر مد ہے) اور عین کی تخفیف خوشبو نے صندل کی طرح (مکی و شعبہ کے لیے) سدا بہار ہوئی ہے۔ (حاصل یہ کہ مکی کے لیے يَصْعَدُ باب سمع سے، شعبہ کے لیے يَصَّاعَدُ باب اِفَّاعُل سے، باقی کے لیے يَصَّعَّدُ باب اِفَّعُّل سے ہے)

۳۶/۶۶۷ وَنَحْشُرُ مَعْ ثَانٍ بِيُونُسَ وَهْوَ فِي سَبَا مَعْ نَقُولُ الْيَا فِي الْاَرْبَعِ عُمِّلَا

وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ مع اس يَحْشُرُهُمْ کے جو یونس میں دوسرا موقع ہے اور یہی يَحْشُرُهُمْ سورۂ سبا میں مع لفظ يَقُولُ کے یاءِ غیبت چاروں لفظوں میں (حفص کے لیے) عمل میں لائی گئی ہے۔ (اور باقی چاروں میں نون جمع متکلم پڑھتے ہیں۔ اور یونس کے پہلے موقع میں باتفاق نون ہے۔)

۳۷/۶۶۸ وَخَاطَبَ شَامٍ يَعْمَلُونَ وَمَنْ تَكُو نُ فِيهَا وَتَحْتَ النَّمْلِ ذَكِّرْهُ شُلْشُلَا

وَمَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُونَ میں شامی نے خطاب پڑھا ہے (باقی یاءِ غیبت کے ساتھ پڑھتے ہیں) اور مَنْ تَكُونُ کو اس سورت میں اور اس سورت میں جو نمل کے نیچے ہے یعنی قصص میں دونوں کو یاءِ تذکیر کے ساتھ (حمزہ، کسائی کے لیے) پڑھو، بحالیکہ یہ تذکیر خفیف ہے۔

۳۸/۶۶۹ مَكَانَاتِ مَدَّ النُّونَ فِي الْكُلِّ شُعْبَةٌ بِزَعْمِهِمُ الْحَرْفَانِ بِالضَّمِّ رُتِّلَا

یعنی مَكَانَتِكُمْ یہاں اور ہود میں دو جگہ اور زمر میں اور یٰس میں مَكَانَتِهِمْ ان پانچوں میں شعبہ نے نون کو الفِ جمع کے ساتھ پڑھا ہے۔ (باقی نے قصر کے ساتھ) اور بِزَعْمِهِمْ دونوں کلمے (کسائی کے لیے) بضمِ زا تلاوت کیے گئے۔

۳۹/۶۷۰ وَزُيِّنَ فِي ضَمٍّ وَكَسْرٍ وَرَفْعُ قَتْ لَ اَوْلَادِهِمْ بِالنَّصْبِ شَامِيُّهُمْ تَلَا

۴۰/۶۷۱ وَيُخْفَضُ عَنْهُ الرَّفْعُ فِي شُرَكَاؤُهُمْ وَفِي مُصْحَفِ الشَّامِينَ بِالْيَاءِ مُثِّلَا

لفظ وَزَيَّنَ کو ضمِ زا اور کسرِ یا کے ساتھ اور قَتْلَ کو رفع کے ساتھ اور اَوْلَادِهِمْ کو نصب کے ساتھ

قراء میں سے شامی نے تلاوت کیا ہے اور شامی سے شُرَكَاؤُهُمْ میں بجائے رفع کے جر مروی ہے۔ اور اہل شام کے مصحف میں یہ لفظ شُرَكَائِهِمْ یا کے ساتھ متعین کیا گیا ہے۔

یعنی شامی نے یہ آیت اس طرح پڑھی ہے۔ وَكَذٰلِكَ زُيِّنَ لِكَثِيْرٍ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ قَتْلُ اَوْلَادَهُمْ شُرَكَائِهِمْ۔ ترکیب میں زُيِّنَ ماضی مجہول قَتْلُ مصدر مضاف اَوْلَادَهُمْ لفظ قَتْلُ کا مفعول بہ شُرَكَائِهِمْ، قتل کا مضاف الیہ مجرور، لفظ قَتْلُ اپنے مفعول اور مضاف الیہ سے مل کر ماضی مجہول کا نائب فاعل۔

قولہ وَفِيْ مُصْحَفِ الشَّامِيِّيْنَ۔ یعنی شامی کی قراءت کی تائید مصحف شامی کے رسم سے بھی ہوتی ہے کیونکہ اس میں شُرَكَاؤُهُمْ کا ہمزہ بشکل یا یعنی شُرَكَائِهِمْ مرسوم ہے، جس سے معلوم ہوتا ہے کہ ہمزہ مجرور ہے اور مجرور ہونا مضاف الیہ ہونے کی دلیل ہے۔ باقی حضرات زَيَّنَ کو معروف قَتْلَ اَوْلَادِهِمْ کو مضاف و مضاف الیہ پڑھتے ہوئے مفعول مقدم اور شُرَكَاؤُهُمْ کو فاعل پڑھتے ہیں۔

۴۱/۴۷۲ وَمَفْعُوْلُهٗ بَيْنَ الْمُضَافَيْنِ فَاصِلٌ وَلَمْ يُلْفَ غَيْرُ الظَّرْفِ فِي الشِّعْرِ فَيْصَلَا

شامی کی قراءت میں لفظ قَتْلُ کا مفعول یعنی اَوْلَادَهُمْ مضافین کے درمیان فاصل ہے۔ اور اس قسم کا فاصل بضرورت شعری بجز ظرف کے فیصلہ کن قول کے مطابق کہیں نہیں پایا جاتا ہے۔

مطلب یہ ہے کہ شامی کی قراءت پر نحوی اعتراض پیدا ہوتا ہے۔ کہ مضافین کے درمیان میں مفعول بہ کا فاصلہ ہونا صحیح نہیں۔ کیونکہ فاصل صرف ظرف اور وہ بھی بضرورت شعری ہو سکتا ہے۔

۴۲/۴۷۳ كَلِلّٰهِ دَرُّ الْيَوْمَ مَنْ لَامَهَا فَلَا تَلُمْ مِنْ مُلِيْمِي النَّحْوِ اِلَّا مُجَهِّلَا

جیسے لِلّٰهِ دَرُّ الْيَوْمَ مَنْ لَامَهَا میں مضافین کے درمیان اَلْيَوْمَ ظرف فاصل ہے۔ لہٰذا تم نحو کے ملامت کرنے والوں میں سے صرف اسی کو قابل ملامت سمجھو جو اس قراءت کے پڑھنے والے امام کو جاہل ٹھہراتا ہے۔

ابن قمیئہ کا یہ پورا شعر اس طرح ہے۔ ؎

لَمَّا رَأَتْ سَاتِيْدَمَا اسْتَعْبَرَتْ

لِلّٰهِ دَرُّ الْيَوْمَ مَنْ لَامَهَا!

ترجمہ: جب اس نے ساتیدما کی بستی کو دیکھا تو پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی، آج خدا ہی کیلئے اس شخص کی خوبی ہے جس نے اس کو ملامت کی۔

۴۳/۴۷۴ وَمَعْ رَسْمِهٖ زَجَّ الْقَلُوْصَ اَبِيْ مَزَا دَةَ الْاَخْفَشُ النَّحْوِيُّ اَنْشَدَ مُجْمِلَا

لفظ شُن کا ثبوت کے رسم کی تائید کے ساتھ اخفش نحوی نے ایک عمدہ طریقہ پر ایک شعر بھی پڑھا ہے۔
یعنی زَجَّ الْقُلُوْصَ اَبِیْ مَزَادَۃَ۔ جس سے معلوم ہوا کہ مضافین کے درمیان غیر ظرف کا فاصلہ جیسے قَلُوْص کا ہے، نیز صحیح ہے۔ یہ پورا شعر اس طرح ہے۔ ؎

فَزَجَجْتُهَا بِمِزَجَّةٍ
زَجَّ الْقُلُوْصَ اَبِیْ مَزَادَہ

ترجمہ: میں نے اس کو چھوٹے نیزے سے اس طرح ٹھوکا دیا جس طرح جوان اُونٹنی کو ابو مزادہ ٹھوکے دیتا ہے۔ (ابو مزادہ، کسی شخص کا نام۔ ملا علی قاری)

اس شعر میں قراءت کی واضح تائید موجود ہے۔ حالانکہ شاعر بجائے اَبِیْ مَزَادَۃَ۔ حالتِ رفعی کے ساتھ بھی کہہ سکتا تھا باوجود کسی تنگیٔ شعر نہ ہونے کے پھر ابی مزادہ کو مضاف الیہ ہی ٹھہرانا اس کی صحت کی دلیل ہے۔

۴۴/۶۷۵ وَاِنْ یَکُنْ اَنِّثْ کُفْؤٌ صِدْقٍ وَمَیْتَۃٌ ۔۔۔ دَنَا کَافِیًا وَافْتَحْ حِصَادِ کَذِیْ حُلَا

وَاِنْ یَّکُنْ مَیْتَۃً" میں یَکُنْ کو (شامی وشعبہ کے لیے) مؤنث پڑھ۔ دراں حالیکہ تو سچائی کی نظیر ہے۔ اور مَیْتَۃٌ رفع کے ساتھ (اطلاق سے رفع کی طرف اشارہ ہے) کفایت کرتے ہوئے قریب ہوا ہے۔ (لہٰذا شامی کے لیے وَاِنْ تَکُنْ مَّیْتَۃٌ، شعبہ کے لیے وَاِنْ تَکُنْ مَّیْتَۃً، مکی کے لیے وَاِنْ یَّکُنْ مَّیْتَۃٌ۔ اور باقین کے لیے وَاِنْ یَّکُنْ مَّیْتَۃً، چار قراءتیں ہوئیں) اور حَصَادِہٖ میں حا کو (شامی، بصری اور عاصم کے لیے (عاصم کی رمز اگلے شعر میں آتی ہے) ایک صاحب جمال کی طرح فتح پڑھو۔ (باقی کے لیے کسرہ ہے)

۴۵/۶۷۶ نَمَا وَسُکُوْنُ الْمَعْزِ حِصْنٌ وَاَنِّثُوْا ۔۔۔ یَکُوْنُ کَمَا فِیْ دِیْنِهِمْ مَیْتَۃٌ کَلَا

دراں حالیکہ وہ فتح اُوپر سے روایت ہوا ہے۔ (اس کا تعلق گذشتہ شعر سے ہے۔) اور اَلْمَعْزِ میں عین کا سکون ایک قلعہ ہے۔ (یعنی نافع وکوفیین بسکونِ عین باقی بفتح عین پڑھتے ہیں) اور اِلَّآ اَنْ یَّکُوْنَ مَیْتَۃً میں یَکُوْنُ کو اہلِ قراءت نے (شامی، حمزہ، مکی کے لیے) جیسا کہ ان کے طریقہ میں ہے۔ مؤنث اور باقی کے لیے مذکر پڑھا ہے) اور لفظ مَیْتَۃٌ نے (شامی کے لیے) رفع کی (اطلاق سے رفع ماخوذ ہے۔) حفاظت کی ہے۔ (باقی نصب پڑھتے ہیں)

۴۶/۶۷۷ وَتَذَّکَّرُوْنَ الْکُلُّ خَفَّ عَلٰی شَذًا ۔۔۔ وَاَنَّ اکْسِرُوْا شَرْعًا وَبِالْخِفِّ کُمِّلَا

اور لفظ تَذَّکَّرُوْنَ تمام قرآن میں (حمزہ، حفص، کسائی کے لیے) ایک شائع ہونے والی صورت پر تخفیف

ذال ہوا ہے اور وَاَنَّ هٰذَا میں (حمزہ، کسائی کے لیے) اَنَّ کو ایک طریقہ میں مکسور پڑھو۔ اور یہی اَنَّ (شامی کے لیے) تخفیفِ نون کامل کیا گیا ہے۔

۴۷/۴۶۸ وَيَاْتِيَهُمْ شَافٍ مَعَ النَّحْلِ فَارَقُوْا ۝ مَعَ الرُّوْمِ مَدَّاهُ خَفِيْفًا وَعَدَّلَا

اَن يَّاْتِيَهُمُ الْمَلٰۤئِكَةُ یہاں اور سورۂ نحل میں (حمزہ، کسائی کے لیے) بصیغۂ تذکیر (جیسا کہ اطلاق سے ماخوذ ہے) شافی ہے۔ اور فَرَّقُوْا دِيْنَهُمْ یہاں اور روم میں حمزہ اور کسائی نے فا کے بعد الف پڑھا ہے۔ دراں حالیکہ را خفیف ہے اور معتدل راستہ اختیار کیا ہے۔

۴۸/۴۶۹ وَكَسْرٌ وَفَتْحٌ خَفَّ فِيْ قِيَمًا ذَكَا ۝ وَيَا اُتُهَا وَجْهِيْ مَمَاتِيَ مُقْبِلَا

(شامی و کوفیین کے لیے) قِيَمًا میں قاف کا کسرہ۔ اور یا کا فتحہ دراں حالیکہ وہ یا خفیف ہے مشہور ہوا ہے۔ (باقی قَيِّمًا پڑھتے ہیں) اور اس سورت کی یاءاتِ اضافت وَجْهِيَ لِلَّذِيْ اور مَمَاتِيْ لِلّٰهِ میں آئی ہیں۔

۴۹/۴۸۰ وَرَبِّيْ صِرَاطِيْ ثُمَّ اِنِّيْ ثَلَاثَةٌ ۝ وَمَحْيَايَ وَالْاِسْكَانُ صَحَّ تَحَمُّلَا

اور رَبِّيْ اِلٰى صِرَاطٍ، صِرَاطِيْ مُسْتَقِيْمًا اور اِنِّيْ تین ہیں۔ اِنِّيْ اُمِرْتُ، اِنِّيْ اَخَافُ، اِنِّيْ اَرٰىكَ اور مَحْيَايَ میں فتح کے علاوہ اسکان بھی نقل کے اعتبار سے صحیح ہے۔

# سُوْرَةُ الْاَعْرَافِ

۱/۴۸۱ وَتَذَّكَّرُوْنَ الْغَيْبَ زِدْ قَبْلَ تَائِهِ ۝ كَرِيْمًا وَخِفُّ الذَّالِ كَمْ شَرَّفًا عَلَا

اور قَلِيْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ میں لفظ تَذَكَّرُوْنَ کی تا سے پہلے یاءِ غیب کا (شامی کے لیے) اضافہ کر بحالیکہ تو کریم ہے۔ اور ذال کی تخفیف (شامی، حمزہ، کسائی اور حفص کے لیے) شرف کے اعتبار سے کس قدر عالی ہوئی ہے۔ (یعنی تین قراءتیں ہیں يَتَذَكَّرُوْنَ شامی کے لیے تَذَكَّرُوْنَ حمزہ، کسائی اور حفص کے لیے تَذَّكَّرُوْنَ باقی کے لیے)۔

۲/۴۸۲ مَعَ الزُّخْرُفِ اعْكِسْ تُخْرَجُوْنَ بِفَتْحَةٍ ۝ وَضَمٍّ وَاُوْلَى الرُّوْمِ شَافِيْهِ مُثِّلَا

۳/۶۸۳ بِخُلْفٍ مَضٰى فِي الرُّوْمِ لَا يَخْرُجُوْنَ فِي ... رِضًا وَلِبَاسُ الرَّفْعُ فِي حَقِّ نَهْشَلَا

وَمِنْهَا تُخْرَجُوْنَ یہاں مع وَكَذٰلِكَ تُخْرَجُوْنَ زخرف کے اور وَكَذٰلِكَ تُخْرَجُوْنَ روم میں پہلی جگہ میں (حمزہ، کسائی وابن ذکوان کے لیے) عکس پڑھو۔ فتح اول وضم را کے ساتھ (بصیغۂ معروف) اس قرأت کا شانی معین کیا گیا ہے۔ (ابن ذکوان کے) خلف... کے ساتھ جو صرف روم میں جاری ہوا ہے۔ (باقی بصیغۂ مجہول پڑھتے ہیں۔ جیسا کہ انعکس سے اشارہ کیا ہے۔) اور لَا يَخْرُجُوْنَ (جاثیہ میں، حمزہ، کسائی کے لیے) بصیغۂ معروف پسندیدہ صورت پر ہے۔ (صیغۂ معروف ہونا عطف سے سمجھا گیا ہے۔) اور لِبَاسُ التَّقْوٰى میں رفع (حمزہ، مکی، بصری، عاصم کے لیے) ایک شریف القوم کے حق میں ہے۔ (باقی نصب پڑھتے ہیں۔)

**نوٹ:** لَا يَخْرُجُوْنَ کے ساتھ جاثیہ کی تعیین نہیں کی گئی حالانکہ یہی لفظ حشر میں بھی ہے جو با جماع معروف ہے۔ کیونکہ قرینہ معنویہ سے متعین ہے کہ حشر میں بصیغۂ مجہول کسی طرح درست نہیں۔ ھٰکذا سمعنا عن شیخنا قدس سرہٗ۔

۴/۶۸۴ وَخَالِصَةٌ اَصْلٌ وَلَا يَعْلَمُوْنَ قُلْ ... لِشُعْبَةَ فِي الثَّانِي وَيُفْتَحُ شَمْلَلَا

اور خَالِصَةً (نافع کے لیے بالرفع باقی کے لیے بالنصب) اصل ہے۔ اور وَلٰكِنْ لَا يَعْلَمُوْنَ شعبہ کے لیے موضع ثانی میں بالغیب اور باقی کے لیے بالخطاب) ہے۔ اور لَا يُفَتَّحُ لَهُمْ اَبْوَابُ میں لَا يُفَتَّحُ، (حمزہ کسائی کے لیے بالتذکیر اور باقی کے لیے بالتانیث) خفیف ہوا ہے۔

**نوٹ:** اس شعر میں بالترتیب رفع، غیب اور تذکیر کی قیود کی طرف اطلاق سے اشارہ کیا گیا ہے۔

۵/۶۸۵ وَخَفِّفْ شَفَا حُكْمًا وَمَا الْوَاوَ دَعْ كَفٰى ... وَحَيْثُ نَعَمْ بِالْكَسْرِ فِي الْعَيْنِ رُتِّلَا

اور لفظ مذکور لَا يُفَتَّحُ کو (حمزہ، کسائی، بصری کے لیے) تخفیف تا پڑھو جو حکم کے اعتبار سے شافی ہوا ہے (باقی نے بفتح فا وتشدید تا پڑھا ہے۔) اور وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ میں واؤ کو (شامی کے لیے) حذف کرو۔ جو اس حال میں بھی کافی ہے۔ اور جہاں بھی لفظ نَعَمْ ہو (کسائی کے لیے) بکسر عین (اور باقی کے لیے بفتح عین پڑھا گیا ہے۔ واضح ہو کہ یہ لفظ قرآن میں چار جگہ ہے۔)

۶/۶۸۶ وَاَنْ لَعْنَةُ التَّخْفِيْفُ وَالرَّفْعُ نَصُّهُ ... سَمَا مَا خَلَا الْبَزِّيْ وَفِي النُّوْرِ اُوْصِلَا

وَاَنْ لَعْنَةُ اللّٰهِ میں اَنْ بتخفیف نون اور لفظ لَعْنَةُ پر رفع کی نص (عاصم، نافع، قنبل، بصری کے لیے)
ماسوی بزی کے لیے بلند ہوئی ہے۔ اور نور میں اَنْ لَعْنَةُ اللّٰهِ کو بھی (صرف نافع کے لیے) یوں ہی پہنچایا گیا ہے۔

٧/٤٨٧ وَيُغْشِي بِهَا وَالرَّعْدِ ثَقَّلَ صُحْبَةٌ ۔۔۔ وَوَالشَّمْسُ مَعْ عَطْفِ الثَّلَاثَةِ كَمَّلَا

٨/٤٨٨ وَفِي النَّحْلِ مَعْهُ فِي الْاَخِيرَيْنِ حَفْصُهُمْ ۔۔۔ وَنُشْرًا سُكُونُ الضَّمِّ فِي الْكُلِّ ذُلِّلَا

٩/٤٨٩ وَفِي النُّونِ فَتْحُ الضَّمِّ شَافٍ وَعَاصِمٌ ۔۔۔ رَوٰى نُونَهُ بِالْبَاءِ نُقْطَةٌ اَسْفَلَا

اور يُغْشِي اللَّيْلَ النَّهَارَ اسی سورت میں اور رعد میں مرموزین صحبہ نے بتشدید شین (باقی نے بتخفیف) پڑھا ہے۔ اور وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالنُّجُومَ مُسَخَّرَاتٍ بیں (شامی نے) وَالشَّمْسَ مع اس کے ساتھ آنے والے تین لفظوں کے یہاں اور نحل میں (رفع کے ساتھ) کامل کیا ہے، اور شامی کے ساتھ بعد والے دو لفظوں میں حفص بھی صرف نحل میں متفق ہوئے ہیں (باقی ان تمام لفظوں کو دونوں سورتوں میں منصوب پڑھتے ہیں (اور یہ واضح ہے کہ مُسَخَّرَاتٍ حالتِ نصبی میں مکسور پڑھا جائے گا) اور لفظ نُشُرًا میں شین مضموم کا سکون تمام مواقع میں (کوفیین و شامی کے لیے) مسخر کیا گیا ہے۔ (وَهُوَ الَّذِي يُرْسِلُ الرِّيَاحَ نُشُرًا یہاں اور اَرْسَلَ الرِّيَاحَ نُشُرًا فرقان میں يُرْسِلُ الرِّيَاحَ نُشُرًا نمل میں، کل تین جگہ ہے باقی نُشُرًا بضم شین پڑھتے ہیں) اور لفظ نُشُرًا کے نون میں (حمزہ، کسائی کے لیے)۔ بجائے ضمہ کے فتحہ شافی ہے۔ (باقی بضم نون پڑھتے ہیں) اور عاصم نے اس کے نون کو با کے ساتھ روایت کیا ہے۔ جس میں نیچے نقطہ ہے۔ (حاصل یہ کہ چار قراءتیں ہیں — نُشْرًا شامی کے لیے، نَشْرًا حمزہ کسائی کے لیے، بُشْرًا عاصم کے لیے، اور نُشُرًا باقی کے لیے۔)

١٠/٤٩٠ وَرَا مِنْ اِلٰهٍ غَيْرُهُ خَفْضُ رَفْعِهِ ۔۔۔ بِكُلٍّ رَسَا وَالْخِفُّ اُبْلِغُكُمْ حَلَا

١١/٤٩١ مَعَ احْقَافِهَا وَالْوَاوَ زِدْ بَعْدَ مُفْسِدِيْـ ۔۔۔ ـنَ كُفُؤًا وَبِالْاِخْبَارِ اِنَّكُمْ عَلَا

١٢/٤٩٢ اَلَا وَعَلَى الْحِرْمِيِّ اِنَّ لَنَا هُنَا ۔۔۔ وَاَوْ اَمِنَ الْاِسْكَانُ حِرْمِيُّهُ كَلَا

مِنْ اِلٰهٍ غَيْرُهُ کی را میں رفع کی بجائے جر (کسائی کے لیے یہاں ہود اور مومنون میں) تمام جگہ ثابت ہوا ہے۔ (باقی برفع را پڑھتے ہیں۔) اور اُبَلِّغُكُمْ رِسَالَاتِ رَبِّي میں یہاں اور اُبَلِّغُكُمْ مَا اُرْسِلْتُ احقاف میں کلمہ اُبْلِغُكُمْ (بصری کے لیے) بالتخفیف (اور باقی کے لیے بتشدید لام) شیریں ہوا ہے۔ اور مُفْسِدِينَ کے بعد قَالَ سے پہلے (شامی کے لیے) واؤ زائد کر کے پڑھو۔ بحالیکہ تم ایک مثال ہو۔ (باقی بغیر واؤ پڑھتے ہیں) اور اِنَّكُمْ لَتَاْتُونَ الرِّجَالَ بغیر ہمزہ استفہام کے جملہ خبریہ ہو کر (حفص و نافع کے لیے) عالی ہوا ہے۔ (باقی مع

ہمزۂ استفہام ءَ اِنَّكُمْ پڑھتے ہیں۔) سُنو اور حرمین والوں (حفص، مکی، نافع) پر منکشف ہوا کہ اِنَّ لَنَا لَاَجْرًا فقط اس سورت میں جملہ خبریہ ہے۔ (باقی کے لیے استفہامیہ ہے اور اجتماع ہمزتین فی کلمۃ کے اصول اپنی جگہ ہیں۔) اور اَوَ اَمِنَ میں نافع، مکی اور شامی نے واؤ کے سکون کو یاد کیا ہے۔ باقی واؤ کو مفتوح پڑھتے ہیں۔

١٣/٦٩٣ عَلَيَّ عَلَى خُصُّوا وَفِي سَاحِرٍ بِهَا ... وَيُونُسَ سَحَّارٍ شَفَا وَتَسَلْسَلَا

اہل قراءت نے (غیر نافع کے لیے) حَقِيقٌ عَلَى کو حَقِيقٌ عَلَيَّ خاص کیا ہے (اور نافع عَلَيَّ پڑھتے ہیں) اور لفظ سَاحِرٍ اس سورت میں اور یونس میں سَحَّارٍ ہو کر (حمزہ، کسائی کے لیے) شافی و سہل ہوا ہے۔

١٤/٦٩٤ وَفِي الْكُلِّ تَلْقَفْ خِفُّ حَفْصٍ وَضُمَّ فِي ... سَنَقْتُلُ وَاكْسِرْ ضَمَّهُ مُتَثَقِّلَا

١٥/٦٩٥ وَحَرِّكْ ذَكَا حُسْنٍ وَفِي يَقْتُلُونَ خُذْ ... مَعًا يَعْرِشُونَ الْكَسْرَ ضُمَّ كَذِي صِلَا

اور تمام مواقع میں (یعنی یہاں، شعرا اور طٰہٰ میں) لفظ تَلْقَفْ حفص کے لیے اسکانِ لام اور تخفیف قاف سے ہے۔ باقی بفتح لام و بتشدید قاف پڑھتے ہیں۔) اور سَنُقَتِّلُ اَبْنَاءَكُمْ میں سَنُقَتِّلُ کے نون کو ضمہ اور تاءِ مضمومہ کو مکسور مشدد ہونے کی حالت میں پڑھو۔ اور حسن کی روشنی میں قاف کو حرکت یعنی فتحہ دو۔ (یہ قراءت کوفیین، شامی، بصری کی ہے۔ باقی سَنَقْتُلُ باب نَصَرَ سے پڑھتے ہیں۔) اور يُقَتِّلُونَ کو بھی اسی طرح (غیر نافع کے لیے) لو (اور نافع باب نَصَرَ سے پڑھتے ہیں) اور لفظ يَعْرُشُونَ دونوں (یہاں اور نمل میں) راءِ مکسورہ کو شامی اور شعبہ کے لیے مانند ایک ذہین آدمی کے ضمہ دو۔ (باقی راء کو مکسور پڑھتے ہیں۔)

١٦/٦٩٦ وَفِي يَعْكُفُونَ الضَّمَّ يُكْسَرُ شَافِيًا ... وَاَنْجَى بِحَذْفِ الْيَاءِ وَالنُّونِ كُفِّلَا

اور يَعْكُفُونَ میں کافِ مضمومہ کو (حمزہ، کسائی کے لیے) شافی ہونے کی حالت میں کسرہ دیا جاتا ہے۔ (باقی ضمہ پڑھتے ہیں) اور اَنْجَيْنَاكُمْ میں (شامی کے لیے) یا اور نون کے حذف کے ساتھ اَنْجَى کی ذمہ داری لی گئی ہے، یعنی اَنْجٰكُمْ۔

١٧/٦٩٧ وَدَكَّاءَ لَا تَنْوِينَ وَامْدُدْهُ هَامِزًا ... شِفَا وَعَنِ الْكُوفِي فِي الْكَهْفِ وُصِّلَا

اور جَعَلَهُ دَكَّاءَ میں دَكَّاءَ پر تنوین کے بغیر (حمزہ، کسائی کے لیے) ہمزہ پڑھتے ہوئے مد کرو۔ دراں حالیکہ یہ شافی ہے۔ اور سورۂ کہف میں اسی تقیید کے ساتھ کوفیین سے پہنچایا گیا ہے (باقی دونوں کلموں میں بغیر ہمزہ تنوین کے ساتھ دَكًّا پڑھتے ہیں۔)

۱۸/۴۹۸ وَجَمْعُ رِسَالَاتِي حَمَتْهُ ذُكُورُهُ ۔ وَفِي الرُّشْدِ حَرِّكْ وَافْتَحِ الضَّمَّ شُلْشُلَا

۱۹/۴۹۹ وَفِي الْكَهْفِ حُسْنَاهُ وَضَمَّ عَلَيْهِمْ ۔ بِكَسْرٍ شَفَا وَافٍ وَالْإِتْبَاعُ ذُو حُلَا

اور بِرِسَالَاتِی میں جمع ہونے کی اس کے رجال (کوفیین، شامی، بصری) نے حمایت کی ہے۔ (اور باقی مفرد پڑھتے ہیں) اور سَبِیلَ الرُّشْدِ میں (حمزہ، کسائی کے لیے) شین کو حرکتِ فتحہ دو۔ اور رائے مضمومہ کو فتحہ دو۔ بحالیکہ یہ خفیف ہے۔ اور کہف میں (اسی تقیید کے ساتھ بصری کے لیے) اس کا حسن قائم ہے۔ (واضح ہو کہ کہف میں لفظ رُشْد تین جگہ ہے۔ لیکن یہاں صرف آخری مراد ہے، تعیین پر بظاہر کوئی قرینہ نہیں، بجز اس کے کہ یوں کہا جائے کہ واقعۂ موسیٰؑ والا لفظ مراد ہے، چنانچہ اعراف میں بھی یہ لفظ واقعۂ موسیٰؑ کے ذیل میں ہی ہے۔ باقی دونوں جگہ رُشْد بضمِ را و سکونِ شین پڑھتے ہیں۔)

اور حُلِیِّهِمْ (حمزہ، کسائی کے لیے) بکسرِ حا شافی ووافی ہوا۔ اور یہ کسرہ لام و یا کے کسرہ کے اتباع میں شیریں ہے۔ باقی اصل کے مطابق بضمِ حا پڑھتے ہیں۔

۲۰/۵۰۰ وَخَاطَبَ يَرْحَمْنَا وَيَغْفِرْ لَنَا شَذًا ۔ وَبَا رَبَّنَا رَفْعُ لِغَيْرِهِمَا انْجَلَا

اور یَرْحَمْنَا اور یَغْفِرْ لَنَا نے شہرت کے اعتبار سے (حمزہ، کسائی کے لیے) خطاب کیا ہے۔ اور رَبَّنَا کی با پر حمزہ، کسائی کے علاوہ کے لیے رفع واضح ہوا ہے۔

۲۱/۵۰۱ وَمِيمَ ابْنَ أُمَّ اكْسِرْ مَعًا كُفْؤُ صُحْبَةٍ ۔ وَآصَارَهُمْ بِالْجَمْعِ وَالْمَدِّ كُلِّلَا

اِبْنَ اُمَّ کی میم کو یہاں اور طٰہٰ میں دونوں جگہ کسرہ دو۔ دراں حالیکہ تم صحبہ کے مماثل ہو (یہ میم کا کسرہ شامی، حمزہ، کسائی شعبہ کے لیے ہے۔ باقی میم کو فتحہ دیتے ہیں۔) اور وَیَضَعُ عَنْهُمْ اِصْرَهُمْ میں اِصْرَهُمْ جمع اور مد کے ساتھ (شامی کے لیے) تاج پہنایا گیا ہے۔ یعنی اٰصَارَهُمْ۔

۲۲/۵۰۲ خَطِيئَاتُكُمْ وَحِّدْهُ عَنْهُ وَرَفْعُهُ ۔ كَمَا أَلَّفُوا وَالْغَيْرُ بِالْكَسْرِ عَدَّلَا

۲۳/۵۰۳ وَلَكِنْ خَطَايَا حَجَّ فِيهَا وَنُوحِهَا ۔ وَمَعْذِرَةٌ رَفْعٌ سِوَى حَفْصِهِمْ تَلَا

لفظ خَطِیئَاتُکُمْ کو شامی سے روایت کرتے ہوئے واحد پڑھو۔ (باقی جمع پڑھتے ہیں) اور اس کی تا پر رفع ہے جیسا کہ شامی و نافع نے جمع کیا ہے۔ اور ان کے علاوہ باقی نے کسرہ کے ساتھ اس کو مساوی ٹھہرایا ہے۔

(یعنی نافع، شامی کے لیے مرفوع اور باقین کے لیے مکسور ہے۔ لہٰذا شامی کے لیے واحد مرفوع ہوا، نافع کے لیے جمع و مرفوع اور باقین کے لیے جمع و منصوب (لیکن بصری چونکہ اس کو جمع تکسیر پڑھتے ہیں اس لیے ناظم آگے استدراک کرتے ہیں۔) لیکن (بصری کے لیے) لفظ خَطَايَا اس سورت میں اور نوح میں غالب ہوا ہے۔ اور لفظ مَعْذِرَةً کو سوائے حفص کے باقی سب نے مرفوع۔ (اور حفص نے منصوب) تلاوت کیا ہے۔

۲۴/۷۰۴ وَبِيْسٍ بِيَاءٍ اَمَّ وَالْهَمْزُ كَهْفُهُ ۔۔۔ وَمِثْلَ رَئِيْسٍ غَيْرُ هٰذَيْنِ عَوَّلَا

۲۵/۷۰۵ وَبَيْئَسٍ اِسْكِنْ بَيْنَ فَتْحَيْنِ صَادِقًا ۔۔۔ بِخُلْفٍ وَخَفِّفْ يُمْسِكُوْنَ صَفَا وِلَا

اور بِعَذَابٍ بَئِيْسٍ میں (نافع نے) یا کے ساتھ بِيْسٍ بروزن عِيْسٍ کا قصد کیا۔ اور (بجائے یا کے شامی کے لیے) ہمزہ پناہ گاہ ہے (یعنی شامی بِئْسٍ بروزن بِئْرٍ پڑھتے ہیں۔) اور ان دونوں یعنی نافع و شامی کے علاوہ نے بَئِيْسٍ بروزن رَئِيْسٍ پر اعتماد کیا ہے۔ (اور شعبہ سے اس کے علاوہ ایک دوسری وجہ بھی ہے) اور دو فتحوں کے درمیان یا کو (شعبہ کے لیے) ساکن بالخلف کرو۔ دراں حالیکہ تم سچے ہو۔ (یعنی شعبہ کے لیے دوسری وجہ بَيْئَسٍ بروزن ضَيْغَمٍ بھی ہے۔) اور يُمَسِّكُوْنَ کو (شعبہ کے لیے) خفیف پڑھو۔ جو اتباع میں پاکیزہ ہے۔ (باقی بتشدید سین پڑھتے ہیں۔)

۲۶/۷۰۶ وَيَقْصُرُ ذُرِّيَّاتٍ مَعْ فَتْحِ تَائِهِ ۔۔۔ وَفِي الطُّوْرِ فِي الثَّانِيْ ظَهِيْرٌ تَحَمَّلَا

۲۷/۷۰۷ وَيَاسِيْنَ دُمْ غُصْنًا وَيُكْسَرُ رَفْعُ اَوْ ۔۔۔ وَلِ الطُّوْرِ لِلْبَصْرِيْ وَبِالْمَدِّ كَمْ حَلَا

یہاں اور طور میں دوسری جگہ ایک مددگار قاری (کوفیین و مکی کے لیے) جس نے روایت نقل کی ہے۔ لفظ ذُرِّيَّاتٍ میں قصر کرتا ہے۔ (یعنی الفِ جمع حذف کے واحد پڑھتا ہے) اور اس کی تا کو فتحہ پڑھتا ہے۔ اور یٰس میں بھی اَنَّا حَمَلْنَا ذُرِّيَّتَهُمْ میں (مکی، کوفیین و بصری کے لیے) واحد ہے۔ تو ہمیشہ ایک سرسبز شاخ کی طرح ہے۔ (باقی تینوں مواقع میں جمع پڑھتے ہیں۔) اور طور کے پہلے موقع میں بصری کے لیے بجائے رفع کے کسرہ پڑھا جاتا ہے۔ اور وہ پہلا موقع (شامی، بصری کے لیے) مد یعنی جمع کے ساتھ کتنا شیریں ہوا ہے۔ (باقی رفع اور واحد پڑھتے ہیں۔)

**نوٹ:** بصری کیلئے وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَاتَّبَعَتْهُمْ ذُرِّيَّاتُهُمْ میں ذُرِّيَّاتٌ کی تا مکسور اس لیے ہے کہ وہ بجائے وَاتَّبَعَتْهُمْ ذُرِّيَّتُهُمْ کے وَاَتْبَعْنَاهُمْ ذُرِّيَّاتِهِمْ پڑھتے ہیں۔ لفظ وَاَتْبَعْنَاهُمْ کا اختلاف سورۂ طور میں مذکور ہوگا۔

۲۸/۷۰۸ يَقُوْلُوْا مَعًا غَيْبٌ حَمِيْدٌ وَحَيْثُ يُلْ ۔۔۔ حِدُوْنَ بِفَتْحِ الضَّمِّ وَالْكَسْرِ فُصِّلَا

۲۹/۷۰۹ وَفِی النَّحْلِ وَالَاهُ الْکِسَائِیُّ وَجَزْمُهُمْ یَذَرْهُمْ شَفَا وَالْیَاءُ غُصْنٌ تَهَدَّلَا

(بصری کے لیے) شَہِدْنَا اَنْ تَقُوْلُوْا اور اَوْتَقُوْلُوْا اِنَّمَا میں دونوں یَقُوْلُوْا غیب کے ساتھ قابلِ تعریف ہیں۔ (باقی خطاب پڑھتے ہیں۔) اور جہاں بھی یُلْحِدُوْنَ ہو (یہاں، نحل اور فصلت میں تین جگہ ہے) وہ (امام حمزہ کے لیے) یاءِ مضمومہ اور حاءِ مکسورہ دونوں کے فتحوں کے ساتھ ممتاز کیا گیا ہے۔ اور لِسَانُ الَّذِیْ یُلْحِدُوْنَ سورۂ نحل میں امام حمزہ کی کسائی نے بھی موافقت کی ہے۔ (باقی اِفعال سے بضمِ یاء وکسرِ حا پڑھتے ہیں۔) اور یَذَرُهُمْ میں (حمزہ، کسائی کے لیے) بجزمِ را شافی ہوا ہے۔ (باقی برفعِ را پڑھتے ہیں۔) اور نیز یَذَرُهُمْ میں ہی (کوفیین وبصری کے لیے) یاءِ غیبت ایک ایسی شاخ ہے جو ڈھیلی ہوتی ہے۔ باقی نون جمع کے ساتھ وَنَذَرُهُمْ پڑھتے ہیں۔ گویا تین قراءتیں ہوئیں۔ وَیَذَرْهُمْ حمزہ، کسائی کے لیے، وَیَذَرُهُمْ بصری وعاصم کے لیے۔ وَنَذَرُهُمْ باقی کے لیے۔

۳۰/۷۱۰ وَحَرِّكْ وَضُمَّ الْکَسْرَ وَامْدُدْهُ هَامِزًا وَلَا نُوْنَ شِرْکًا عَنْ شَذًا نَفَرٍ مِلَا

اور وَجَعَلَا لَهٗ شُرَکَآءَ میں را کو حرکت یعنی فتحہ دو اور شین مکسور کو ضمہ دو۔ اور آخر میں ہمزہ پڑھتے ہوئے الف کو کھینچو اور آخر میں نون تنوین نہیں اور یہ منقول ہے (حفص، حمزہ، کسائی، مکی، بصری، شامی کے لیے) ایک ایسی جماعت کی شائع ہونے والی قراءت سے جو باعزّت ہے (باقی یعنی نافع وشعبہ شِرْکًا پڑھتے ہیں۔)

۳۱/۷۱۱ وَلَا یَتْبَعُوْکُمْ خَفَّ مَعْ فَتْحِ بَائِهٖ وَیَتْبَعُهُمْ فِی الظُّلَّةِ احْتَلَّ وَاعْتَلَا

اور (نافع کے لیے) وَلَا یَتْبَعُوْکُمْ میں تا خفیف ہوئی ہے مع اس کی با کے فتحہ کے، اسی طرح شعراء میں یَتْبَعُهُمْ (نافع کے لیے) نازل اور عالی ہوا ہے (باقی افتعال سے بتشدید تا وکسرِ با پڑھتے ہیں۔)

۳۲/۷۱۲ وَقُلْ طَائِفٌ طَیْفٌ رِضًی حَقُّهٗ وَیَا یَمُدُّوْنَ فَاضْمُمْ وَاکْسِرِ الضَّمَّ اَعْدَلَا

اور (مکی، بصری، کسائی کے لیے) طَائِفٌ کو طَیْفٌ پڑھو درآں حالیکہ اس کا حق پسندیدہ ہے۔ اور (نافع کے لیے) یَمُدُّوْنَهُمْ کی یاء کو مضموم اور میم مضموم کو مکسور پڑھو درآں حالیکہ تم عادل ہو۔ یعنی یُمِدُّوْنَهُمْ۔

۳۳/۷۱۳ وَرَبِّیْ مَعِیْ بَعْدِیْ وَاِنِّیْ کِلَاهُمَا عَذَابِیْ اٰیَاتِیْ مُضَافَاتُهَا الْعُلَا

اور اس سورت میں حَرَّمَ رَبِّیَ الْفَوَاحِشَ، مَعِیَ بَنِیْٓ اِسْرَآئِیْلَ، مِنْ بَعْدِیْٓ اَعَجِلْتُمْ اور اِنِّیْٓ دونوں یعنی اِنِّیْٓ اَخَافُ، اِنِّی اصْطَفَیْتُکَ، عَذَابِیْٓ اُصِیْبُ، اٰیٰتِیَ الَّذِیْنَ کل سات یاءاتِ اضافتِ عالیہ ہیں۔

# سُوْرَةُ الْاَنْفَالِ

۱/۷۱۴ وَفِی مُرْدِفِیْنَ الدَّالَ یَفْتَحُ نَافِعٌ — وَعَنْ قُنْبُلٍ یُرْوٰی وَلَیْسَ مُعَوَّلَا

لفظ مُرْدِفِیْنَ میں دال کو نافع مفتوح پڑھتے ہیں اور (بطریق ابنِ مجاہد) قنبل سے جو روایت بیان کی جاتی ہے (کہ وہ بھی مثل نافع بفتح دال پڑھتے ہیں) وہ معتبر نہیں۔ (بلکہ صحیح یہ ہے کہ قنبل جمہور کی طرح بکسر دال پڑھتے ہیں)

۲/۷۱۵ وَیُغْشِیْ سَمَا خِفًّا وَفِیْ ضَمِّہٖ افْتَحُوْا — وَفِی الْکَسْرِ حَقًّا وَالنُّعَاسَ ارْفَعُوْا وِلَا

اور اِذْ یُغَشِّیْکُمُ النُّعَاسَ میں یُغْشِیْکُمْ بتخفیفِ شین (نافع، مکی، بصری کے لیے) بلند ہوا ہے۔ اور حق ہونے کے اعتبار سے (مکی، بصری کے لیے) اس کی یاءِ مضمومہ کو اور شین مکسورہ کو فتحہ پڑھو۔ (اور فتح شین سے لازم آئے گا۔ یا کا الف سے بدل جانا۔) اور لفظ اَلنُّعَاسَ کو متابعت کے اعتبار سے (انہیں مکی و بصری کے لیے) مرفوع پڑھو (اور باقی کے لیے منصوب)

۳/۷۱۶ وَتَخْفِیْفُھُمْ فِی الْاَوَّلَیْنِ ھُنَا وَلٰ — کِنِ اللّٰہُ وَارْفَعْ ھَاءَہٗ شَاعَ کُفَّلَا

اور اس سورت میں (حمزہ، کسائی، شامی کا) پہلے دو وَلٰکِنَّ اللّٰہَ کو تخفیفِ نون اور انہیں کے لیے لفظ اَللّٰہَ کی ھا کو مرفوع پڑھو کیونکہ ذمہ داروں کے اعتبار سے مشہور ہوا ہے۔ (باقی وَلٰکِنَّ کو بتشدید نون اور اسم الجلالہ کو منصوب پڑھتے ہیں۔)

**نوٹ:** پہلے دو سے مراد وَلٰکِنَّ اللّٰہَ قَتَلَھُمْ اور وَلٰکِنَّ اللّٰہَ رَمٰی ہیں۔ اور وَلٰکِنَّ اللّٰہَ سَلَّمَ، وَلٰکِنَّ اللّٰہَ اَلَّفَ سے احتراز مقصود ہے۔

۴/۷۱۷ وَمُوْھِنُ بِالتَّخْفِیْفِ ذَاعَ وَفِیْہِ لَمْ — یُنَوَّنْ لِحَفْصٍ کَیْدَ بِالْخَفْضِ عَوَّلَا

اور لفظ مُوْھِنُ کی ھا تخفیف کے ساتھ (کوفیین و شامی کے لیے) مشہور ہوئی ہے۔ مگر اس میں حفص کے

لیے تنوین نہیں پڑھی گئی۔ اور حفص ہی نے لفظ کَیْدَ کے مجرور ہونے پر اعتماد کیا ہے (گویا تین قراتیں ہوئیں، مُوْهِنٌ كَيْدَ حمزہ، کسائی، شعبہ، شامی کے لیے، مُوْهِنُ كَيْدِ حفص کیلئے، مُوَهِّنٌ كَيْدَ باقی کے لیے)۔

۵/۴۱۸ وَبَعْدُ وَاَنَّ الْفَتْحَ عَمَّ عُلًا وَفِيْ ۔ بِهَا الْعُدْوَةِ اكْسِرْ حَقًّا الضَّمَّ وَاعْدِلَا

مُوْهِنُ كَيْدِ الْكٰفِرِيْنَ کے بعد وَاَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُؤْمِنِيْنَ کے اَنَّ میں (نافع، شامی، حفص کے لیے) بلندی کے اعتبار سے ہمزہ کا فتحہ عام ہوا ہے۔ اور لفظ عُدْوَةِ میں جو دو جگہ ہے عین مضموم میں (مکی بصری کے لیے) حق ہونے کے اعتبار سے کسرہ دو اور عدل کرو۔

۶/۴۱۹ وَمَنْ حَيِيَ اكْسِرْ مُظْهِرًا اِذْ صَفَا هُدًى ۔ وَاِذْ يَتَوَفّٰى اَنِّثُوْهُ لَهُ مُلَا

اور وَمَنْ حَيِيَ میں (نافع، شعبہ و بزی کے لیے) یا ئین میں اظہار کرتے ہوئے پہلی یا کو مکسور پڑھو، اس لیے کہ یہ ہدایت کے اعتبار سے پاکیزہ ہے (باقی ادغام کرتے ہوئے یا کو مشدد پڑھتے ہیں۔) اور اِذْ يَتَوَفّٰى کو (شامی) کے لیے بصیغہ مؤنث پڑھو کہ اس پر دلائل ہیں۔

۷/۴۲۰ وَبِالْغَيْبِ فِيْهَا تَحْسَبَنَّ كَمَا فَشَا ۔ عَمِيْمًا وَقُلْ فِي النُّوْرِ فَاشِيْهِ كَحَّلَا

اور اس سورت میں لَا تَحْسَبَنَّ (شامی، حمزہ، حفص کے لیے) جیسا کہ عام ہونے کے اعتبار سے مشہور ہوا، غیب کے ساتھ ہے۔ اور کہو کہ سورۂ نور میں لَا تَحْسَبَنَّ (حمزہ، شامی کے لیے) غیب کو ظاہر کرنے والے نے سُرمہ لگایا ہے۔ (باقی دونوں جگہ خطاب پڑھتے ہیں۔)

۸/۴۲۱ وَاِنَّهُمُ افْتَحْ كَافِيًا وَاكْسِرُوْا لِشُعْـ ۔ ـبَةَ السَّلْمِ وَاكْسِرْ فِي الْقِتَالِ فَطِبْ صِلَا

اور سَبَقُوْا اِنَّهُمْ میں (شامی کے لیے) ہمزہ کو فتحہ دو کہ وہ کفایت کرنا ہے اور لفظ اَلسَّلْمِ میں سین کو شعبہ کے لیے مکسور پڑھو اور قتال میں (حمزہ و شعبہ کے لیے) کسرہ پڑھو اور ذہانت کے اعتبار سے خوش رہو۔

۹/۴۲۲ وَثَانِيْ يَكُنْ غُصْنٌ وَثَالِثُهَا ثَوٰى ۔ وَضُعْفًا بِفَتْحِ الضَّمِّ فَاشِيْهِ نُفِّلَا

اور دوسرا فعل يَكُنْ مِّنْكُمْ مِّائَةٌ (کوفیین و بصری کے لیے صیغۂ مذکر جیسا کہ اطلاق سے اشارہ ہے۔) ایک شاخ ہے اور تیسرا یعنی يَكُمْ مِّنْكُمْ مِّائَةٌ صَابِرَةٌ تذکیر میں کوفیین کے لیے ثابت ہوا ہے (باقی کے

لیے دونوں میں تانیث ہے۔) اور اَنَّ فِیْکُمْ ضَعْفًا میں لفظ ضَعْفًا ضاد مضمومہ کے فتحہ کو مشہور کرنے والا قاری (حمزہ، عاصم) عطاؤں سے نواز گیا ہے۔ (باقی کے لیے مضموم ہے۔)

**نوٹ:** یَکُنْ کے ساتھ دوسرے اور تیسرے کی قید سے پہلا اور چوتھا نکل گیا جو باتفاق مذکر ہے۔

۱۰/۷۲۳ وَفِی الرُّوْمِ صِفْ عَنْ خُلْفِ فَصْلٍ وَاَنِّثَ اَنْ ۔ یَکُوْنَ مَعَ الْاَسْرٰی الْاُسَارٰی حُلًا حَلَا

اور اَللّٰهُ الَّذِیْ خَلَقَکُمْ مِنْ ضُعْفٍ الآیۃ روم میں (شعبہ و حمزہ کے لیے بلا خلف اور حفص کے لیے بالخلف) تینوں کلمات میں ضُعْفٍ بفتح ضاد واضح خلف کے ساتھ ہے۔ (باقی کے لیے اور دوسری وجہ حفص کے لیے بضم ضاد ہے) اور اَنْ یَکُوْنَ کو (بصری کے لیے) مؤنث پڑھو (اور باقی کے لیے مذکر) اور (بصری ہی کے لیے) اَلْاَسْرٰی کی جگہ اَلْاُسَارٰی (بروزن فُعَالٰی) آراستگی کے لحاظ سے شیریں ہوا ہے۔ (باقی اَلْاَسْرٰی بروزن قَتْلٰی پڑھتے ہیں۔)

۱۱/۷۲۴ وَلَایَتِهِمْ بِالْکَسْرِ فُزْ وَبِکَهْفِهِ ۔ شَفَا وَمَعًا اِنِّیْ بِیَاءَیْنِ اَقْبَلَا

مَا لَکُمْ مِنْ وَّلَایَتِهِمْ میں وَلَایَتِهِمْ کو (حمزہ کے لیے) کسرۂ واؤ کے ساتھ پڑھتے ہوئے کامیاب ہو، اور هُنَالِكَ الْوَلَایَۃُ کہف میں (حمزہ، کسائی کے لیے) وہ کسرہ شافی ہوا ہے اور لفظ اِنِّیْ دو جگہ اِنِّیْ اَرٰی مَا لَا تَرَوْنَ، اِنِّیْ اَخَافُ اللّٰهَ دو یاءات اضافت کے ساتھ آیا ہے۔

# سُوْرَةُ التَّوْبَةِ

۱/۷۲۵ وَیُکْسَرُ لَا اَیْمَانَ عِنْدَ ابْنِ عَامِرٍ ۔ وَوَحَّدَ حَقٌّ مَسْجِدَ اللّٰهِ الْاَوَّلَا

اور ابن عامر شامی کے نزدیک لَا اَیْمَانَ لَهُمْ بکسر ہمزہ پڑھا جائے گا۔ (باقی کے نزدیک بفتح ہمزہ ہے۔) اور صاحب حق (مکی، بصری) نے پہلے مَسَاجِدَ اللّٰهِ یعنی اَنْ یَعْمُرُوْا مَسَاجِدَ اللّٰهِ کو واحد پڑھا ہے۔ (باقی نے جمع پڑھا ہے۔ اَلْاَوَّلَا کی قید سے اِنَّمَا یَعْمُرُ مَسَاجِدَ اللّٰهِ سے احتراز ہو گیا کیونکہ وہ باتفاق جمع ہے۔)

۲/۷۲۶ عَشِیْرَاتُکُمْ بِالْجَمْعِ صِدْقٌ وَنَوِّنُوْا ۔ عُزَیْرٌ رِضًا نَصٍّ وَبِالْکَسْرِ وُکِّلَا

عَشِيرَاتُكُمْ جمع کے ساتھ (شعبہ کے لیے) سچ ہے (باقی نے واحد پڑھا ہے) اور عُزَيْرٌ ابْنُ اللّٰهِ کو ایک پسندیدہ نص میں (کسائی و عاصم کے لیے) منوّن پڑھو۔ اور وہ تنوین کسرہ کے ساتھ سپرد کی گئی ہے۔ (باقی بغیر تنوین کے عُزَيْرُ ابْنُ پڑھتے ہیں۔)

۳/۷۲۷ يُضَاهُونَ ضَمَّ الْهَاءِ يَكْسِرُ عَاصِمٌ ۔۔۔ وَزِدْ هَمْزَةً مَضْمُومَةً عَنْهُ وَاعْقِلَا

يُضَاهِئُونَ قَوْلَ الَّذِينَ میں امام عاصم ہاءِ مضمومہ کو مکسور پڑھتے ہیں اور ان کے لیے ھا کے بعد ہمزہ مضمومہ کا اضافہ کر اور اس کو اچھی طرح سمجھ لے۔ (باقی قراء يُضَاهُونَ ہاءِ مضمومہ کے ساتھ بغیر ہمزہ کے پڑھتے ہیں)

۴/۷۲۸ يُضَلُّ بِضَمِّ الْيَاءِ مَعْ فَتْحِ ضَادِهِ ۔۔۔ صِحَابٌ وَلَمْ يَخْشَوْا هُنَاكَ مُضَلِّلَا

صحاب

يُضَلُّ بِهِ الَّذِينَ كَفَرُوا میں لفظ يُضَلُّ کو مرموزین صحاب (حمزہ، کسائی، حفص) نے بضم یا و فتح ضاد بصیغۂ مجہول پڑھا ہے۔ اور اس مقام پر کسی گمراہ کرنے والے کی انھوں نے کوئی پرواہ نہیں کی۔ (اس میں معتزلہ کے اس عقیدہ کی تردید کی گئی ہے کہ انسان اپنے افعال کا خود خالق ہے، چنانچہ صیغۂ مجہول سے ان کی تردید ہوتی ہے۔ باقی قراء يَضِلُّ بصیغۂ معروف پڑھتے ہیں۔)

۵/۷۲۹ وَأَنْ تُقْبَلَ التَّذْكِيرُ شَاعَ وِصَالُهُ ۔۔۔ وَرَحْمَةٌ الْمَرْفُوعُ بِالْخَفْضِ فَاقْبَلَا

اور أَنْ تُقْبَلَ مِنْهُمْ میں (حمزہ، کسائی کے لیے) صیغہ کے مذکر ہونے کا تواتر عام ہوا۔ (باقی بصیغۂ تانیث پڑھتے ہیں۔) اور وَرَحْمَةٌ لِلَّذِينَ میں جو کہ (جمہور کے یہاں) مرفوع ہے۔ (امام حمزہ کے لیے) جر کے ساتھ قبول کرو۔

۶/۷۳۰ وَيُعْفَ بِنُونٍ دُونَ ضَمٍّ وَفَاؤُهُ ۔۔۔ يُضَمُّ تُعَذَّبْ تَاهُ بِالنُّونِ وُصِّلَا

۷/۷۳۱ وَفِي ذَالِهِ كَسْرٌ وَطَائِفَةٌ بِنَصْـ ۔۔۔ ـبِ مَرْفُوعِهِ عَنْ عَاصِمٍ كُلُّهُ اعْتَلَا

اور إِنْ نَعْفُ نون جمع متکلم کے ساتھ ہے بغیر ضمہ کے یعنی نون مفتوح ہے اور اس کی فا مضموم ہے۔ اور لفظ تُعَذَّبْ میں تا کی بجائے نون پہنچایا گیا ہے۔ اور اس کا ذال ہے اور لفظ طَائِفَةٌ مرفوع کی بجائے نصب کے ساتھ ہے۔ اور یہ سب وجوہ عاصم سے بلند ہوئی ہیں۔ (باقی إِنْ يُعْفَ عَنْ طَائِفَةٍ مِنْكُمْ تُعَذَّبْ طَائِفَةٌ پڑھتے ہیں۔)

۸/۷۳۲ وَحَقٌّ بِضَمِّ السَّوْءِ مَعْ ثَانٍ فَتْحِهَا ۔۔۔ وَتَحْرِيكُ وَرْشٍ قُرْبَةٌ ضَمُّهُ جَلَا

حق ۔۔۔ ج

اور صاحب حق (مکی، بصری) نے عَلَيْهِمْ دَائِرَةُ السَّوْءِ میں لفظ سَوْءِ کو یہاں اور سورہ فتحا کے دوسرے لفظ میں بضم سین (اور باقی نے بفتح سین) پڑھا ہے۔ اور قُرْبَةٌ لَّهُمْ میں ورش رَا کو ضمہ کی حرکت دیتے ہوئے ظاہر ہوئے ہیں (باقی نے بسکون رَا پڑھا ہے)۔

9/۴۳۳ وَمِنْ تَحْتِهَا الْمَكِّي يَجُرُّ وَزَادَ مِنْ ۔۔۔ صَلاَتَكَ وَحِّدْ وَافْتَحِ التَّا شَذَا عَلاَ

اور مِنْ تَحْتِهَا میں لفظ تَحْتَهَا کو مکی مجرور پڑھتے ہیں اور شروع میں مِنْ زیادہ کرتے ہیں۔ (باقی تَحْتَهَا منصوب بغیر مِنْ کے پڑھتے ہیں۔) إِنَّ صَلٰوتَكَ کو (حمزہ، کسائی، حفص کے لیے) واحد پڑھو اور تا کو فتحہ دو۔ کیونکہ شیوع کے اعتبار سے یہ عالی ہوا ہے۔ (اور باقی إِنَّ صَلَوَاتِكَ جمع بکسر تا پڑھتے ہیں۔)

10/۴۳۴ وَوَحِّدْ لَهُمْ فِي هُودَ تُرْجِئُ هَمْزُهُ ۔۔۔ صَفَا نَفَرٍ مَعْ مُرْجَؤُونَ وَقَدْ حَلاَ

اور حمزہ، کسائی، حفص کے لیے سورۃ ہود میں أَصَلٰوتُكَ تَأْمُرُكَ میں لفظ صَلٰوتُكَ کو واحد (اور باقی نے لیے جمع) پڑھو۔ اور (شعبہ، مکی، بصری، شامی کے لیے) لفظ تُرْجِئُ مَنْ احزاب میں مع لفظ مُرْجَوْنَ کے جیم کے بعد ہمزہ پڑھنے میں ایک جماعت پاکیزہ ہوئی اور یہ ہمزہ کا اضافہ شیریں ہوا ہے (باقی دونوں لفظوں کو بغیر ہمزہ پڑھتے ہیں)۔

11/۴۳۵ وَعَمَّ بِلاَ وَاوٍ الَّذِينَ وَضُمَّ فِي ۔۔۔ مَنَ اسَّسَ مَعْ كَسْرٍ وَبُنْيَانُهُ وِلاَ

اور (نافع و شامی کے لیے) وَالَّذِينَ اتَّخَذُوا بلا واؤ کے عام ہوا ہے۔ (باقی واؤ کا اضافہ کرتے ہیں) اور أَفَمَنْ أَسَّسَ اور أَمْ مَّنْ أَسَّسَ میں فعل کے ہمزہ کو ضمہ مع پہلے سین پر کسرہ کے پڑھو۔ (یعنی دونوں جگہ ماضی مجہول پڑھو) اور دونوں جگہ لفظ بُنْيَانُهُ (رفع کے ساتھ۔ رفع اطلاق سے مفہوم ہو رہا ہے۔) تابع ہے (باقی دونوں جگہ أَسَّسَ بصیغہ معروف اور بُنْيَانَهُ کو مفعولیت کی بنا پر منصوب پڑھتے ہیں۔)

12/۴۳۶ وَجُرُفٍ سُكُونُ الضَّمِّ فِي صَفْوِ كَامِلٍ ۔۔۔ تُقَطَّعَ فَتْحُ الضَّمِّ فِي كَامِلٍ عَلاَ

اور عَلٰى شَفَا جُرُفٍ میں لفظ جُرُفٍ کی رائے مضمومہ کا سکون (حمزہ، شعبہ، شامی کے لیے) کامل پاکیزگی ہے۔ (باقی بضم را پڑھتے ہیں۔) تُقَطَّعَ قُلُوبُهُمْ میں تائے مضمومہ پر (حمزہ، شامی، حفص کیلئے) فتحہ کامل بلندی میں ہے۔ (باقی تائے مضمومہ پڑھتے ہیں۔)

13/۴۳۷ يَزِيغُ عَلَى فَصْلٍ يَرَوْنَ مُخَاطَبٌ ۔۔۔ فَشَا وَمَعِي فِيهَا بِيَاءَيْنِ جُمِّلاَ

كَادَ يَزِيغُ قُلُوبُ میں لفظ یَزِیغُ کی تذکیر (جیساکہ اطلاق سے اس پر اشارہ ہے۔) ایک ممتاز صورت میں (حفص وحمزہ کے لیے) ثابت ہے۔ اَوَلَا یَرَوْنَ اَنَّھُمْ میں (حمزہ کے لیے) صیغہ مخاطب مشہور ہوا ہے۔ (باقی غائب پڑھتے ہیں) اور دو جگہ لفظ مَعِیَ اس سورت میں یاءِ اضافت کے ساتھ مَعِیَ عَدُوًّا اور مَعِیَ اَبَدًا میں جمیل ہوا ہے۔

# سُوْرَةُ يُوْنُسَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

1/738 وَاِضْجَاعُ رَا كُلِّ الْفَوَاتِحِ ذِكْرُهُ ۔۔۔ حِمًى غَيْرَ حَفْصٍ طَاوَيَا صُحْبَةٌ وِلَا

اور تمام مُقطَّعات میں حرفِ رآء کا امالہ (حمزہ، کسائی، شعبہ، شامی بصری کے لیے) اس کا ذکر قابل حمایت ہے۔ (اور حفص، مکی، قالون امالہ نہیں کریں گے۔ بلکہ فتحہ پڑھیں گے۔) اور طا اور (سورۂ یٰسٓ والا حرف) یا متابعت کے لحاظ سے حمزہ، کسائی، شعبہ کے لیے حمال ہیں۔ (باقی کے لیے فتحہ ہے۔)

**نوٹ:** حرفِ رَا یونس، ہود، یوسف، ابراہیم اور حجر کے شروع میں الٓرٰ اور رعد کے شروع میں الٓمّٓرٰ میں ہے۔ اور حرف طآ، طٰہٰ، طٰسٓمّٓ، طٰسٓ جہاں بھی ہو سب مراد ہے اور یا سے یٰسٓ والا حرف مراد ہے، مریم کے مقطعات میں جو یا ہے اس کا ذکر آگے آتا ہے، نیز واضح ہو کہ حرف را میں ورش کا مسلک آگے آتا ہے۔

2/739 وَكَمْ صُحْبَةٍ يَا كَافَ وَالْخُلْفُ يَاسِرٌ ۔۔۔ وَهَا صِفْ رِضًى حُلْوًا وَتَحْتُ جَنًى حَلَا

اور کتنے ہی ہم صحبتوں (شامی، حمزہ، کسائی، شعبہ) نے سورۂ کاف یعنی مریم کے حرفِ یا میں امالہ کیا ہے۔ اور (سوسی کے لیے) یاءِ مریم میں خلف آسان ہے اور سورہ مریم میں حرفِ ھَا میں پسندیدہ وشیریں ہونے کے اعتبار سے (شعبہ، کسائی، بصری کے لیے) امالہ بیان کر۔ اور مریم سے نیچے کی سورت میں یعنی طٰہٰ میں ھا کا امالہ (ورش، بصری اور جیساکہ اگلے شعر میں آتا ہے حمزہ، کسائی، شعبہ کے لیے) ایک شیریں پھل ہے۔

3/740 شَفَا صَادِقًا حَا مُخْتَارُ صُحْبَةٍ ۔۔۔ وَبَصْرٍ وَهُمْ اَدْرٰى وَبِالْخُلْفِ مُثِّلَا

(حمزہ، کسائی، شعبہ کے لیے بھی) وہ امالہ صادق ہونے کی حالت میں شافی ہوا ہے (یہ شعر سابق کا تتمہ ہے۔)
اور حٰمٓ کی حا میں (ساتوں سورتوں میں مرموزینِ صحبہ) (اور ابن ذکوان کے لیے) امالہ پسندیدہ ہے۔ اور بصری اور صحبہ کیلئے لفظ اَدْرٰی (جیسے اَدْرٰکَ وَاَدْرٰکُمْ) کے الف میں (اور علیٰ ابن ذکوان کے لیے) بالخلف امالہ معین کیا گیا ہے۔

۴/۷۴۱ وَذُوْالرَّا لِوَرْشٍ بَيْنَ بَيْنَ وَنَافِعٌ ۔۔۔ لَدٰى مَرْيَمٍ هَا يَا وَحَا جِيْدُهٗ حَلَا

اور وہ مقطعات جو رَا والے ہیں (یعنی الٓرٰ اور الٓمّٓرٰ) ورش حرف رَا میں بین بین پڑھتے ہیں۔ اور پورے نافع سورہ مریم میں ھَا اور یَا دونوں حرفوں میں تقلیل کرتے ہیں۔ اور حٰمٓ کی حَا میں (ورش و بصری کے لیے) تقلیل کی گردن آراستہ ہے۔

**نوٹ:** اور لفظ اَدْرٰی میں ورش کے لیے تقلیل باب امالہ سے معلوم ہو چکی ہے۔ ناظمؒ نے اس لفظ کو یہاں اس لیے بیان کیا کہ ابنِ ذکوان اور شعبہ بھی امالہ کرنے والوں میں شامل ہو گئے ہیں۔ ورنہ اس کو بیان کرنے کی ضرورت نہ تھی۔ ع ۔ وَمَا بَعْدَ رَاءٍ شَاعَ حُكْمًا ۔ میں لفظ اَدْرٰی بھی داخل ہے جس میں حمزہ، کسائی اور بصری اپنی اصل پر ہیں

# مقطعات میں حروفِ مُمالہ

رَا ۶ جگہ ہے، طَا ۴ جگہ، یَا ۲ جگہ، ھَا ۲ جگہ، حَا ۷ جگہ۔

ان حرفوں میں امالہ، یا فتحہ یا تقلیل کرنے والے حسب ذیل ہیں۔

| شمار | حروف | امالہ کرنے والے | فتحہ پڑھنے والے | تقلیل کرنیوالے |
|---|---|---|---|---|
| ۱ | رَا | حمزہ، کسائی، شعبہ، بصری، شامی | قالون، مکی، حفص | ورش |
| ۲ | طا | حمزہ، کسائی، شعبہ | نافع، مکی، بصری، شامی، حفص | |
| ۳ | یَا فی یٰسٓ | حمزہ، کسائی، شعبہ | نافع، مکی، بصری، شامی، حفص | |
| | یَا فی مریم | حمزہ، کسائی، شعبہ، شامی، سوسی (بیک وجہ) | مکی، دوری بصری، حفص، سوسی (بوجہ ثانی) | نافع |
| ۴ | ھَا فی مریم | بصری، کسائی، شعبہ | مکی، شامی، حمزہ، حفص | نافع |
| | ھَا فی طٰہٰ | ورش، بصری، حمزہ، کسائی، شعبہ | قالون، مکی، شامی، حفص | |
| ۵ | حَا | حمزہ، کسائی، شعبہ، ابن ذکوان | قالون، مکی، ہشام، حفص | ورش، بصری |

**نوٹ:** علامہ شاطبی نے ابتدائے مریم میں ھَا و یَا میں قالون کے لیے جو تقلیل ذکر کی ہے۔ اسی طرح یَاء مریم میں سوسی کے لیے خلف بیان کیا ہے۔ نشر میں اس پر تعقُّب کیا گیا ہے کہ یہ ناظم کے طریق میں سے نہیں۔ لہٰذا قالون کے لیے ھَا، یَا میں فتحہ ہونا چاہیئے، نیز سوسی کے لیے یاءِ مریم میں صرف فتحہ پڑھا جائے۔ (ضباع)

۵/۴۴۲ نُفَصِّلُ یَا حَقٌّ عُلًا سَاحِرٌ ظُبًى وَحَیْثُ ضِیَاءٌ وَافَقَ الْهَمْزُ قُنْبُلَا

یُفَصِّلُ میں (مکی، بصری، حفص کے لیے) یاءِ غیبت بلندی کے اعتبار سے حق ہے۔ (باقی نونِ عظمت کے ساتھ پڑھتے ہیں۔) اور لفظ سَاحِرٌ قوت و شوکت کے اعتبار سے (کوفیین و مکی کے لیے) بالالف ہے (باقی کے لیے بغیر الف سِحْرٌ ہے۔) اور لفظ ضِیَاءً (منصوب یا مجرور) جہاں بھی ہو ہمزہ نے قنبل سے موافقت کی ہے۔ (یعنی قنبل ضِئَاءً پڑھتے ہیں۔)

۶/۴۴۳ وَفِی قُضِیَ الْفَتْحَانِ مَعَ اَلِفٍ هُنَا وَقُلْ اَجَلُ الْمَرْفُوْعُ بِالنَّصْبِ كُمِّلَا

اور لَقُضِیَ اِلَیْهِمْ اَجَلُهُمْ میں لفظ قُضِیَ میں (شامی کے لیے) قؔ اور ضؔ پر یہاں دو فتحے مع الف کے ہیں اور کہو کہ اَجَلُهُمْ جو مرفوع ہے وہ شامی کے لیے نصب کے ساتھ کامل کیا گیا ہے۔ (یعنی شامی نے لَقَضٰی اِلَیْهِمْ اَجَلَهُمْ پڑھا ہے۔)

۷/۴۴۴ وَقَصْرُ وَلَا هَادٍ بِخُلْفٍ زَكَا وَفِی الْـ قِیٰمَةِ لَا الْاُوْلٰی وَبِالْحَالِ اُوِّلَا

اور قصر وَ لَاَدْرٰىكُمْ کے الف میں (بزی کے لیے بالخلف اور قنبل کے لیے بلا خلف) ہدایت دینے والا اور پاکیزہ ہے۔ اور سورۂ قیامہ میں پہلا لَا (یعنی لَا اُقْسِمُ) میں بھی قصر ہے اور یہ حال کے ساتھ مؤول ہے (کیونکہ مضارع کے شروع میں لام تاکید مضارع کو حال کے لیے مخصوص کر دیتا ہے۔)

**نوٹ:** مطلب یہ کہ وَلَاَدْرٰىكُمْ اور لَا اُقْسِمُ میں دوسری قراءتیں وَلَاَدْرٰىكُمْ اور لَاُقْسِمُ بِیَوْمِ الْقِیٰمَةِ بھی ہیں۔ قیامہ میں اُولیٰ کی قید سے ثانی وَلَا اُقْسِمُ بِالنَّفْسِ سے احتراز ہو گیا کیونکہ اس میں اور لَا اُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِ میں کوئی اختلاف نہیں۔

ان دو مختلف فیہ کلموں میں رسمًا الف کے محذوف ہونے کو علامہ شاطبی وغیرہ نے ذکر نہیں کیا۔ البتہ نثر المرجان کے مؤلف نے بحوالہ صاحبِ کشاف لکھا ہے کہ امام میں الف محذوف الرسم ہے۔ یا یہ کہا جائے کہ الف شمول قراءت کے لیے ہے۔ یا رسم اصطلاحی ہے۔ جیسا کہ لَاَاذْبَحَنَّ وغیرہ میں۔ (قَالَهٗ اُسْتَاذُنَا رَحِمَهُ اللّٰهُ۔)

۸/۴۴۵ وَخَاطَبَ عَمَّا یُشْرِكُوْنَ هُنَا شَذًا وَفِی الرُّوْمِ وَالْحَرْفَیْنِ فِی النَّحْلِ اُوَّلَا

اور (حمزہ، کسائی کے لیے) عَمَّا یُشْرِكُوْنَ نے یہاں شہرت کو خطاب کیا ہے۔ اور روم میں

اور نحل کے پہلے دو کلموں کو (یعنی حمزہ، کسائی سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰی عَمَّا تُشْرِکُوْنَ یہاں روم اور نحل کے پہلے دونوں موقعوں میں بصیغہ خطاب اور باقی بصیغہ غائب پڑھتے ہیں)

۹/۷۴۶ یُسَیِّرُکُمْ قُلْ فِیْهِ یَنْشُرُکُمْ کَـمٰی مَتَاعَ سِوٰی حَفْصٍ بِرَفْعٍ تَحَمَّلَا

یُسَیِّرُکُمْ کو لہو لہ (شامی کے لیے) یَنْشُرُکُمْ ہو کر اس نے کفایت کی ہے۔ (یعنی شامی نَشْر سے مضارع یَنْشُرُکُمْ پڑھتے ہیں۔) اور لفظ مَتَاعَ کو اِنَّمَا بَغْیُکُمْ عَلٰی اَنْفُسِکُمْ مَتَاعَ الْحَیٰوةِ میں سوائے حفص کے باقی تمام قراء نے رفع کے ساتھ نقل کیا ہے۔

۱۰/۷۴۷ وَاِسْکَانُ قِطْعًا دُوْنَ رَیْبٍ وُرُوْدُهٗ وَفِیْ بَاءِ تَبْلُوا التَّآءُ شَاعَ تَنَزُّلَا

وُجُوْهُهُمْ قِطَعًا مِّنَ اللَّیْلِ میں قِطَعًا میں طاء کے اسکان کا (مکی، کسائی کے لیے) وارد ہونا بلا کسی شک کے ہے۔ اور (حمزہ، کسائی کے لیے) تَبْلُوْا کی با میں نزول کے اعتبار سے تا شائع ہوئی ہے۔ (یعنی هُنَالِكَ تَتْلُوْا)

۱۱/۷۴۸ وَیَا لَا یَهِدِّیْ اکْسِرْ صَفِیًّا وَهَاهُ نَلْ وَاَخْفٰی بَنُوْ حَمْدٍ وَخُفِّفَ شُلْشُلَا

اَمَّنْ لَّا یَهِدِّیْ کی یا، کو ایک پاکیزہ قاری (شعبہ) کے لیے مکسور پڑھو (باقی کے لیے مفتوح) اور اس کی ھا کو (عاصم کے لیے) کسرہ کے ساتھ لو۔ اور قابل تعریف قاریوں (قالون، بصری) نے ھا کو فتحہ مختلسہ کے ساتھ پڑھا ہے۔ اور (حمزہ، کسائی کیلئے) دال کو خفیف (اور ھا کو ساکن) پڑھا گیا ہے۔ اس حال میں کہ وہ سریع التلفظ ہے۔

(حاصل یہ کہ اس میں پانچ قراءتیں ہیں۔ (۱) لَا یِهِدِّیْ شعبہ کے لیے (۲) لَا یَهِدِّیْ حفص کے لیے (۳) لَا یَهَدِّیْ قالون و بصری کے لیے بالاختلاس (۴) لَا یَهْدِیْ حمزہ، کسائی کے لیے (۵) لَا یَهَدِّیْ باقی کے لیے)

۱۲/۷۴۹ وَلٰکِنْ خَفِیْفٌ وَارْفَعِ النَّاسَ عَنْهُمَا وَخَاطَبَ فِیْهَا یَجْمَعُوْنَ لَهٗ مُلَا

حمزہ، کسائی سے وَلٰکِنَّ النَّاسَ میں وَلٰکِنْ کا نون خفیف (اور مکسور) ہے اور انہیں دونوں سے اَلنَّاسُ کو مرفوع پڑھو۔ اور مِمَّا یَجْمَعُوْنَ میں (شامی نے) خطاب پڑھا ہے۔ اور اس طرح پڑھنے والے کیلئے بڑے دلائل ہیں۔

۱۳/۷۵۰ وَیَعْزُبُ کَسْرُ الضَّمِّ مَعْ سَبَاٍ رَسَا وَاَصْغَرَ فَارْفَعْهُ وَاَکْبَرَ فَیْصَلَا

اور لفظ یَعْزُبُ میں زائے مضمومہ کا مکسور ہونا مع اُس لفظ یَعْزِبُ کے جو سبا میں ہے۔ (کسائی کے لیے) ثابت

ہوا ہے۔ (باقی مضموم الزائی پڑھتے ہیں۔) اور اَصْغَرَ مِنْ ذٰلِكَ وَلَا اَكْبَرَ میں لفظ اَصْغَرَ وَ اَكْبَرَ کو (حمزہ کے لیے) ایک قول فیصل میں مرفوع پڑھو۔ (باقی منصوب پڑھتے ہیں۔)

۱۴/۷۵۱ مَعَ المَدِّ قَطْعُ السِّحْرِ حُكْمٌ تَبَوَّءَا ‏ بِيَا وَقْفُ حَفْصٍ لَمْ يَصِحَّ فَيُحْمَلَا

قَالَ مُوْسٰى مَا جِئْتُمْ بِهِ السِّحْرُ میں اٰلسِّحْرُ (بصری کے لیے) ہمزۂ قطعیہ ممدودہ کے ساتھ علم قرأت کا حکم ہے (یعنی بصری اس کو ءَالسِّحْرُ پڑھتے ہیں جس میں ءَآلذَّكَرَيْنِ کی طرح ہمزۂ استفہامیہ کے بعد ہمزۂ وصلیہ میں ابدال یا تسہیل دونوں صحیح ہیں۔) اور اَنْ تَبَوَّءَا پر حفص کے لیے ہمزہ کی بجائے یا پر وقف کرنا (جیسا کہ بعض سے منقول ہے۔) صحیح نہیں کہ جس کو نقل کیا جائے۔ (لہٰذا وقف و وصل دونوں میں ہمزہ ہی پڑھا جائے گا۔)

۱۵/۷۵۲ وَتَتَّبِعَانِ النُّوْنُ خَفَّ مَدًا وَمَا ‏ جَ بِالْفَتْحِ وَالْاِسْكَانِ قَبْلُ مُثَقَّلَا

اور وَلَا تَتَّبِعَانِّ میں (ابن ذکوان کے لیے) نون مَدٌ کے اعتبار سے خفیف ہوا ہے۔ (یعنی وَلَا تَتَّبِعَانِ) اور ابن ذکوان سے نقل کے اعتبار سے وہ قول مضطرب ہے (جس پر عمل نہیں کرنا چاہیئے۔) کہ دوسری تا میں سکون و تخفیف ہو، باء مفتوح ہو، اور یہ نون مثقلہ سے پہلے ہو۔ (یعنی وَلَا تَتْبَعَانِّ)

۱۶/۷۵۳ وَفِي اَنَّهُ اكْسِرْ شَافِيًا وَبِنُوْنِهِ ‏ وَنَجْعَلُ صِفْ وَالْخِفُّ نُنْجِ رِضًى عَلَا

اور اٰمَنْتُ اَنَّهُ میں اَنَّهُ کے ہمزہ کو دراں حالیکہ وہ شافی ہے (حمزہ، کسائی کے لیے) مکسور پڑھ (باقی مفتوح پڑھتے ہیں) اور وَيَجْعَلُ الرِّجْسَ میں (شعبہ کے لیے) نَجْعَلُ بیان کرو۔ (باقی یاء غیبت سے پڑھتے ہیں۔) اور نُنْجِي الْمُؤْمِنِيْنَ میں لفظ نُنْجِي میں (کسائی و حفص کے لیے) نون ثانیہ میں تخفیف و سکون بلندی کے اعتبار سے پسندیدہ ہے۔ (باقی نُنَجِّي بہ تشدید جیم اور نون ثانیہ پر فتح پڑھتے ہیں۔)

۱۷/۷۵۴ وَذَاكَ هُوَ الثَّانِي وَنَفْسِي يَاءُهَا ‏ وَرَبِّيَ مَعْ اَجْرِي وَاِنِّيْ وَلِي حُلَا

اور لفظ مذکور نُنْجِي سے دوسرا کلمہ مراد ہے۔ (یعنی اوّل ثم نُنَجِّي مراد نہیں کیونکہ وہ باجماع بہ تشدید جیم ہے۔) اور اس سورت میں یاءات اضافت نَفْسِيْ اِنْ اَتَّبِعُ، وَرَبِّيْ اِنَّهُ لَحَقٌّ، اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ، اِنِّيْ اَخَافُ اور مَا يَكُوْنُ لِيْ میں شیریں ہوئی ہیں۔

Scanned with CamScanner

# سُوْرَةُ هُوْدَ عَلَیْهِ السَّلَامُ

1/755 وَإِنِّيْ لَكُمْ بِالْفَتْحِ حَقُّ رُوَاتِهِ ۔۔۔ وَبَادِئَ بَعْدَ الدَّالِ بِالْهَمْزِ حُلِّلَا

اور اِنِّیْ لَكُمْ نَذِيْرٌ میں (مکی، بصری، کسائی کے لیے) فتح ہمزہ کے ساتھ اس کے راویوں کا حق ہے۔ اور بَادِئَ الرَّأْيِ (بصری کے لیے) دال کے بعد ہمزہ کے ساتھ آراستہ کیا گیا ہے۔ (باقی بَادِیَ الرَّأْيِ بالیاء پڑھتے ہیں۔)

2/756 وَمِنْ كُلِّ نَوِّنْ مَعْ قَدْ أَفْلَحَ عَالِمًا ۔۔۔ فَعُمِّيَتِ اضْمُمْهُ وَثَقِّلْ شَذًا عَلَا

وَمِنْ كُلٍّ زَوْجَيْنِ کے لام میں مع سورۂ قَدْ أَفْلَحَ کے (حفص) ایک عالم کے لیے تنوین پڑھو۔ (باقی بغیر تنوین پڑھتے ہیں۔) اور فَعُمِّيَتْ میں حمزہ، کسائی، حفص کے لیے) عین کو مضموم اور میم کو مشدد پڑھو۔ کہ باعتبارِ شہرت کے یہ بلند ہے۔ (باقی بفتحِ عین وکسرِ میم مع تخفیف فَعَمِيَتْ پڑھتے ہیں۔ نیز یاد رہے کہ قصص میں یہ لفظ باتفاق فتح وتخفیف ہی کے ساتھ ہے۔)

3/757 وَفِيْ ضَمِّ مَجْرَاهَا سِوَاهُمْ وَفَتْحُ يَا ۔۔۔ بُنَيِّ هُنَا نَصٌّ وَفِي الْكُلِّ عُوِّلَا

4/758 وَآخِرَ لُقْمَانٍ يُوَالِيهِ أَحْمَدُ ۔۔۔ وَسَكَّنَهُ زَاكٍ وَشَيْخُهُ الْأَوَّلَا

اور لفظ مَجْرَاهَا کی میم میں ان کے یعنی حمزہ، کسائی اور حفص کے ماسوا ضمہ پڑھتے ہیں۔ (اور یہ تینوں فتح پڑھتے ہیں) اور لفظ يَا بُنَيَّ کی یا پر (عاصم کے لیے) اس سورت میں فتحہ منصوص ہے۔ اور تمام قرآن میں (حفص کے لیے) يَا بُنَيَّ کی یا کے فتحہ پر اعتماد کیا گیا ہے۔ اور لقمان کے سب سے آخر والے لفظ یعنی يَا بُنَيَّ أَقِمِ الصَّلٰوةَ میں احمد بزی حفص کی موافقت کرتے ہیں۔ (یعنی فتحہ پڑھتے ہیں) اور ایک پاکیزہ قاری (قنبل نے) آخر لقمان والے کلمہ کو ساکن الیاء پڑھا ہے۔ اور قنبل کے شیخ ابن کثیر مکی نے لقمان کے پہلے لفظ يَا بُنَيَّ لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ میں یا کو ساکن پڑھا ہے۔ باقی يَا بُنَيِّ بکسرِ یا پڑھتے ہیں۔

5/759 وَفِيْ عَمَلٌ فَتْحٌ وَرَفْعٌ وَنَوِّنُوْا ۔۔۔ وَغَيْرَ ارْفَعُوْا إِلَّا الْكِسَائِيَّ ذَا الْمَلَا

اور لفظ اِنَّهٗ عَمَلٌ غَيْرُ صَالِحٍ میں لفظ عَمَلٌ میں میم پر فتحہ اور لام پر رفع ہے۔ اور لام کو منوّن پڑھو۔ اور لفظ

غَیْرُ کی را کو مرفوع پڑھو۔ کسائی صاحبِ شرف کے علاوہ چھ (۶) قاریوں کے لیے (اور کسائی اِنَّہٗ عَمِلَ غَیْرَ صَالِحٍ پڑھتے ہیں۔)

۷۶۲ وَتَسْاَلْنِ خِفُّ الْکَھْفِ ظِلُّ حِمًی وَھَا ھُنَا غُصْنُہٗ وَافْتَحْ ھُنَا نُوْنَہٗ دَلَا

اور لفظ لَا تَسْئَلْنِ (جو کہ ہُود اور کہف دونوں میں ہے۔ دونوں میں اختلاف اس طرح ہے کہ۔) سورہ کہف میں (کوفیین، مکی، بصری کے لیے) لام میں سکون و تخفیفِ نون مکسورہ محفوظ سایہ ہے (اور نافع، شامی بفتحِ لام و نون مشددہ مکسورہ کے ساتھ پڑھتے ہیں) اور یہاں (کوفیین و بصری کے لیے مثل کہف کے) اسکانِ لام و تخفیفِ نون مکسورہ کی شاخ ہے اور (مکی کے لیے) اس کے نون کو فتحہ دو۔ کیونکہ فتحہ کامیاب رہا ہے۔ (گویا ہُود میں مکی، شامی اور نافع لام کو فتحہ اور نون کو مشدد پڑھتے ہیں۔ اور مکی نون کو فتحہ اور نافع و شامی کہف کی طرح نون مشدد کو مکسور پڑھتے ہیں۔)

**نوٹ:** باب یاءات زوائد بھی اِس جگہ دیکھ لینا چاہیئے۔ ناظمؒ نے وھاں فرمایا ہے۔

ع وَفِیْ ھُوْدَ تَسْئَالْنِیْ حَوَارِیْہِ جَمَّلَا۔ یعنی ہود میں بصری اور ورش اثباتِ یاء کرتے ہیں۔ باقی حذف کرتے ہیں۔ اس اختلاف کو ذہن میں رکھنے کے بعد ہُود میں پانچ قراءتیں ہوئیں اور کہف کے متعلق زوائد میں کہا ہے۔

وَفِی الْکَھْفِ تَسْئَالْنِیْ عَنِ الْکُلِّ یَاؤُہٗ
عَلٰی رَسْمِہٖ وَالْحَذْفُ بِالْخُلْفِ مُثِّلَا

لہٰذا کہف میں تین قراءتیں ہوئیں۔ نقشہ ذیل سے سمجھیئے۔

| ھُود | | |
|---|---|---|
| قارئین | صورتِ تلفظ | تشریح |
| کوفیین | فَلَا تَسْئَلْنِ | بسکونِ لام و کسرِ نون مخففہ مع حذفِ یا |
| بصری | فَلَا تَسْئَلْنِیْ | 〃 〃 〃 〃 مع الیاء |
| شامی و قالون | فَلَا تَسْئَلَنِّ | بفتحِ لام و کسرِ نون مشددہ مع حذف الیاء |
| ورش | فَلَا تَسْئَلَنِّیْ | 〃 〃 〃 〃 مع الیاء |
| مکی | فَلَا تَسْئَلَنَّ | 〃 〃 و فتحِ نون مشددہ مع حذف الیاء |

# کہف

| قارئین | صورت تلفظ | تشریح |
|---|---|---|
| کوفیین، مکی، بصری | فَلَا تَسْـئَلْنِي | بسکون لام و تخفیف نون مکسورہ مع الیاء |
| نافع، ہشام، ابن ذکوان فی وجہ ″ | فَلَا تَسْـئَلَنِّي | بفتح لام و کسر نون مشددہ ″ ″ ″ ″ |
| ابن ذکوان فی وجہ آخر ″ | فَلَا تَسْـئَلَنِّ | ایضًا بغیر الیاء |

۷/۷۶۱ وَيَوْمَئِذٍ مَعْ سَالَ فَافْتَحْ اُنٰى رِضًا ۔۔۔ وَفِي النَّمْلِ حِصْنٌ قَبْلَهُ النُّوْنُ ثُمِّلَا

اور لفظ یَوْمَئِذٍ کی میم کو یہاں مع سورۂ مَعَارِج کے (نافع و کسائی کے لیے) فتحہ دو۔ جو پسندیدہ صورت پر آیا ہے۔ (باقی مکسور پڑھتے ہیں) اور نمل میں وَهُمْ مِنْ فَزَعٍ يَّوْمَئِذٍ کی میم پر فتحہ (کوفیین و نافع کے لیے) ایک قلعہ ہے۔ جس سے پہلے فَزَعٍ کی عین پر (کوفیین کے لیے) نون تنوین صالح سمجھا گیا ہے۔ (گویا فَزَعٍ يَّوْمَئِذٍ کوفیین کے لیے فَزَعِ يَوْمَئِذٍ نافع کے لیے اور فَزَعِ يَوْمِئِذٍ باقی کے لیے)

۸/۷۶۲ ثَمُودَ مَعَ الْفُرْقَانِ وَالْعَنْكَبُوْتِ لَمْ ۔۔۔ يُنَوَّنْ عَلٰى فَصْلٍ وَفِي النَّجْمِ فُصِّلَا

۹/۷۶۳ نَمَا لِثَمُوْدٍ نَوِّنُوْا وَاخْفِضُوْا رِضًى ۔۔۔ وَيَعْقُوْبُ نَصْبُ الرَّفْعِ عَنْ فَاضِلٍ كَلَا

لفظ ثَمُوْدَا یہاں مع فرقان اور عنکبوت کے (حفص و حمزہ کے لیے) ایک قول فیصل پر منون نہیں (باقی منون پڑھتے ہیں۔) اور نجم میں اُس تنوین کا نہ ہونا (حمزہ و عاصم کے لیے) اس حالت میں مفصّل بیان کیا گیا کہ نقل میں اوپر تک گیا ہے۔ (باقی منوّن پڑھتے ہیں۔ نیز یاد رہے کہ تنوین پڑھنے والے وقف بالالف اور نہ پڑھنے والے۔ گو الف مرسوم ہے۔ مگر وقف بغیر الف کریں گے۔) اور اَلَا بُعْدًا لِّثَمُوْدَ میں (کسائی کے لیے) پسندیدہ حالت میں لفظ ثَمُوْدٍ کو منوّن اور مجرور (باقی کے لیے غیر منوّن اور مفتوح) پڑھو۔ اور مِنْ وَّرَاءِ اِسْحَاقَ يَعْقُوْبَ میں (حفص، حمزہ و شامی کے لیے) با پر رفع کی جگہ نصب ایک فاضل سے محفوظ چلا آیا ہے۔

۱۰/۷۶۴ هُنَا قَالَ سِلْمٌ كَسْرُهُ وَسُكُوْنُهُ ۔۔۔ وَقَصْرٌ وَفَوْقَ الطُّوْرِ شَاعَ تَنَزُّلَا

یہاں اور طور سے اوپر والی سورت ذاریات میں قَالَ سَلَامٌ میں (حمزہ، کسائی کے لیے) سین کا کسرہ

لام کا سکون اور حذفِ الف نزول کے اعتبار سے شائع ہوا ہے۔

۱۱/۷۶۵ وَفَاسْرِ اَنِ اسْرِ الْوَصْلُ اَصْلُ دُنَا وَهَا ۔ هُنَا حَقٌّ اِلَّا امْرَاتَكَ ارْفَعْ وَاَبْدِلَا

اور فَاسْرِ (یہاں حجر اور دخان ہیں) اور ان اسر (طٰہٰ و شعرا میں (نافع و مکی کے لیے) ہمزہ کا وصلیہ و مکسورہ ہونا ایک ایسا اصول ہے جو قریب الفہم ہے۔ (باقی ہمزہ قطعیہ مفتوحہ پڑھتے ہیں) اور یہاں اِلَّا امْرَاَتَكَ کی تا کا حق (مکی، بصری کے لیے) یہ ہے کہ اس کو مرفوع پڑھو۔ اور ما قبل سے بدل بناؤ۔ (باقی تا پر نصب پڑھتے ہیں، اور یہاں کی قید اس لیے ہے کہ یہی لفظ عنکبوت میں باتفاق منصوب ہے۔)

۱۲/۷۶۶ وَفِي سُعِدُوْا فَاضْمُمْ صِحَابًا وَسَلْ بِهٖ ۔ وَخِفُّ وَاِنْ كُلًّا اِلٰى صَفْوِهٖ دَلَا

اور لفظ سُعِدُوْا میں صحاب (حمزہ، کسائی و حفص) کے لیے سین کو مضموم (باقی کے لیے مفتوح) پڑھو، اور اللہ سے اس سعادت کا سوال کرو۔ اور وَاِنْ كُلًّا کے نون میں سکون و تخفیف (نافع، شعبہ، مکی کے لیے) اپنی پاکیزگی کے ساتھ کامیاب ہوئی ہے۔

۱۳/۷۶۷ وَفِيْهَا وَفِيْ يٰسٓ وَالطَّارِقِ الْعُلٰى ۔ يُشَدِّدُ لَمَّا كَامِلٌ نَصَّ فَاعْتَلَا

اور اس سورت میں كُلًّا لَمَّا اور یٰس میں كُلٌّ لَمَّا اور طارق میں اِنْ كُلُّ نَفْسٍ لَمَّا تینوں عالی سورتوں میں لَمَّا کو (شامی، عاصم، حمزہ کے لیے) ایک کامل مشدد پڑھتا ہے جس نے اس کی تصریح کی اور بلند ہوا ہے۔ (باقی مخفف پڑھتے ہیں)

۱۴/۷۶۸ وَفِيْ زُخْرُفٍ فِيْ نَصِّ لُسْنٍ بِخُلْفِهٖ ۔ وَيَرْجِعُ فِيْهِ الضَّمُّ وَالْفَتْحُ اِذْ عَلَا

اور سورۂ زخرف میں كُلُّ ذٰلِكَ لَمَّا چند فصیحوں (حمزہ، عاصم اور ہشام بالخلف) کی تصریح میں اپنے خلف کے ساتھ بتشدید میم ہے۔ اور اِلَيْهِ يُرْجَعُ الْاَمْرُ میں (نافع و حفص کے لیے) یا کا ضمہ اور جیم کا فتحہ ہے کیونکہ وہ عالی ہے۔ (باقی کے لیے يَرْجِعُ ہے۔)

۱۵/۷۶۹ وَخَاطَبَ عَمَّا يَعْمَلُوْنَ هُنَا وَاٰ ۔ خِرَ النَّمْلِ عِلْمًا عَمَّ وَارْتَادَ مَنْزِلَا

اور اس سورت میں اور آخر نمل میں (حفص، نافع، شامی کے لیے) عَمَّا يَعْمَلُوْنَ نے ایک ایسے علم کے لحاظ سے جو عام ہوا ہے۔ اور حصولِ علم کے لیے منزل اختیار کی ہے خطاب کیا ہے۔ (باقی یاء غیبت سے پڑھتے ہیں۔)

١٦/٧٧٠ وَيَا آتٰنِيْ عَنِّيْ وَاِنِّيْ ثَمَانِيَا — وَضَيْفِيْ وَلٰكِنِّيْ وَنُصْحِيْ فَاقْبَلَا

١٧/٧٧١ شِقَاقِيْ وَتَوْفِيْقِيْ وَرَهْطِيْ عُدَّهَا — وَمَعْ فَطَرَنْ اَجْرِيْ مَعًا تُحْصِ مُكْمِلَا

اور اس سورت کی یاءاتِ اضافت (اٹھارہ ہیں) عَنِّيْ اور اِنِّيْ آٹھ جگہ اور ضَيْفِيْ اور لٰكِنِّيْ اور نُصْحِيْ ہیں۔ پس قبول کرو۔ اور شِقَاقِيْ، تَوْفِيْقِيْ اور رَهْطِيْ ان کو بھی شمار کرو۔ مَعْ فَطَرَنِيْ اور دو جگہ اَجْرِيْ کے کامل ہونے کی حالت میں ان کو گن لو۔

# سُوْرَةُ يُوْسُفَ عَلَيْهِ السَّلَام

١/٧٧٢ وَيَا اَبَتِ افْتَحْ حَيْثُ جَا لِابْنِ عَامِرٍ — وَوَحِّدْ لِلْمَكِّيْ آيَاتُ الْوِلَا

اور يَا اَبَتِ جہاں بھی آئے (قرآن میں کل آٹھ جگہ ہے۔) ابن عامر کے لیے تا کو فتحہ (اور باقی کے لیے کسرۂ تا) پڑھو۔ اور اس سے قریب ہی لفظ آيَاتٌ کی کے لیے واحد (باقی کے لیے جمع) پڑھا گیا ہے

٢/٧٧٣ غَيَابَاتِ فِي الْحَرْفَيْنِ بِالْجَمْعِ نَافِعٌ — وَتَأْمَنُنَا لِلْكُلِّ يُخْفٰى مُفَصَّلَا

٣/٧٧٤ وَاَدْغَمَ مَعْ اِشْمَامِهِ الْبَعْضُ عَنْهُمُ — وَنَرْتَعْ وَنَلْعَبْ يَاءُ حِصْنٍ تَطَوَّلَا

٤/٧٧٥ وَيَرْتَعْ سُكُوْنُ الْكَسْرِ فِي الْعَيْنِ ذُوْ حِمًى — وَبُشْرَايَ حَذْفُ الْيَاءِ ثَبْتٌ وَمُيِّلَا

٥/٧٧٦ شِفَاءً وَقَلِّلْ جِهْبِذًا وَكِلَاهُمَا — عَنِ ابْنِ الْعَلَا وَالْفَتْحُ عَنْهُ تَفَضَّلَا

نافع نے لفظ غَيَابَاتِ دونوں کلموں میں جمع کے ساتھ (اور باقی نے واحد) پڑھا ہے۔ اور لفظ تَاْمَنَّا میں تمام قراء کے لیے پہلے نون کو دوسرے نون سے مفصّل یعنی جدا پڑھتے ہوئے پہلے میں روم کیا گیا ہے۔ اور تمام قراء سے بعض مشائخ نے اشمام کے ساتھ ادغام بھی کیا ہے۔ اور نَرْتَعْ وَنَلْعَبْ دونوں میں (کوفیین و نافع کے لیے) یاءِ غیبت ایک طویل قلعہ ہے۔ (باقی نون پڑھتے ہیں) اور لفظ يَرْتَعْ کی عین میں کسرہ کی جگہ سکون (کوفیین، شامی، بصری کے لیے) محفوظ ہے۔ (باقی مکسور پڑھتے ہیں۔) اور قَالَ يَا بُشْرٰى کے آخر میں (کوفیین کے لیے) یا کا حذف ثابت ہے۔ (باقی یاء کے ساتھ يَا بُشْرَايَ پڑھتے ہیں۔) اور (حمزہ، کسائی کے لیے) يَا بُشْرٰى کے الف میں شفا ہونے کے لحاظ سے امالہ کیا گیا ہے۔ اور ماہر ہونے کی حالت میں تو (ورش کے لیے) تقلیل کر۔ اور ابن العلا بصری

سے امالہ وتقلیل دونوں مروی ہیں۔ اور ان سے فتحہ نے فضیلت پائی ہے۔
**نوٹ:** یاد رہے کہ ناظمؒ نے امالہ وتقلیل کا یہاں اس لیے ذکر کیا کہ بصری نے اپنے اصول سے اس میں عدول کیا ہے۔

۲۷۷/۷ وَهَيْتَ بِكَسْرٍ اَصْلُ كُفْؤٍ وَهَمْزُهُ ۔۔۔ لِسَانٌ وَضَمُّ التَّا لِوَا خُلْفُهُ دَلَا

اور لفظ هَيْتَ ایک صاحب مثال قاری (نافع وشامی) کے لیے بکسرِ ھا اصل ہے۔ اور اس میں (یا کی جگہ) ہمزہ پڑھنا بھی (ہشام کے لیے) ایک لغت ہے۔ اور تا کا ضمہ (ہشام ہی کے لیے بالخلف اور مکی کے لیے بلا خلف) ایسا جھنڈا ہے جس کا خلف کامیاب ہوا ہے۔ (حاصل یہ کہ پانچ قراتیں ہیں (۱) هِيتَ نافع اور ابنِ ذکوان کے لیے (۲، ۳) هِئْتُ اور هِئْتَ ہشام کے لیے (۴) هَيْتُ مکی کے لیے۔ اور (۵) هَيْتَ باقی کے لیے۔)

۲۷۸/۷ وَفِي كَانَ فَتْحُ اللَّامِ فِي مُخْلَصًا ثَوَى ۔۔۔ وَفِي الْمُخْلَصِينَ الْكُلِّ حِصْنٌ تَجَمَّلَا

اور سورۂ مریم میں لفظ مُخْلَصًا میں (کوفیین کے لیے) لام کا فتحہ قائم ہوا ہے اور اَلْمُخْلَصِيْنَ میں تمام جگہ لام کا فتحہ (کوفیین ونافع کے لیے) ایک خوب صورت قلعہ ہے (باقی بکسرِ لام پڑھتے ہیں۔)

۲۷۹/۸ مَعًا وَصْلُ حَاشَا حَجَّ دَاْبًا لِحَفْصِهِمْ ۔۔۔ فَحَرِّكْ وَخَاطِبْ يَعْصِرُونَ شَمَرْدَلَا

یوسف میں دونوں جگہ حالتِ وصل میں حَاشَا (بصری کے لیے) باالالف بعد الشین غالب ہوا ہے۔ (باقی وصل وقف دونوں حالتوں میں اور بصری وقف میں بغیر الف پڑھتے ہیں) اور لفظ دَأْبًا میں حفص کے لیے ہمزہ کو حرکتِ فتحہ (اور باقی کے لیے ساکن) پڑھو۔ اور يَعْصِرُونَ میں (حمزہ، کسائی کے لیے) خطاب پڑھو۔ کیونکہ وہ سریع الفہم ہے (باقی غائب پڑھتے ہیں۔)

۲۸۰/۹ وَنَكْتَلْ بِيَا شَافٍ وَحَيْثُ يَشَاءُ نُو ۔۔۔ نُ دَارٍ وَحِفْظًا حَافِظًا شَاعَ عُقَّلَا

اور لفظ نَكْتَلْ (حمزہ، کسائی کے لیے) یا کے ساتھ شافی ہے۔ اور حَيْثُ يَشَاءُ میں ایک عالم (مکی) کے لیے نونِ جمع متکلم ہے۔ اور (حمزہ، کسائی، حفص کے لیے) حِفْظًا میں حَافِظًا عقلمندوں کے لیے شائع ہوا ہے۔

۲۸۱/۱۰ وَفِتْيَتِهِ فِتْيَانِهِ عَنْ شَذًا وَرُدْ ۔۔۔ بِالْاِخْبَارِ فِي قَالُوْا اَئِنَّكَ دِغْفَلَا

اور وَقَالَ لِفِتْيَتِهِ میں (حمزہ، کسائی، حفص کے لیے) فِتْيَانِهِ ایک مشہور روایت سے ہے۔ اور

قَالُوٓاءَاِنَّكَ میں ایک شاداب قاری (کی) کے لیے (حذفِ ہمزۂ استفہام کے ساتھ) جملہ خبریہ کو طلب کرو۔

۱۱/۷۸۲ وَيَيْأَسْ مَعًا وَاسْتَيْأَسَ اسْتَيْأَسُوا وَتَيْـ ـأَسُوا اقْلِبْ عَنِ الْبَزِّي بِخُلْفٍ وَأَبْدِلَا

اور اَفَلَمْ يَيْأَسِ (رعد میں) اور اِنَّهٗ لَا يَيْأَسُ دونوں اور اِسْتَيْأَسَ اور اِسْتَيْأَسُوا اور لَاتَيْئَاسُوا تمام کلمات میں بزی کے لیے ہمزہ کی جگہ یا اور یا کی جگہ ہمزہ کا قلب کرو۔ اور ہمزہ کو الف سے بدلتے ہوئے بزی کے لیے بالخلف پڑھو۔ (یعنی اَفَلَمْ يَايَسْ ، اِنَّهٗ لَا يَايَسُ ، اِسْتَايَسَ الخ)

۱۲/۷۸۳ وَيُوحِيْ اِلَيْهِمْ كَسْرُ حَاءٍ جَمِيعِهَا وَنُونٌ عَلَا يُوحِيْ اِلَيْهِ شَذًا عَلَا

اور لفظ يُوْحِيْ اِلَيْهِمْ میں (یہاں، نحل میں اور انبیاء میں) تمام جگہوں میں حا کا کسرہ اور نون جمع متکلم (حفص کے لیے) عالی ہوا ہے۔ اور لفظ يُوْحِيْ اِلَيْهِ (انبیاء) میں شہرت کے ساتھ کسرہ حا و نون (حمزہ کسائی و حفص کے لیے) بلند ہوا ہے۔ (باقی یاءِ مضمومہ چاروں میں اور فتحہ حا کے ساتھ پڑھتے ہیں۔)

۱۳/۷۸۴ وَثَانِيْ نُنَجِّي احْذِفْ وَشَدِّدْ وَحَرِّكَا كَذَا نَلْ وَخَفِّفْ كُذِّبُوا ثَابِتًا تَلَا

یعنی فَنُنْجِيَ مَنْ نَّشَآءُ میں دوسرا نون حذف کرو۔ اور جیم کو مشدد پڑھو۔ اور یاء کو حرکت فتحہ دو۔ اس کو (شامی و عاصم کے لیے) اسی طرح لے لو۔ (باقی فَنُنْجِيْ مَنْ نَّشَآءُ پڑھتے ہیں) اور اَنَّهُمْ قَدْ كُذِبُوْا کو ایک ثابت قدم قاری (کوفیین) کے لیے ذال میں تخفیف کر کے پڑھو۔ (باقی بتشدید ذال پڑھتے ہیں۔)

۱۴/۷۸۵ وَاِنِّيْ وَاِنِّيْ الْخَمْسُ رَبِّيْ بِاَرْبَعٍ اَرَانِيْ مَعًا نَفْسِيْ لَيَحْزُنُنِيْ حُلَا

۱۵/۷۸۶ وَفِيْ اِخْوَتِيْ حُزْنِيْ سَبِيْلِيْ بِيْ وَلِيْ لَعَلِّيْ آبَاءِيْ اَبِيْ فَاخْشَ مُوْحَلَا

(اس سورت میں یاءات اضافت بائیس[۲۲] ہیں) اَنِّيْ ایک جگہ اور اِنِّيْ پانچ جگہ رَبِّيْ چار جگہ اَرَانِيْ دو جگہ، نَفْسِيْ، لَيَحْزُنُنِيْ یہ سب زینت و جمال ہیں۔ نیز اِخْوَتِيْ، حُزْنِيْ، سَبِيْلِيْ، بِيْ، لِيْ، لَعَلِّيْ، اٰبَآءِيْ، اَبِيْ میں ہیں، پس تو لغزش سے ڈر۔

# سُوْرَةُ الرَّعْدِ

۱/۷۸۷ وَزَرْعٌ نَخِيلٌ غَيْرُ صِنْوَانٍ اَوَّلًا    لَدٰى خَفْضِهَا رَفْعٌ عَلٰى حَقِّهِ طُلَا

اور زرعٌ، نخیلٌ، غیرُ اور پہلا لفظ صِنْوَانٌ ان چاروں میں (حفص، مکی، بصری کے لیے) جر کی بجائے رفع ہے۔ اس قراءت کا حق بہت سی گردنوں پر عالی ہوا ہے (باقی مجرور پڑھتے ہیں۔)

۲/۷۸۸ وَذَكِّرْ تُسْقٰى عَاصِمٌ وَابْنُ عَامِرٍ    وَقُلْ بَعْدَهُ بِالْيَا يُفَضِّلُ شُلْشُلَا

اور لفظ تُسْقٰى کو عاصم اور ابن عامر شامی نے مذکر (باقی نے مؤنث) پڑھا ہے۔ اور اس کے بعد لفظ يُفَضِّلُ (حمزہ، کسائی کے لیے) کہو کہ یا غیبت کے ساتھ خفیف ہے۔ (باقی نون عظمت کے ساتھ پڑھتے ہیں۔)

۳/۷۸۹ وَمَا كُرِّرَ اسْتِفْهَامُهُ نَحْوُ آئِذَا    اَئِنَّا فَذُو اسْتِفْهَامٍ الْكُلُّ اَوَّلًا

۴/۷۹۰ سِوٰى نَافِعٍ فِي النَّمْلِ وَالشَّامِ مُخْبِرٌ    سِوَى النَّازِعَاتِ مَعْ اِذَا وَقَعَتْ وِلَا

اور تمام وہ مواقع کہ ان میں استفہام مکرر ہو۔ (مع ہمزہ ہائے استفہام کے تکرار کے) جیسے ءَاِذَا كُنَّا تُرَابًا، ءَاِنَّا لَفِي خَلْقٍ جَدِيدٍ میں ءَاِذَا اور ءَاِنَّا (استفہام مکرر میں اختلاف کی نوعیت یہ ہوئی ہے کہ جمہور تو دونوں جگہ ہمزہ استفہام کو باقی رکھتے ہیں۔ اور بعض قراء کہیں کہیں پہلے موقع میں بجائے استفہام کے ہمزہ کو حذف کرتے ہوئے خبر پڑھ رہے ہیں۔ اور بعض پہلے میں تو نہیں البتہ کہیں کہیں دوسرے موقعہ کو بصورت خبر پڑھتے ہیں۔ ناظم رح استفہام اوّل کے اختلاف کو بیان کرتے ہیں۔ پھر استفہام ثانی کے اختلافات کو ذکر کریں گے۔ نیز واضح رہے کہ استفہام مکرر قرآن میں گیارہ جگہ ہے، جن کا وقوع نو سورتوں میں ہے۔ پہلا موقعہ یہ سورت رعد ہے۔ تمام سورتوں کے نام حسب ذیل ہیں۔

رعد، اسراء میں دو جگہ، مومنون، نمل، عنکبوت، سجدہ، صافات، دو جگہ۔ واقعہ، نازعات۔ تمام قراء پہلے موقعہ میں استفہام پڑھنے والے ہیں۔ سوائے نافع کے سورۂ نمل میں (کہ وہ ءَاِذَا كُنَّا تُرَابًا وَّاٰبَآؤُنَآ ءَاِنَّا (نمل) میں پہلی جگہ استفہام نہیں پڑھتے بلکہ اِذَا پڑھتے ہیں۔ مفہوم مخالف سے یہ نکلا کہ نافع کے علاوہ باقی چھ قاری ءَاِذَا استفہام ہی پڑھتے ہیں) اور سوائے شامی کے کہ وہ موضع اوّل کو ہر جگہ خبر پڑھتے ہیں۔ سوائے نازعات اور سورۂ

واقعہ کے (اور نمل کے) کہ ان تین سورتوں میں موضع اوّل کو نقل کی اتباع کرتے ہوئے استفہام پڑھتے ہیں (مستثنیات کے ذیل میں ہم نے سورۂ نمل کا اضافہ کرکے مجموعی طور پر تین سورتوں کا استثنا اس لیے قرار دیا گو ناظمؒ نے بصراحت نازعات اور واقعہ دو ہی سورتوں کا استثناء کیا ہے۔ کہ نمل میں بطور مفہوم مخالف سِوٰی نَافِعٍ فِی النَّمْلِ سے شامی کے لیے استفہام ہونا لازم آتا ہے جیسا کہ وضاحت کی جا چکی ہے۔)

۵/۷۹۱ وَدُوْنَ عِنَادٍ عَمَّ فِي الْعَنْكَبُوْتِ مُخْـ ـبِرًا وَهُوَ فِي الثَّانِيْ اَتٰى رَاشِدًا وَّلَا

اور بغیر کسی عناد کے (مکی حفص، نافع و شامی کے لیے) سورۂ عنکبوت میں استفہام اوّل اس حالت میں عام ہوا ہے کہ وہ (بجائے استفہام کے) خبر دینے والا ہے۔ (مطلب یہ کہ گذشتہ شعر سے شامی کے لیے عنکبوت میں بجائے استفہام کے خبر ہونا تو پہلے مفہوم ہو چکا ہے۔ یہاں یہ بتانا چاہتے ہیں کہ عنکبوت میں مکی، حفص اور نافع بھی شامی کا اتباع کرتے ہوئے پہلے موقع میں اخبار پڑھتے ہیں۔ آگے استفہام ثانی کے اختلافات کی تفصیل بیان کرتے ہیں) اور اخبارِ استفہام ثانی میں نافع و کسائی کے لیے) نصرت کے اعتبار سے باعث رشد ہو کر آیا ہے۔ (یعنی استفہام ثانی کے موقع میں اور تو تمام حضرات استفہام ہی پڑھتے ہیں۔ مگر تمام سورتوں میں نافع و کسائی کا اصول یہ ہے کہ وہ اخبار پڑھتے ہیں۔ آگے اس کا استثنا ہے۔)

۶/۷۹۲ سِوَى الْعَنْكَبُوْتِ وَهْوَ فِي النَّمْلِ كُنْ رِضًا وَزَادَاهُ نُوْنًا إِنَّنَا عَنْهُمَا اعْتَلَا

سوائے عنکبوت کے (کہ اس میں نافع و کسائی اپنے اصول کے خلاف جمہور کی طرح استفہام ہی پڑھتے ہیں۔ مطلب یہ ہوا کہ عنکبوت کے استفہام ثانی میں باجماع استفہام ہی ہے) اور وہ اخبار سورۂ نمل کے موضع استفہام ثانی میں (شامی اور کسائی کے لیے) تو پسند کرنے والا ہو۔ مطلب یہ کہ سورۂ نمل کے استفہام ثانی میں شامی اپنے اصول کے خلاف اخبار پڑھتے ہیں، کیونکہ وہ نمل کے پہلے موقعہ میں اپنے اصول کے خلاف استفہام پڑھتے ہیں۔ جیسا کہ گذر چکا ہے۔ اور کسائی اپنے اصول کے مطابق اخبار پڑھتے ہیں۔ اس کا مفہوم مخالف یہ ہوا کہ شامی و کسائی کے علاوہ باقی پانچ قاری نمل کے موضع ثانی میں استفہام پڑھتے ہیں، گویا نافع کے لیے ایک عنکبوت اور دوسری نمل دو سورتیں ان کے اصول یعنی اخبار سے مستثنیٰ ہیں۔ اور کسائی کے لیے صرف عنکبوت ہی مستثنیٰ ہے۔ آگے فرماتے ہیں کہ) ابن عامر و کسائی نمل کے استفہام ثانی میں (خبر پڑھتے ہیں اور) نون کا اضافہ کرتے ہیں۔ اسی لیے ان دونوں سے لفظ اِنَّنَا بلند ہوا ہے۔

۷/۷۹۳ وَعَمَّ رِضًا فِي النَّازِعَاتِ وَهُمْ عَلٰى اُصُوْلِهِمْ وَامْدُدْ لِوَا حَافِظٍ بَلَا

اور (نافع، شامی اور کسائی کے لیے) سورۂ نازعات میں اس خبر کی پسندیدگی عام ہوئی ہے۔ (یعنی نافع کسائی

اپنے اصول کے مطابق اور شامی اپنے اصول کے خلاف نازعات کے استفہام ثانی کو خبر پڑھتے ہیں۔ آگے فرماتے ہیں کہ
مواقع مذکورہ میں استفہام پڑھنے والے) اجتماع ہمزتین کی تحقیق و تسہیل میں اپنے اپنے اصول پر ہیں۔ اور اس حفظ والے
کے جھنڈے کو دراز کرد۔ جو آزمودہ کار ہے۔ (مطلب یہ ہے کہ بین الہمزتین ہشام، بصری، قالون کے لیے ادخالِ الف کرو۔
اور ہشام کے لیے گو اصول یہ ہے کہ وہ ذاتُ الکسر میں ادخالِ بالخلف کرتے ہیں۔ لیکن استفہام مکرر کے ان مواقع
میں صرف ادخال ہی کریں گے۔ خلف نہیں ہے۔)

8 / 794 وَهَادٍ وَوَالٍ قِفْ وَوَاقٍ بِيَائِهِ ۔۔۔ وَبَاقٍ دَنَا هَلْ يَسْتَوِي صُحْبَةٌ تَلَا

(اور مکی کے لیے) هَادٍ، وَالٍ، وَاقٍ اور بَاقٍ (جہاں بھی ہوں) ان میں یا کے ساتھ وقف کرو۔ جیسا کہ تواتر سے
ہم تک قریب ہوا ہے۔ (باقی وقف و وصل میں اور مکی وصل میں بغیر یا پڑھتے ہیں۔) اور هَلْ يَسْتَوِي کو (یاءِ تذکیر
کے ساتھ جیسا کہ اطلاق سے مفہوم ہے۔) صُحبہ نے پڑھا ہے۔ (باقی تاءِ تانیث سے پڑھتے ہیں۔)

9 / 795 وَبَعْدُ صِحَابٌ يُوقِدُونَ وَضَمُّهُمْ ۔۔۔ وَصُدُّوا ثَوَى مَعْ صُدَّ فِي الطَّوْلِ وَانْجَلَا

اور اس کے بعد يُوقِدُونَ کو صحاب (یاءِ غیبت سے اور باقی تاءِ خطاب سے) پڑھتے ہیں۔ اور لفظ وَصُدُّوا
مع لفظ وَصُدَّ کے جو غافر میں ہے۔ (کوفیین کے لیے) ضمِ صاد کے ساتھ قائم و روشن ہوا ہے۔ (باقی بالفتح پڑھتے ہیں۔)

10 / 796 وَيُثْبِتُ فِي تَخْفِيفِهِ حَقٌّ نَاصِرٌ ۔۔۔ وَفِي الْكَافِرُ الْكُفَّارُ بِالْجَمْعِ ذُلِّلَا

اور لفظ يُثْبِتُ (مکی، بصری و عاصم کے لیے) اپنی تخفیف میں ایک مددگار قاری کی سچائی ہے۔ باقی بفتحِ ثا و تشدیدِ با
پڑھتے ہیں۔) اور وَسَيَعْلَمُ الْكُفَّارُ جمع کے ساتھ بجائے وَسَيَعْلَمُ الْكَافِرُ کے تابع کیا گیا ہے۔ (یعنی کوفیین و شامی
جمع۔ باقی واحد پڑھتے ہیں۔)

# سُورَةُ اِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

1 / 797 وَفِي الْخَفْضِ فِي اللهِ الَّذِي الرَّفْعُ عَمَّ خَا ۔۔۔ لِقٌ امْدُدْهُ وَاكْسِرْ وَارْفَعِ الْقَافَ شُلْشُلَا

2 / 798 وَفِي النُّورِ وَاخْفِضْ كُلُّ فِيهَا وَالْاَرْضَ هَا ۔۔۔ هُنَا مُصْرِخِيَّ اكْسِرْ لِحَمْزَةَ مُجْمِلَا

اور (اِلٰی صِرَاطِ الْعَزِیْزِ الْحَمِیْدِ کے بعد) لفظ اَللّٰہُ الَّذِیْ کے جر میں (نافع وشامی کے لیے) رفع عام ہوا ہے۔ (باقی مجرور پڑھتے ہیں۔) اور اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰہَ خَلَقَ میں (حمزہ، کسائی کے لیے) خا کے بعد الف پڑھو۔ اور لام کو کسرہ دو۔ اور قاف پر رفع پڑھو۔ بحالیکہ یہ خفیف ہے۔ اور نور میں وَاللّٰہُ خَلَقَ کُلَّ دَآبَّۃٍ میں بھی اسی طرح (بصیغہ اسم فاعل پڑھو۔) اور لفظ خَالِقُ کے بعد والے الفاظ کو کہ نور میں کُلَّ ہے۔ اور یہاں اَلْاَرْضَ ہے۔ (ان کو مضاف الیہ ہونے کی وجہ سے) مجرور پڑھو۔ (باقی خَلَقَ کو بصیغہ ماضی اور بعد والے الفاظ کُلَّ اور اَلْاَرْضَ مفعولیت کی وجہ سے منصوب پڑھتے ہیں۔) اور ایک اچھا طریقہ اختیار کرتے ہوئے امام حمزہ کے لیے لفظ مُصْرِخِیَّ کو کسر یا (اور باقی کے لیے بفتح یا) پڑھو۔

۳/۷۹۹ کَہَا وَصْلٌ اَوْ لِلسَّاکِنَیْنِ وَقُطْرُبٌ حَکَاہَا مَعَ الْفَرَّآءِ مَعْ وَلَدِ الْعَلَا

(امام حمزہ کے لیے مُصْرِخِیَّ میں یا کا کسرہ ایسا ہی ہے) جیسا کہ ہاء ضمیر مذکر میں (یاء ساکنہ اور کسرہ کے بعد) حالت وصل میں ہوتا ہے۔ (مثلاً فِیْہِ اور بِہٖ اسی قدر مشترک کے طور پر مُصْرِخِیَّ میں یاء متکلم بھی ضمیر ہے جس کے ماقبل یاء جمع ہے۔ کیونکہ مُصْرِخِیَّ اصل میں مُصْرِخِیْنَ ہے۔ یاء متکلم کی طرف مضاف ہونے کے بعد نون حذف ہو گیا۔ اور دونوں یاء میں ادغام ہونے کے بعد یاء ضمیر کو مکسور پڑھا گیا ہے۔ جیسا کہ یُوَجِّہْہُ میں دونوں ہا کا ادغام بھی ہوا۔ اور ہاء ضمیر اپنے اصول کے مطابق مضموم بھی پڑھی گئی۔ آگے کسرہ کی دوسری وجہ بیان کرتے ہیں) یا لِلسَّاکِنَیْنِ اجتماع ساکنین کی وجہ سے ہے۔ (یعنی دو یاء ساکن جمع ہوئیں حسب قاعدہ اَلسَّاکِنُ اِذَا حُرِّکَ حُرِّکَ بِالْکَسْرِ دونوں میں ادغام کرتے ہوئے کسرہ دیا گیا) نیز یاء متکلم کا کسرہ (بنی یربوع کی لغت میں ہے جس کو تلمیذ سیبویہ) قطرب نے نقل کیا ہے۔ (اور) فرآء مع ابوعمرو بصری کے اس کا جواز نقل کرتے ہیں۔

۴/۸۰۰ وَضُمَّ کَفَا حِصْنٍ یَضِلُّوْا یَضِلَّ عَنْ وَاَفْئِیْدَۃً بِالْیَا بِخُلْفٍ لَہٗ وَلَا

اور (شامی، کوفیین ونافع کے لیے) ایک ایسے قاری کے لیے جو قلعہ کے مثل ہے۔ لِیُضِلُّوْا کو یہاں اور لِیُضِلَّ کو (حج، لقمان، زمر میں) مضموم الیاء پڑھو۔ (باقی یا کو فتحہ پڑھتے ہیں) اور فَاجْعَلْ اَفْئِدَۃً (ہشام کے لیے ہمزہ کے بعد یا کی زیادتی کے ساتھ نصرت میں بالخلف ہے۔ یعنی اَفْئِیْدَۃً۔

**نوٹ:** واضح ہو کہ اَفْئِدَتُہُمْ میں کوئی اختلاف نہیں۔

۵/۸۰۱ وَفِیْ لِتَزُوْلَ الْفَتْحُ وَارْفَعْہُ رَاشِدًا وَمَا کَانَ لِیْ اِنِّیْ عِبَادِیْ خُذْ مُلَا

اور لِتَزُوْلَ میں صاحب رشد ہو کر (کسائی کے لیے) پہلے لام کا فتحہ اور دوسرے کا رفع پڑھو۔ (باقی بکسر لام

اوّل ونصب ثانی پڑھتے ہیں۔) اور وَمَا كَانَ لِيَ، اِنِّيٓ اور عِبَادِيَ (تین یاءاتِ اضافت ہیں) صاحبِ دلائل ہوکر ان کو یاد کرلو۔

# سُوْرَةُ الْحِجْرِ

۸۰۲/۱ وَرُبَّ خَفِيْفٌ اِذْ نَمَا سُكِّرَتْ دَنَا ⁂ تَنَزَّلُ ضَمُّ التَّا لِشُعْبَةَ مُثِّلَا

اور رُبَمَا میں جب کہ وہ نقل میں بلند ہوئی، تو (نافع، عاصم کے لیے) خفیف ہوئی۔ (باقی نے مشدد پڑھی) اور لفظ سُكِرَتْ بالتخفیف (مکی کے لیے) تخفیف ہم سے قریب ہوئی ہے (باقی تشدید کاف پڑھتے ہیں) اور مَا تَنَزَّلُ الْمَلٰئِكَةُ میں تَنَزَّلُ کی تا کا ضمہ (اور نون وزاء مشددہ کا فتحہ) شعبہ کے لیے معین کیا گیا ہے۔ (اور الْمَلَائِكَةُ مرفوع ہے۔ جیسا کہ آئندہ شعر سے معلوم ہوگا۔)

۸۰۳/۲ وَبِالنُّوْنِ فِيْهَا وَاكْسِرِ الزَّايَ وَانْصِبِ الْـ ⁂ ـمَلَائِكَةَ الْمَرْفُوْعَ عَنْ شَائِدٍ عُلَا

اور (حفص، حمزہ وکسائی کے لیے) تا کی جگہ نون کے ساتھ ہے۔ (یعنی پہلا نون مضموم اور دوسرا مفتوح) اور زاء مشددہ کو کسرہ دو۔ اور اَلْمَلَائِكَةُ جو کہ دوسروں کے لیے مرفوع ہے ایک ایسے قاری (حفص، حمزہ وکسائی) سے منصوب پڑھو جو رفعت میں بلند مرتبہ ہے۔ (باقی مَا تَنَزَّلُ الْمَلَائِكَةُ بفتح تا ونون وزاء مشددہ ورفع مَلَائِكَة پڑھتے ہیں۔)

۸۰۴/۳ وَثَقِّلْ لِلْمَكِّيِّ نُوْنَ تُبَشِّرُوْ ⁂ نَ وَاكْسِرْهُ حِرْمِيًّا وَمَا الْحَذْفُ اَوَّلَا

اور مکی کے لیے تُبَشِّرُوْنَ کا نون مشدد پڑھا گیا ہے (باقی کے لیے مخفف ہے) اور نافع، مکی دونوں کے لیے نون کو مکسور پڑھو۔ (باقی کے لیے مفتوح) اور (نافع کی قراءت میں) پہلا نون محذوف نہیں (کیونکہ وہ علامتِ رفع ہے بلکہ دوسرا نونِ وقایہ محذوف ہے اور نون کا کسرہ یا کے حذف پر علامت ہے۔ جس طرح مکی کے یہاں نون اعرابی اور نونِ وقایہ میں ادغام کے بعد نون مشدد کو اسی لیے کسرہ دیا ہے۔)

۸۰۵/۴ وَيَقْنَطُ مَعَهْ يَقْنَطُوْنَ وَتَقْنَطُوْا ⁂ وَهُنَّ بِكَسْرِ النُّوْنِ رَافَقْنَ حُمَّلَا

اور يَقْنَطُ اسی سورت میں اور اس کے ساتھ ہی يَقْنَطُوْنَ (روم) اور لَا تَقْنَطُوْا (زمر) یہ سب الفاظ

(کسائی ، بصری کے لیے) نون کے کسرہ کے ساتھ ناقلین کے رفیق ہوتے ہیں ۔ (باقی بفتح نون پڑھتے ہیں ۔)

۵/۸۰۶ وَمُنَجُّوهُمْ خِفٌّ وَفِي الْعَنْكَبُوتِ نُنْـجِيَنَّ شِفَا مُنْـجُوكَ صُحْبَتُهُ دَلاَ

اور اِنَّا لَمُنَجُّوْهُمْ یہاں اور عنکبوت میں لَنُنَـجِّيَنَّهُ (حمزہ، کسائی کے لیے) بتخفیفِ جیم وسکونِ نون ثانی ہوئے ہیں ۔ (باقی بہ تشدید جیم وفتح نون پڑھتے ہیں) اور اِنَّا مُنَجُّوْكَ (عنکبوت) اس کی تخفیف میں صحبہ (حمزہ، کسائی، شعبہ) کی ) کامیاب ہوئے ہیں ۔ (باقی بالتشدید پڑھتے ہیں ۔)

۶/۸۰۷ قَدَرْنَا بِهَا وَالنَّمْلِ صِفْ وَعِبَادِ مَعْ بَنَاتِي وَاَنِّي ثُمَّ اِنِّي فَاعْقِلاَ

لفظ قَدَّرْنَا جو اس سورت میں اور نمل میں ہے بتخفیفِ دال (شعبہ کے لیے) بیان کرو ۔ (باقی بتشدید دال پڑھتے ہیں ۔ اور یاءاتِ اضافت چار ہیں ۔ عِبَادِيْ مَعَ ۔ بَنَاتِيْ ، اَنِّيْ ، اور اِنِّيْ ۔ پس تم ان کو سمجھ لو ۔

# سُوْرَةُ النَّحْل

۱/۸۰۸ وَيُنْبِتُ نُونٌ صَحَّ يَدْعُونَ عَاصِمٌ وَفِي شُرَكَايَ الْخُلْفُ فِي الْهَمْزِ هَلْهَلاَ

اور يُنْبِتُ میں (شعبہ کے لیے) نون جمع متکلم صحیح ہے (باقی کے لیے یاءِ غیبت ہے) اور وَالَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ کو عاصم نے یاءِ غیبت کے ساتھ پڑھا ہے ۔ (باقی تاءِ خطاب پڑھتے ہیں ۔) اور شُرَكَاءِيَ میں (بزی کے لیے) حذفِ ہمزہ کے خلف میں ضعف ہے ۔ (اور صحیح وجہ وہی ہے جو جمہور کے لیے ہے یعنی بقاءِ ہمزہ)

۲/۸۰۹ وَمِنْ قَبْلِ فِيهِمْ يَكْسِرُ النُّونَ نَافِعٌ مَعًا يَتَوَفَّاهُمْ لِحَمْزَةَ وُصِّلاَ

اور فِيْهِمْ سے پہلے تُشَاقُّوْنَ میں نافع نون کو کسرہ پڑھتے ہیں ۔ (باقی فتحہ) اور حمزہ کے لیے يَتَوَفّٰهُمُ دونوں جگہ (یاءِ تذکیر کے ساتھ) پہنچایا گیا ہے ۔ (باقی کے لیے تاءِ تانیث کے ساتھ ہے ۔)

۳/۸۱۰ سَمَا كَامِلاً يَهْدِي بِضَمٍّ وَفَتْحَةٍ وَخَاطِبْ تَرَوْا شَرْعًا وَالْاٰخِرُ فِي كِلاَ

کامل طور سے لفظ لَا يَهْدِيْ (نافع، کی، بصری اور شامی کے لیے) بضمِ یا وبفتحِ دال بلند ہوا ہے ۔ (باقی کے لیے

فتحہ یا کسرہ دال سے) اور اَوَلَمْ یَرَوْا کو (حمزہ وکسائی کے لیے) ایک اچھے طریقہ پر خطاب پڑھو (باقی کے لیے غیب) اور دوسرا اَوَلَمْ یَرَوْا اِلَى الطَّيْرِ (نا دِ خطاب کے ساتھ حمزہ، شامی کے لیے) حفاظت میں ہے۔

$\frac{4}{811}$ وَرَا مُفْرِطُونَ اكْسِرْ اَضَا يَتَفَيَّؤُا الْ ۔۔۔ مُؤَنَّثُ لِلْبَصْرِيِّ قَبْلُ تُقُبِّلَا

اور مُفْرَطُوْنَ کی راء کو (نافع کے لیے) مکسور (اور باقی کے لیے مفتوح) پڑھو۔ بحالیکہ تم علمی فیض میں مجمعِ آب کی طرح ہو۔ اور اس سے پہلے یَتَفَيَّؤُا کو بصری کے لیے مؤنث (اور باقی کے لیے مذکر) قبول کیا گیا ہے۔

$\frac{5}{812}$ وَحَقُّ صِحَابٍ ضَمَّ نَسْقِيكُمُو مَعًا ۔۔۔ لِشُعْبَةَ خَاطِبْ يَجْحَدُونَ مُعَلِّلَا

حق صحاب

اور نُسْقِيكُمْ میں دونوں جگہ (یہاں اور مومنون میں) نون کا ضمہ چند مصاحبوں (مکی، بصری، حمزہ، کسائی و حفص) کے لیے حق ہے۔ اور شعبہ کے لیے اَفَبِنِعْمَةِ اللّٰهِ يَجْحَدُوْنَ میں خطاب پڑھو۔ بحالیکہ اس کی علت بیان کرنے والے ہو۔ (باقی غیب پڑھتے ہیں۔)

$\frac{6}{813}$ وَظَعْنِكُمُو اِسْكَانُهُ ذَائِعٌ وَنَجْ ۔۔۔ زِيَنَّ الَّذِينَ النُّونُ دَاعِيهِ نُوِّلَا
د ن

$\frac{7}{814}$ مَلَكْتُ وَعَنْهُ نَصَّ الْاَخْفَشُ يَاءَهُ ۔۔۔ وَعَنْهُ رَوَى النَّقَّاشُ نُونًا مُوَهَّلَا
م

اور ظَعْنِكُمْ میں عین کا سکون (کوفیین و شامی کے لیے) مشہور ہے۔ (باقی کے لیے عین کا فتحہ ہے) اور وَلَنَجْزِيَنَّ الَّذِيْنَ میں (مکی، عاصم اور ابنِ ذکوان کے لیے بالخلف) نون جمع متکلم کا داعی عطا کیا گیا تو میں مالک ہوا۔ اور ابنِ ذکوان سے اخفش ہارون بن موسیٰ دمشقی تلمیذ ابنِ ذکوان نے یاءِ غیبت کی تصریح کی ہے اور ابنِ ذکوان سے نقاش نے نون روایت کیا ہے جو ضعیف ہے۔

**نوٹ:** ناظم رح نے نون کو داجونی کی اتباع میں اگرچہ ضعیف فرمایا ہے لیکن نشر میں دونوں وجہوں کو صحیح قرار دیا گیا ہے۔ (ضباع)

$\frac{8}{815}$ سِوَى الشَّامِ ضُمُّوا وَاكْسِرُوا فُتِنُوا لَهُمْ ۔۔۔ وَيُكْسَرُ فِي ضَيْقٍ مَعَ النَّمْلِ دُخْلُلَا

قراء سبعہ ماسوائے شامی کے لیے فُتِنُوْا میں فا کو ضمہ دو، اور تا کو کسرہ (اور شامی فَتَنُوْا بفتحتین پڑھتے ہیں۔) اور یہاں اور نمل میں لفظ ضَيْقٍ (مکی کے لیے) لئیر المداخلت ہو کر بکسرِ ضاد (باقی کے لیے بفتح ضاد) پڑھا گیا ہے۔

# سُوْرَةُ الْاِسْرَاء

۱/۸۱۶ وَيَتَّخِذُوا غَيْبٌ حَلاَ لِيَسُوْءَ نُوْ ... نُ رَاوٍ وَضَمُّ الْهَمْزِ وَالْمَدُّ عُدِّلاَ

۲/۸۱۷ سَمَا وَيُلَقَّاهُ يُضَمُّ مُشَدَّدًا ... كَفًى يَبْلُغَنَّ امْدُدْهُ وَاكْسِرْ شَمَرْدَلاَ

۳/۸۱۸ وَعَنْ كُلِّهِمْ شَدِّدْ وَفَا اُفِّ كُلِّهَا ... بِفَتْحٍ دَنَا كُفُؤًا وَنَوِّنْ عَلَى اِعْتِلاَ

اور اَلَّا یَتَّخِذُوْا یاءِ غیبت کے ساتھ (بصری کے لیے اور تاءِ خطاب کے ساتھ باقی کے لیے) شیریں ہوا ہے اور لِنَسُوْءَ ایک روایت بیان کرنے والے (کسائی) کے لیے نون جمع متکلم ہے (باقی کے لیے یاءِ غیبت) اور (نافع، مکی، بصری، حفص کے لیے) ضمّ ہمزہ اور اس کے بعد واوِ مدہ کے ساتھ (لِیَسُوْءُوْا) موزوں اور بلند ہوا ہے (باقی کے لیے لِیَسُوْءَ) یُلَقّٰهُ مَنْشُوْرًا (شامی کے لیے) بضمّ یاء و فتح لام و تشدید قاف کافی ہوا ہے۔ (باقی کے لیے بفتح یاء و سکون لام و تخفیف قاف یَلْقٰهُ ہے۔) (اِمَّا یَبْلُغَنَّ میں (حمزہ، کسائی کے لیے) غین کے بعد الف، اور نون کو مکسور پڑھو، بحالیکہ تم نظیف الطبع ہو۔ اور نون کو سب کے لیے مشدد ہی پڑھو۔ اور اُفٍّ کی فاء تمام جگہ (اسراء، انبیاء، احقاف میں مکی، شامی کے لیے) فتحہ کے ساتھ ایک مثال ہو کر قریب ہوئی ہے۔ اور (نافع، حفص کے لیے) ایک بلند وجہ پر تنوین پڑھو۔ (حاصل یہ کہ تین قراءتیں ہیں۔ اُفَّ مکی، شامی کے لیے۔ اُفٍّ نافع و حفص کے لیے۔ اُفِّ، باقی کے لیے۔)

۴/۸۱۹ وَبِالْفَتْحِ وَالتَّحْرِيكِ خِطْأً مُصَوَّبٌ ... وَحَرَّكَهُ الْمَكِّي وَمَدَّ وَجَمَّلاَ

اور لفظ خِطْأً (ابن ذکوان کے لیے) بفتح خا و طا (بلا مد) درست قرار دیا گیا ہے۔ اور مکی نے (کسرۂ خا کے ساتھ) طا پر حرکتِ فتحہ اور الفِ مدہ پڑھا ہے۔ اور خوبصورت لفظ اختیار کیا ہے۔ (یعنی خِطَاءً، باقی کے لیے خِطْأً ہے۔)

۵/۸۲۰ وَخَاطَبَ فِي يُسْرِفْ شُهُودٌ وَضَمُّنَا ... بِحَرْفَيْهِ بِالْقِسْطَاسِ كَسْرُ شَذٍ عَلاَ

اور فَلَا یُسْرِفْ میں چند شاہدوں (حمزہ، کسائی) نے خطاب (باقی نے غیبت) پڑھا ہے۔ اور بِالْقِسْطَاسِ میں یہاں اور شعراء میں (حمزہ، کسائی، حفص کے لیے) بجائے ضمۂ قاف کے ایک شہرت والا کسرہ عالی ہوا ہے۔

۶/۸۲۱ وَسَيِّئَةً فِي هَمْزِهِ اضْمُمْ وَهَائِهِ ۔۔۔ وَذَكِّرْ وَلَا تَنْوِينَ ذِكْرًا مُكَمَّلَا

اور لفظ سَيِّئَةً کے ہمزہ اور ھا پر (کوفیین، شامی کے لیے) ضمہ پڑھو۔ اور ھاء کو مذکر پڑھو۔ اور اس میں کوئی تنوین نہیں بحالیکہ یہ مکمل ذکر ہے۔ (یعنی سَيِّئُهُ اور باقی کے لیے سَيِّئَةً)

۷/۸۲۲ وَخَفِّفْ مَعَ الْفُرْقَانِ وَاضْمُمْ لِيَذْكُرُوا ۔۔۔ شِفَاءً وَفِي الْفُرْقَانِ يَذْكُرُ فُصِّلَا

یہاں مع فرقان کے دونوں جگہ لِيَذَّكَّرُوا کے ذال کو ساکن و مخفف اور کاف کو مضموم پڑھو۔ دراں حالیکہ یہ قراءت (حمزہ، کسائی کی قراءت میں) باعث شفا ہے۔ اور فرقان میں اَنْ يَذَّكَّرَ (تخفیف ذال و ضم کاف کے ساتھ حمزہ کے لیے) واضح کیا گیا ہے (باقی کے لیے ہر جگہ تشدید ذال و فتح کاف مشدد کے ساتھ ہے۔)

۸/۸۲۳ وَفِي مَرْيَمٍ بِالْعَكْسِ حَقٌّ شِفَاؤُهُ ۔۔۔ يَقُولُونَ عَنْ دَارٍ وَفِي الثَّانِ نُزِّلَا

۹/۸۲۴ سَمَا كِفْلُهُ اَنِّثْ يُسَبِّحُ عَنْ حِمًى ۔۔۔ شَفَا وَاكْسِرُوا اِسْكَانَ رَجْلِكَ عُمِّلَا

اور مریم میں (مکی، بصری، حمزہ و کسائی کے لیے) اَوَلَا يَذْكُرُ میں برعکس یعنی بالتشدید ہے جس کا شافی ہونا برحق ہے۔ (باقی کے لیے بالتخفیف ہے) اور كَمَا يَقُولُونَ ایک عالم (مکی حفص) سے (یاءِ غیبت کے ساتھ، اور باقی سے خطاب کے ساتھ) مروی ہے۔ اور ثانی یعنی عَمَّا يَقُولُونَ میں (عاصم، نافع، مکی، بصری و شامی کے لیے) یاءِ غیبت کی ذمہ داری نازل و بلند ہوئی ہے۔ (اور حمزہ، کسائی نے خطاب پڑھا ہے) اور يُسَبِّحُ لَهُ کو (حفص، بصری، حمزہ، کسائی کے لیے) ایک حامی کی روایت سے مؤنث پڑھو جو شافی ہے۔ (باقی مذکر پڑھتے ہیں) اور رَجِلِكَ میں جیم کے سکون کو (حفص کے لیے) کسرہ کے ساتھ پڑھو کہ یہی عمل میں لایا گیا ہے۔

۱۰/۸۲۵ وَيَخْسِفَ حَقٌّ نُونُهُ وَيُعِيدَكُمْ ۔۔۔ فَيُغْرِقَكُمْ وَاثْنَانِ يُرْسِلَ يُرْسِلَا

اور اَنْ يَخْسِفَ، اَنْ يُعِيدَكُمْ، فَيُغْرِقَكُمْ اور دو لفظ اَوْ يُرْسِلَ اور فَيُرْسِلَ ان پانچوں لفظوں میں (مکی، بصری کے لیے) نون جمع متکلم حق ہے (باقی یاءِ غیبت پڑھتے ہیں۔)

۱۱/۸۲۶ خِلَافَكَ فَافْتَحْ مَعْ سُكُونٍ وَقَصْرِهِ ۔۔۔ سَمَا صِفْ نَاَى اٰخِرْ مَعًا هَمْزَهُ مُلَا

وَاِذًا لَّا يَلْبَثُونَ خِلَافَكَ میں خِلَافَكَ کی خا کو مفتوح پڑھو مع سکونِ لام و حذفِ الف کے۔ (نافع،

کی ,بصری ,شعبہ کے لیے) بیان کرو کہ یہی بلند ہے۔اور وَنَاٰی میں (یہاں اور حم سجدہ میں) دونوں جگہ (ابن ذکوان کے لیے) اس کے ہمزہ کو الف سے موخر کرو۔ (یعنی نَاْءَ بروزن شَاءَ بحالیکہ یہ روایت مدلل ہے۔

۱۲/۸۲۷ تُفَجِّرَ فِی الْاُوْلٰی کَتَقْتُلَ ثَابِتٌ وَعَمَّ نَدًی کِسْفًا بِتَحْرِیْکِهٖ وِلَا

۱۳/۸۲۸ وَفِیْ سَبَأٍ حَفْصٌ مَعَ الشُّعَرَاءِ قُلْ وَفِی الرُّوْمِ سَکِّنْ لَیْسَ بِالْخُلْفِ مُشْکِلَا

حَتّٰی تُفَجِّرَ لَنَا پہلے کلمہ میں مثل تَقْتُلَ کے (کوفیین کے لیے) ثابت ہے۔باقی تفعیل سے پڑھتے ہیں۔ اور پہلے کی قید سے فَتُفَجِّرَ الْاَنْھٰرَ سے احتراز ہوگیا۔جس کو سب تفعیل سے پڑھتے ہیں۔) اور (نافع ،شامی اور عاصم کے لیے) متابعت میں شادابی کے اعتبار سے لفظ کِسَفًا بفتح سین عام ہوا ہے۔(باقی بسکونِ سین پڑھتے ہیں۔) اور سبا میں مع شعراء کے (صرف حفص کے لیے بفتح سین) کہو (باقی دونوں میں اسکان سے پڑھتے ہیں۔) اور روم میں (ہشام کے لیے بالخلف اور ابن ذکوان کے لیے بلاخلف) سین کو ساکن کرو۔جو خلف کے ساتھ مشکل نہیں۔(باقی بفتح سین پڑھتے ہیں ،نیز یاد رہے کہ طور میں باجماع سکون کے ساتھ ہے۔)

۱۴/۸۲۹ وَقُلْ قَالَ الْاُوْلٰی کَیْفَ دَارَ وَضَمُّ تَا عَلِمْتَ رِضًی وَالْیَاءُ فِیْ رَبِّیْ انْجَلَا

اور (شامی ،کمی کے لیے) پہلے قُلْ کو قَالَ کہو (دیکھو) لفظ کس طرح بدلا (پہلے قُلْ سے مراد قُلْ سُبْحَانَ رَبِّیْ ہے۔ دوسرا لفظ قُلْ لَّوْ کَانَ ہے۔جو بالاتفاق امر کا صیغہ ہے۔) اور لَقَدْ عَلِمْتَ کی تاء کا ضمہ (کسائی کے لیے) پسندیدہ ہے۔(باقی فتحہ پڑھتے ہیں۔) اور ایک یاءِ اضافت رَبِّیْ میں واضح ہوئی ہے۔

# سُوْرَةُ الْکَہْف

۱/۸۳۰ وَسَکْتَةُ حَفْصٍ دُوْنَ قَطْعٍ لَطِیْفَةٌ عَلَی الْاَلِفِ التَّنْوِیْنِ فِیْ عِوَجًا بَلَا

۲/۸۳۱ وَفِیْ نُوْنِ مَنْ رَاقٍ وَمَرْقَدِنَا وَلَا مِ بَلْ رَانَ وَالْبَاقُوْنَ لَا سَکْتَ مُوْصَلَا

حفص کے لیے بغیر سانس لیے عِوَجًا کی تنوین کے الف پر سکتہ لطیفہ ہے۔کیونکہ حفص نے معنی کو پرکھا ہے۔اور مَنْ رَاقٍ (قیامہ) کے نون پر اور مِنْ مَرْقَدِنَا (یٰسٓ) پر اور بَلْ رَانَ (مطففین) کے لام پر بھی سکتہ ہے، اور باقی سے ان مواقع میں کوئی سکتہ نہیں پہونچایا گیا ہے۔

٣/٨٣٢ وَمِنْ لَدُنِهٖ فِي الضَّمِّ اَسْكِنْ مُشِمَّهٗ ۔۔۔ وَمِنْ بَعْدِهٖ كَسْرَانِ عَنْ شُعْبَةَ اعْتَلَا

٤/٨٣٣ وَضُمَّ وَسَكِّنْ ثُمَّ ضُمَّ لِغَيْرِهٖ ۔۔۔ وَكُلُّهُمُ فِي الْهَا عَلٰى اَصْلِهٖ تَلَا

اور مِنْ لَدُنْهُ میں شعبہ کے لیے دال مضموم کو ساکن پڑھو۔ بحالیکہ ہونٹوں سے ضمّہ کا اشمام بھی کرو۔ اور دال کے بعد نون اور ہائے ضمیر پر دو کسرے بلند ہوئے ہیں۔ یعنی مِنْ لَدْنِهٖ۔ اور غیر شعبہ کے لیے دال کو مضموم نون کو ساکن اور دال کو مضموم پڑھو۔ اور تمام قراء ھا میں اپنی اصل پر (صلہ یا ترکِ صلہ) پڑھتے ہیں۔

٥/٨٣٤ وَقُلْ مِرْفَقًا فَتْحٌ مَعَ الْكَسْرِ عَمَّهٗ ۔۔۔ وَتَزْوَرُّ لِلشَّامِي كَتَحْمَرُّ وُصِّلَا

٦/٨٣٥ وَتَزَّاوَرُ التَّخْفِيفُ فِي الزَّايِ ثَابِتٌ ۔۔۔ وَحِرْمِيُّهُمْ مُلِّئْتَ فِي اللَّامِ ثُقِّلَا

اور کہو (نافع، شامی کے لیے) مِرْفَقًا میں میم کا فتح معہ کسر فا کے ہے۔ اور شامی کے لیے تَزْوَرُّ مثل تَحْمَرُّ پہنچایا گیا ہے۔ اور (کوفیین کے لیے) تَزَاوَرُ کی زا میں تخفیف ثابت ہے۔ (باقی تَزَّاوَرُ بتشدید زا پڑھتے ہیں) اور نافع، مکی نے لام کو وَلَمُلِّئْتَ مِنْهُمْ میں مشدد (باقی نے مخفف) پڑھا ہے۔ (یعنی وَلَمُلِئْتَ)

٧/٨٣٦ بِوَرْقِكُمُ الْاِسْكَانُ فِي صَفْوِ حُلْوِهٖ ۔۔۔ وَفِيهِ عَنِ الْبَاقِينَ كَسْرٌ تَاَصَّلَا

بِوَرِقِكُمْ میں (حمزہ، شعبہ، بصری کے لیے) را کا سکون اپنی شیرین پاکیزگی میں ہے۔ اور باقیوں سے را میں کسرہ بطور اصل ثابت ہوا ہے۔

٨/٨٣٧ وَحَذْفُكَ لِلتَّنْوِينِ مِنْ مِائَةٍ شَفَا ۔۔۔ وَتُشْرِكْ خِطَابٌ وَهُوَ بِالْجَزْمِ كُمِّلَا

مِنْ مِائَةٍ سِنِينَ کی تا سے تنوین کا حذف (حمزہ، کسائی کے لیے) شافی ہوا ہے۔ (باقی تنوین سے پڑھتے ہیں) اور (شامی کے لیے) وَلَا تُشْرِكْ میں خطاب ہے اور وہ کاف کے جزم کے ساتھ کامل قرار دیا گیا ہے۔ (باقی وَلَا يُشْرِكُ یاءِ غیب و کافِ مرفوع سے پڑھتے ہیں۔)

٩/٨٣٨ وَفِي ثُمُرٍ ضَمَّيْهِ يَفْتَحُ عَاصِمٌ ۔۔۔ بِحَرْفَيْهِ وَالْاِسْكَانُ فِي الْمِيمِ حُصِّلَا

اور عاصم نے لَهٗ ثَمَرٌ اور بِثَمَرِهٖ میں ثا اور میم دونوں کے ضموں میں دونوں جگہ فتحہ پڑھا ہے۔ اور میم میں سکون (بصری کے لیے) حاصل ہوا ہے۔ (اور باقی بضم ثا و میم پڑھتے ہیں۔)

۱۰/۸۳۹ وَدَعْ مِيْمَ خَيْرًا مِّنْهُمَا حُكْمُ ثَابِتٍ وَفِي الْوَصْلِ لٰكِنَّا فَمُدَّ لَهُ مُلَا

(اور بصری و کوفیین کے لیے) خَيْرًا مِّنْهُمَا کی میم کو حذف کرو۔ یہ ایک ثابت شدہ حکم ہے (یعنی مِنْهَا) اور لٰكِنَّا کو وصل میں شامی کے لیے الف مد کے ساتھ پڑھو کہ اس پر دلائل موجود ہیں۔ (باقی بحالت وصل الف کو حذف کرتے ہیں۔ اور وقف میں باجماع سب پڑھتے ہیں۔)

۱۱/۸۴۰ وَذَكِّرْ تَكُنْ شَافٍ وَفِي الْحَقِّ جَرُّهُ عَلٰى رَفْعِهِ حَبْرٌ سَعِيْدٌ تَأَوَّلَا

اور وَلَمْ يَكُنْ لَّهُ فِئَةٌ میں (حمزہ، کسائی کے لیے) فعل کو مذکر پڑھو کہ شفا دینے والا ہے۔ (باقی نے مؤنث پڑھا ہے) اور لِلّٰهِ الْحَقِّ کے قاف میں (بصری، کسائی کے) رفع پر ایک نیک عالم نے جر پڑھا ہے اور اس مجرور میں صفت ہونے کی تاویل کی ہے۔

۱۲/۸۴۱ وَعُقْبًا سُكُوْنُ الضَّمِّ نَصُّ فَتًى وَيَا نُسَيِّرُ وَالِي فَتْحِهَا نَفَرٌ مَلَا

۱۳/۸۴۲ وَفِي النُّوْنِ اَنِّثْ وَالْجِبَالَ بِرَفْعِهِمْ وَيَوْمَ يَقُوْلُ النُّوْنُ حَمْزَةُ فُضِّلَا

اور وَخَيْرٌ عُقْبًا میں قاف کے ضمہ کی جگہ (عاصم و حمزہ کے لیے) ایک جوان کی تصریح میں سکون ہے۔ (باقی ضمہ پڑھتے ہیں) اور وَيَوْمَ نُسَيِّرُ الْجِبَالَ میں (مکی، بصری، شامی کے لیے) ایک جماعت اشراف نے یا کے فتحہ کی متابعت کی ہے اور نون کی جگہ تاء تانیث پڑھو۔ اور اَلْجِبَالُ رفع کے ساتھ ہے (یعنی تُسَيَّرُ الْجِبَالُ) اور وَيَوْمَ يَقُوْلُ میں نون جمع متکلم حمزہ کے لیے فضیلت دیا گیا ہے۔

۱۴/۸۴۳ لِمَهْلِكِهِمْ ضَمُّوْا وَمَهْلَكَ اَهْلِهٖ سِوٰى عَاصِمٍ وَالْكَسْرُ فِي اللَّامِ عُوِّلَا

لِمَهْلِكِهِمْ میں یہاں اور مَهْلِكَ اَهْلِهٖ نمل میں غیر عاصم کے لیے میم کو ضمہ دیا گیا ہے (اور عاصم میم کو فتحہ پڑھتے ہیں) اور (حفص کے لیے) لام میں کسرہ قابل اعتماد سمجھا گیا ہے (باقی لام کو مفتوح پڑھتے ہیں۔ کل تین قرائتیں ہیں۔ مُهْلَكَ جمہور کے لیے مَهْلِكَ حفص کے لیے مَهْلَكَ شعبہ کے لیے۔)

۱۵/۸۴۴ وَهَا كَسْرِ اَنْسَانِيْهِ ضُمَّ لِحَفْصِهِمْ وَمَعْهُ عَلَيْهُ اللّٰهَ فِي الْفَتْحِ وُصِّلَا

اور وَمَا اَنْسَانِيْهُ میں یہاں اور اس کے ساتھ ہی عَلَيْهُ اللّٰهَ فتحنا میں حفص کے لیے ہاء ضمیر کے

کسرہ کو جو کہ غیر حفص کے لیے ہے) ضمہ کے ساتھ پہنچایا گیا ہے۔

۱۶/۸۴۵ لِتُغْرِقَ فَتْحُ الضَّمِّ وَالْكَسْرِ غَيْبَةً ۝ وَقُلْ أَهْلُهَا بِالرَّفْعِ رَاوِيهِ فَصَّلَا

اور لِتُغْرِقَ أَهْلَهَا میں (حمزہ، کسائی کے لیے) تاء مضموم اور راء مکسور دونوں پر فتحہ ہے۔ درآں حالیکہ فعل بصیغہ غائب ہے۔ اور أَهْلُهَا کا لام مرفوع ہے جیسا کہ اس کے راوی نے تفصیل بیان کی ہے۔ (باقی نے لِتُغْرِقَ أَهْلَهَا پڑھا ہے)

۱۷/۸۴۶ وَمُدَّ وَخَفِّفْ يَاءَ زَاكِيَةً سَمَا ۝ وَنُونُ لَدُنِّي خَفَّ صَاحِبُهُ إِلَى

۱۸/۸۴۷ وَسَكِّنْ وَأَشْمِمْ ضَمَّةَ الدَّالِ صَادِقًا ۝ تَخِذْتَ فَخَفِّفْ وَاكْسِرِ الْخَاءَ دُمْ حُلَا

(نافع، مکی، بصری کے لیے) زَاكِيَةً میں زای کو الف مدہ کے ساتھ پڑھو۔ اور یا کو خفیف زَاكِيَةً پڑھو۔ یہ قراءت یونہی بلند ہوئی ہے اور لَدُنِّي کے نون کو اس کے پڑھنے والے (شعبہ و نافع) صاحب نعمت نے بنون خفیف پڑھا ہے۔ (باقی بنون مشدد پڑھتے ہیں۔) اور (شعبہ کے لیے) دال کو ساکن پڑھو۔ اور ضمہ کا اشمام کرو۔ بحالیکہ تم صادق ہو (گویا تین قراءتیں ہوئیں۔ لَدُنِي، لَدُنِّي، لَدْنِي) اور لَتَخِذْتَ میں (مکی، بصری کیلیے) تاء کو خفیف اور خاء کو مکسور پڑھو۔ ہمیشہ خدا کرے تم صاحب زینت ہو۔ (یعنی لَتَخِذْتَ اور لَاتَّخَذْتَ دو قراءتیں ہیں)

۱۹/۸۴۸ وَمِنْ بَعْدُ بِالتَّخْفِيفِ يُبْدِلُ هٰهُنَا ۝ وَفَوْقَ وَتَحْتَ الْمُلْكِ كَافِيهِ ظَلَّلَا

اور اس کے بعد لفظ يُبْدِلَ یہاں اور سورۂ ملک سے اوپر تحریم میں اور اس کے نیچے سورۂ نون میں (شامی، مکی، اور کوفیین کے لیے) تینوں میں تخفیفِ دال کی کفایت کرنے والے نے سایہ افگنی کی ہے یعنی افعال سے پڑھتے ہیں۔ اور نافع و بصری تفعیل سے بتشدید دال پڑھتے ہیں۔

۲۰/۸۴۹ فَأَتْبَعَ خَفِّفْ فِي الثَّلَاثَةِ ذَاكِرًا ۝ وَحَامِيَةً بِالْمَدِّ صُحْبَتُهُ .... كَلَا

۲۱/۸۵۰ وَفِي الْهَمْزِ يَاءٌ عَنْهُمُ وَصِحَابُهُمْ ۝ جَزَاءً فَنَوِّنْ وَانْصِبِ الرَّفْعَ وَاقْبَلَا

فَأَتْبَعَ کو تینوں لفظوں میں ایک ذکر کرنے والے قاری (کوفیین و شامی) کے لیے تخفیف تاء (افعال سے ہمزہ قطعیہ کے ساتھ، باقی کے لیے بتشدید تاء انتعال سے ہمزۂ وصلیہ کے ساتھ فَاتَّبَعَ) پڑھو۔ اور (حمزہ، کسائی، شعبہ و شامی کے لیے) حَامِيَةٍ، حا کے بعد الف مدہ کے ساتھ ہے اور انہیں سے ہمزہ کی جگہ یا آئی ہے۔ (باقی حَمِئَةٍ پڑھتے ہیں۔) اور مرموزین صحاب کے لیے فَلَهُ جَزَاءً کے ہمزہ کو تنوین اور رفع کی بجائے نصب دو اور قبول کرو۔ (یعنی فَلَهُ جَزَاءً الْحُسْنٰى

اور باقی فَلَهٗ جَزَاءُ الْحُسْنٰی پڑھتے ہیں۔)

۲۲/۸۵۱ عَلٰی حَقِّ السَّدَّيْنِ سُدًّا صِحَابُ حَقْقِ الضَّمَّ مَفْتُوحٌ وَيَاسِينَ شُدْ عُلَا

(حفص، مکی، بصری کے لیے) سَدَّيْنِ حق پر ہے۔ اور لفظ سَدًّا میں یہاں حق والوں (حمزہ، کسائی، حفص، مکی و بصری کے لیے اور یٰسٓ میں (حمزہ، کسائی و حفص کے لیے) سین مضموم پر فتحہ پڑھنے میں بلندی کے لحاظ سے مضبوط ہو۔

۲۳/۸۵۲ وَيَاجُوجَ مَاجُوجَ اهْمِزِ الْكُلَّ نَاصِرًا وَفِي يَفْقَهُونَ الضَّمُّ وَالْكَسْرُ شُكِّلَا

اور یَاجُوجَ مَاجُوجَ یہاں اور انبیاء دونوں میں ایک نصرت والے قاری (عاصم) کے لیے ہمزہ (اور باقی کے لیے الف) پڑھو۔ اور یَفْقَهُونَ میں (حمزہ، وکسائی کے لیے) یا ضمہ کے ساتھ اور قاف کسرہ کے ساتھ حرکات دیے گئے ہیں۔ (باقی یا اور قاف پر فتحہ پڑھتے ہیں۔)

۲۴/۸۵۳ وَحَرِّكْ بِهَا وَالْمُؤْمِنِينَ وَمُدَّهٗ خَرَاجًا شَفَا وَاعْكِسْ فَخَرْجُ لَهٗ مُلَا

اور اس سورت میں اور مومنین میں پہلے لفظ خَرَاجًا (منصوب ومنون) کو (حمزہ، کسائی کے لیے) بفتح را والف مدہ پڑھو کہ وہ شافی ہے۔ اور (مومنین میں دوسرے لفظ) فَخَرَاجُ کو (شامی کے لیے) برعکس بغیر الف کے (باقی کے لیے پہلے دو لفظوں میں بغیر الف کے اور تیسرے میں مع الف کے) پڑھو۔ کیونکہ پڑھنے والے کے لیے اس میں دلائل ہیں۔

۲۵/۸۵۴ وَمَكَّنَنِي اَظْهِرْ دَلِيلًا وَسَكِّنُوا مَعَ الضَّمِّ فِي الصَّدْفَيْنِ عَنْ شُعْبَةَ الْمَلَا

۲۶/۸۵۵ كَمَا حَقُّهٗ ضَمَّاهُ وَاهْمِزْ مُسَكِّنًا لَدٰی رَدْمًا ائْتُونِي وَقَبْلُ اكْسِرِ الْوِلَا

۲۷/۸۵۶ لِشُعْبَةَ وَالثَّانِي فَشَاصِفْ بِخُلْفِهٖ وَلَا كَسْرَ وَابْدَاْ فِيهِمَا الْيَاءَ مُبْدِلًا

۲۸/۸۵۷ وَزِدْ قَبْلُ هَمْزَ الْوَصْلِ وَالْغَيْرُ فِيهِمَا بِقَطْعِهِمَا وَالْمَدِّ بَدْءًا وَمَوْصِلًا

اور رہنما بن کر مَا مَكَّنِّي میں (مکی کے لیے) دو نون ظاہر کر کے پڑھو۔ (باقی ایک نون مشددہ مکسور پڑھتے ہیں۔) اور مشائخ نے باعزت لوگوں میں سے شعبہ کے لیے الصَّدَفَيْنِ میں معہ ضمہ صاد کے دال کو ساکن پڑھا ہے۔ جیسا کہ صاد و دال دونوں کے ضمے (شامی، مکی، بصری) کا حق ہے (باقی بفتحتین پڑھتے ہیں) شعبہ کے لیے رَدْمًا ائْتُونِي میں ہمزۂ ساکنہ پڑھو۔ اور اس سے پہلے تنوین کو کسرہ دو۔ اور دوسرے میں اسی طرح (حمزہ کے لیے اور بالخلف شعبہ کیلئے)

شائع ہوا ہے۔ مگر یہاں ماقبل ہمزہ میں کسرہ نہیں فتحہ ہے۔ (یعنی قَالَ ائْتُوْنِیْ آگے دونوں کلموں سے ابتدا کرنے کو واضح کرتے ہیں) اور ان دونوں میں اگر ابتدا انہیں سے کی جائے تو ہمزۂ ساکنہ کو یا سے بدل کر ابتدا کرو۔ اور ہمزہ وصل کا شروع میں اضافہ کرو۔ اور باقی ان دونوں میں وصل و ابتدا دونوں میں ہمزۂ قطعیہ اور الفِ مدہ سے پڑھتے ہیں۔ یعنی رَدْمًا اٰتُوْنِیْ اور قَالَ اٰتُوْنِیْ۔

۲۹/۸۵۸ وَطَاءَ فَمَا اسْطَاعُوا لِحَمْزَةَ شَدِّدُوْا وَاَنْ تَنْفَدَ التَّذْكِيْرُ شَافٍ تَأَوُّلَا

اور فَمَا اسْطَاعُوْا کی طا حمزہ کے لیے مشدد (اور باقی کے لیے مخفف) پڑھو۔ اور اَنْ يَّنْفَدَ میں تاویل کے اعتبار سے (ہمزہ وکسائی کے لیے) تذکیر (اور باقی کے لیے تانیث) شافی ہے۔

۳۰/۸۵۹ ثَلَاثٌ مَعِیْ دُوْنِیْ وَرَبِّیْ بِاَرْبَعٍ وَمَا قَبْلَ اِنْ شَاءَ الْمُضَافَاتُ تُجْتَلَا

یعنی یاءاتِ اضافت نو ہیں۔ مَعِیَ تین، مِنْ دُوْنِیْ، رَبِّیْ چار جگہ اور اِنْ شَاءَ اللّٰهُ سے پہلے سَتَجِدُنِیْ یہ تمام یاءاتِ اضافت روشن ہیں۔

# سُوْرَةُ مَرْيَمَ عَلَيْهَا السَّلَامُ

۱/۸۶۰ وَحَرْفَا يَرِثْ بِالْجَزْمِ حُلْوٌ رِضًى وَقُلْ خَلَقْتُ خَلَقْنَا شَاعَ وَجْهًا مُجَمَّلَا

اور يَرِثُنِیْ وَيَرِثُ دونوں فعل (بصری اور کسائی کے لیے) شیریں پسندیدہ میں جزم کے ساتھ ہیں (باقی مرفوع پڑھتے ہیں) اور وَقَدْ خَلَقْتُكَ (حمزہ، کسائی کے لیے) ایک وجہ جمیل میں خَلَقْنَاكَ (بصیغہ جمع متکلم) شائع ہوا ہے۔

۲/۸۶۱ وَضَمَّ بُكِيًّا كَسْرُهُ عَنْهُمَا وَقُلْ عُتِيًّا صُلِيًّا مَعْ جُثِيًّا شَذًا عَلَا

اور لفظ بُكِيًّا کا ضمہ حمزہ، کسائی کے لیے کسرہ سے بدلا ہے۔ اور عُتِيًّا، صُلِيًّا مع لفظ جُثِيًّا کے، کہو کہ (حمزہ، کسائی، حفص کے لیے) یہ تینوں لفظ بکسرِ اول شیوع کے اعتبار عالی ہوئے ہیں۔ (باقی چاروں لفظ بضمِ اول پڑھتے ہیں)۔

٣/٨٦٢ وَهَمْزُ اَهَبْ بِالْيَا جَرَىٰ حُلْوُ بَحْرِهِ ‏ ‏ ‏ بِخُلْفٍ وَنِسْيًا فَتْحُهُ فَائِزٌ عُلَا

اور لِاَهَبَ لَكِ کا ہمزہ (ورش، بصری کے لیے اور بالخلف قالون کے لیے) یا سے بدلا ہے۔ اور اس کی نرمی کی حلاوت جاری ہوئی ہے۔ (باقی ہمزہ پڑھتے ہیں قالون کی دوسری وجہ بھی یہی ہے) اور نَسْیًا میں نون کا فتحہ (حمزہ وحفص کے لیے) کامیابی کی حالت میں بلند ہوا ہے۔ (باقی کسرہ پڑھتے ہیں۔)

٤/٨٦٣ وَمَنْ تَحْتَهَا اكْسِرْ وَاخْفِضِ الدَّهْرَ عَنْ شَذًا ‏ ‏ ‏ وَخَفَّ تَسَاقَطْ فَاصِلًا فَتُحُمِّلَا

٥/٨٦٤ وَبِالضَّمِّ وَالتَّخْفِيْفِ وَالْكَسْرِ حَفْصُهُمْ ‏ ‏ ‏ وَفِي رَفْعِ قَوْلُ الْحَقِّ نَصْبُ نَدٍ كَلَا

اور فَنَادٰهَا مَنْ تَحْتِهَا میں مَنْ کی میم کو کسرہ دو۔ اور تَحْتِهَا کی دوسری تا کو مجرور پڑھو۔ (حمزہ، کسائی اور حفص کے لیے) کہ دوامًا یوں ہی شہرت سے ہے۔ باقی مَنْ بفتح میم تَحْتَهَا بنصب تا پڑھتے ہیں) اور لفظ تَسَاقَطْ (حمزہ کے لیے) بتخفیف سین ایسا علیحدہ لفظ ہے، جو یوں ہی نقل کیا گیا ہے۔ اور حفص نے یہ لفظ ضم تا، تخفیف سین اور کسر قاف کے ساتھ پڑھا ہے۔ (باقی نے بتشدید سین، بفتح تا و قاف پڑھا ہے۔) اور قَوْلُ الْحَقِّ کے لام میں بجائے رفع کے (عاصم وشامی کے لیے) نصب ایک تازگی میں محفوظ ہوا ہے۔

٦/٨٦٥ وَكَسْرُ وَاَنَّ اللّٰهَ ذَاكِ وَاَخْبِرُوْا ‏ ‏ ‏ بِخُلْفٍ اِذَا مَامِتُّ مُوْفِيْنَ وُصَّلَا

اور وَاَنَّ اللّٰهَ رَبِّيْ وَرَبُّكُمْ میں ہمزہ کا کسرہ (کوفیین وشامی کے لیے) مشہور ہے (باقی بالفتح پڑھتے ہیں) اور ءَ اِذَا مَامِتُّ میں خلف کے ساتھ (ابن ذکوان کے لیے) ہمزۂ استفہام کے حذف کے ساتھ (ایک وجہ میں) جملہ خبریہ پڑھو۔ بحالیکہ تم میل ملاپ والوں سے وفاداری کرنے والے ہو۔

٧/٨٦٦ وَنُنْجِيْ خَفِيْفًا رُضْ مَقَامًا بِضَمِّهِ ‏ ‏ ‏ دَنَا رِئْيًا اَبْدِلْ مُدْغِمًا بَاسِطًا مُلَا

اور ثُمَّ نُنَجِّيْ میں فعل کو (کسائی کے لیے) بتخفیف جیم وسکونِ نون مسخر کر (باقی تفعیل سے، بتشدید جیم پڑھتے ہیں۔) اور لفظ مَقَامًا (کی کے لیے) بضم میم (اور باقی کے لیے بفتح میم) قریب ہوا ہے۔ اور لفظ رِءْيًا میں (قالون وابن ذکوان کے لیے) ہمزہ کو یا سے بدل کر مدغم پڑھو۔ بحالیکہ تم دلائل خوب بیان کرنے والے ہو۔ (باقی بالہمزہ واظہار پڑھتے ہیں۔ البتہ وقف میں امام حمزہ کے لیے بھی ابدال وادغام ہے۔ جیسا کہ اصول میں گذرا۔)

٨/٨٦٧ وَوُلْدًا بِهَا وَالزُّخْرُفِ اضْمُمْ وَسَكِّنَنْ شِفَاءً وَفِي نُوحٍ شَفَا حَقُّهُ وِلَا

اور وُلْدًا اس سورت میں چار جگہ اور زخرف میں (حمزہ، کسائی کے لیے) واؤ کو ضمہ دو۔ اور لام کو ساکن پڑھو۔ اللہ تمہیں شفا عطا فرمائے۔ اور نوح میں (حمزہ، کسائی، مکی، بصری کے لیے) ضمۂ واؤ و سکونِ لام کا حق نصرت کے اعتبار سے شافی ہوا ہے۔ (باقی بفتحتین پڑھتے ہیں۔)

٩/٨٦٨ وَفِيهَا وَفِي الشُّورَى يَكَادُ أَتَى رِضًا وَطَا يَتَفَطَّرْنَ اكْسِرُوا غَيْرَ أَثْقَلَا

١٠/٨٦٩ وَفِي التَّاءِ نُونٌ سَاكِنٌ حَجَّ فِي صَفَا كَمَالٍ وَفِي الشُّورَى حَلَا صَفْوُهُ وِلَا

اور سورۂ مریم اور سورۂ شوریٰ میں لفظ يَكَادُ (نافع، کسائی کے لیے) بالتذکیر (اور باقی کے لیے بالتانیث) پسندیدہ ہو کر آیا ہے۔ اور يَتَفَطَّرْنَ کی طا کو بحالیکہ وہ غیر مشدد ہے مکسور پڑھو۔ اور تا کی جگہ نون ساکن (بصری، حمزہ، شعبہ اور شامی کے لیے) اپنی کمال پاکیزگی میں غالب ہوا ہے۔ اور شوریٰ میں اسی قراءت کی (بصری و شعبہ کے لیے) پاکیزگی متابعت کے اعتبار سے شیریں ہوئی ہے۔ یعنی يَنْفَطِرْنَ۔

١١/٨٧٠ وَرَائِيَ وَاجْعَل لِّيْ وَإِنِّيْ كِلَاهُمَا وَرَبِّيْ وَآتَانِيْ مُضَافَاتُهَا الْعُلَا

اس سورت کی یاءاتِ اضافتِ عالیہ وَرَائِيَ، وَاجْعَل لِّيْ اور دونوں إِنِّيْ اور رَبِّيْ اور آتَانِيْ میں ہیں

# سُورَةُ طٰهٰ

١/٨٧١ لِحَمْزَةَ فَاضْمُمْ كَسْرَهَا أَهْلِهِ امْكُثُوا مَعًا وَافْتَحُوا إِنِّيْ أَنَا دَائِمًا حُلَا

لِأَهْلِهِ امْكُثُوا کی ھاءِ ضمیر کو یہاں اور سورۂ قصص میں امام حمزہ کے لیے مضموم (اور باقی کے لیے مکسور) پڑھو۔ اور إِنِّيْ أَنَا کے ہمزۂ انی کو (مکی، بصری کے لیے) مفتوح (باقی کے مکسور) پڑھو جو دوامًا شیریں ہے۔

٢/٨٧٢ وَنَوِّنْ بِهَا وَالنَّازِعَاتِ طُوًى ذَكَا وَفِي اخْتَرْتُكَ اخْتَرْنَاكَ فَازَ وَثَقَّلَا

٣/٨٧٣ وَأَنَّا وَشَامٍ قَطْعُ أَشْدُدْ وَضُمَّ فِي ابْ تِدَا غَيْرِهِ وَاضْمُمْ وَأَشْرِكْهُ كُلِّلَا

لفظ طُوًی کو یہاں اور نازعات میں (کوفیین و شامی کے لیے) منوّن (باقی کے لیے غیر منوّن) پڑھو۔ کیونکہ یوں ہی شائع ہوا ہے اور بجائے اِخْتَرْتُكَ کے (حمزہ کے لیے) اِخْتَرْنَاكَ کامیاب ہوا ہے۔ اور امام حمزہ ہی نے اس سے پہلے وَاَنَا کو مشدد پڑھا ہے۔ اور اَخِي اشْدُدْ میں شامی کے لیے ہمزۂ قطعیہ مفتوحہ ہے۔ اور باقی کے لیے ابتدا میں ہمزہ کو ضمہ دو۔ (اور وصل میں حذف کرو۔) اور (شامی کے لیے) اَشْرِكْهُ میں ہمزہ کو مضموم (باقی کے لیے مفتوح) پڑھو اور اس قراءت کو اپنے سینہ سے لگالو۔

۴ ۸۷۴ مَعَ الزُّخْرُفِ اقْصُرْ بَعْدَ فَتْحٍ وَسَاكِنٍ ۔۔۔ مِهَادًا ثَوٰى وَاضْمُمْ سُوًى فِي نَدٍ كَلَا

۵ ۸۷۵ وَيَكْسِرُ بَاقِيهِمْ وَفِيهِ وَفِي سُدًى ۔۔۔ مُمَالُ وُقُوفٍ فِي الْاُصُولِ تَأَصَّلَا

لفظ مِهَادًا کو یہاں اور زخرف میں میم کو مفتوح اور ھاء کو ساکن پڑھنے کے بعد الف کو حذف کرو۔ (یعنی مَهْدًا) کیونکہ (کوفیین کے لیے) یونہی ثابت ہوا ہے۔ اور محفوظ علمی تر و تازگی کے ساتھ (حمزہ، عاصم، شامی کے لیے) سُوًی کو بضمِ سین پڑھو۔ اور باقی سین کو کسرہ پڑھتے ہیں۔ اور سُوًی اور سُدًی میں بحالتِ وقف امالہ ہے۔ جس کا بیان اصول میں گذر چکا ہے۔

۶ ۸۷۶ فَيُسْحِتَكُمْ ضَمٌّ وَكَسْرٌ صِحَابُهُمْ ۔۔۔ وَتَخْفِيفُ قَالُوا اِنَّ عَالِمُهُ دَلَا

۷ ۸۷۷ وَهٰذَيْنِ فِي هٰذَانِ حَجَّ وَثِقْلُهُ ۔۔۔ دَنَا فَاجْمَعُوا صِلْ وَافْتَحِ الْمِيمَ حُوَّلَا

اور فَيُسْحِتَكُمْ میں صحاب نے یا کا ضمہ اور حا کا کسرہ پڑھا ہے۔ (باقی دونوں کو مفتوح پڑھتے ہیں) اور قَالُوا اِنْ هٰذَانِ میں اِنْ کے نون کی تخفیف میں اس کا عالم (حفص و مکّی کے لیے) کامیاب ہوا ہے۔ (باقی نون کو مشدد پڑھتے ہیں۔) اور (بصری کے لیے) هٰذَانِ میں هٰذَيْنِ غالب ہوا ہے۔ (باقی هٰذَانِ بالالف پڑھتے ہیں) اور (مکی کے لیے) هٰذَانِ کے نون کا مشدد ہونا کامیاب ہوا ہے۔ (باقی مخفف پڑھتے ہیں لہذا حفص کے لیے اِنْ هٰذَانِ بصری کے لیے اِنَّ هٰذَيْنِ، مکی کے لیے اِنْ هٰذَانِّ، باقی کے لیے اِنَّ هٰذَانِ ہے) اور فَاجْمَعُوا میں (بصری کے لیے) ہمزۂ وصل پڑھو۔ اور میم کو فتحہ دو۔ بحالیکہ تم تحویلِ الفاظ میں بڑے ماہر ہو۔ (باقی ہمزہ قطعی و میم مکسور پڑھتے ہیں۔)

۸ ۸۷۸ وَقُلْ سَاحِرٍ سِحْرٍ شَفَا وَتَلَقَّفُ ارْ ۔۔۔ فَعِ الْجَزْمَ مَعْ اُنْثٰى يُخَيَّلُ مُقْبِلَا

اور کہو لفظ سَاحِرٍ (حمزہ، کسائی کے لیے) سِحْرٍ ہو کر شافی ہوا ہے۔ اور (ابنِ ذکوان کے لیے) تَلَقَّفْ کو بجائے مجزوم کے مرفوع پڑھو۔ نیز (ابنِ ذکوان کے لیے) تُخَيَّلُ اِلَيْهِ تاءِ تانیث کے ساتھ آیا ہے۔ (باقی مذکر پڑھتے ہیں)

نوٹ: تَلْقَفْ میں لام و قاف کا حکم سورۂ اعراف میں گزر چکا ہے۔

9/879 وَاَنجَيْتُكُمْ وَاعَدْتُكُمْ مَا رَزَقْتُكُمْ شَفَا لَا تَخَفْ بِالْقَصْرِ وَالْجَزْمِ فُصِّلَا

اور (حمزہ، کسائی کے لیے) وَاَنْجَيْتُكُمْ مِنْ عَدُوِّكُمْ، وَوَاعَدْتُكُمْ، وَمَا رَزَقْتُكُمْ تینوں فعل تاءِ متکلم کے ساتھ شافی ہوئے ہیں۔ (باقی صیغہ جمع متکلم پڑھتے ہیں) اور (حمزہ کے لیے) لَا تَخَفْ قصر اور جزم فا کے ساتھ مفصل بیان کیا گیا ہے (باقی الف اور رفعِ فا کے ساتھ پڑھتے ہیں۔)

10/880 وَحَا فَيَحِلَّ الضَّمُّ فِي كَسْرِهِ رِضًا وَفِي لَامِ يَحْلِلْ عَنْهُ وَا فِي مُحَلَّلَا

اور (کسائی کے لیے) فَيَحِلَّ عَلَيْكُمْ کی حا پر بجائے کسرہ، ضمہ پسندیدہ ہے، اسی طرح کسائی سے يَحْلِلْ کے لام میں وہ ضمہ محلِ وقوع کے اعتبار سے پوری طرح آیا ہے (باقی علی الترتیب حاءِ مضموم اور لام مکسور پڑھتے ہیں۔ یاد رہے کہ اَنْ يَحِلَّ باتفاق بکسر حا ہے۔)

11/881 وَفِي مُلْكِنَا ضَمٌّ شَفَا وَافْتَحُوا اُولِي نُهًى وَحُمِّلْنَا ضُمَّ وَاكْسِرْ مُثَقِّلَا

12/882 كَمَا عِنْدَ حِرْمِيٍّ وَخَاطَبَ يَبْصُرُوا شَذًا وَبِكَسْرِ اللَّامِ تُخْلِفَهُ حُلَا

13/883 دِرَاكٍ وَمَعْ يَاءٍ بِنَنْفُخُ ضَمُّهُ وَفِي ضَمِّهِ افْتَحْ عَنْ سِوَى وَلَدِ الْعَلَا

اور مَلْكِنَا میں (حمزہ، کسائی کے لیے) ضمہ میم شافی ہوا ہے۔ اور عقلمندوں (نافع، عاصم) کے لیے مفتوح پڑھو۔ (باقی کے لیے مکسور) اور حُمِّلْنَا میں (شامی، حفص، نافع، مکی کے لیے) حا کو مضموم اور میم مشدد کو مکسور پڑھو۔ جیسا کہ اہلِ حرم کے نزدیک ہے۔ (باقی حا اور میم دونوں پر فتحہ اور میم کو مخفف پڑھتے ہیں۔) اور تَبْصُرُوا بِهٖ (حمزہ، کسائی کے لیے) شیوع کے اعتبار سے مخاطب ہوا ہے۔ (باقی یاءِ غیبت پڑھتے ہیں) اور لَنْ تُخْلِفَهٗ (مکی، بصری کے لیے) خوب اچھی طرح سمجھ لو کہ کسرہ لام کے ساتھ (اور باقی کے لیے بفتح لام) شیریں ہوا ہے۔ اور يَوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّوْرِ غیر بصری کے لیے یاءِ مضمومہ کے ساتھ ہے۔ اور اس کی فاءِ مضمومہ کو مفتوح پڑھو۔ (بصری نَنْفُخُ بفتح نون وضم فا پڑھتے ہیں۔)

14/884 وَبِالْقَصْرِ لِلْمَكِّيِّ وَاجْزِمْ فَلَا يَخَفْ وَاَنَّكَ لَا فِي كَسْرِهٖ صَفْوَةُ الْعُلَا

اور فَلَا يَخَافُ مکی کے لیے قصر کے ساتھ ہے۔ اور فا کو مجزوم پڑھو۔ یعنی فَلَا يَخَفْ اور اَنَّكَ لَا تَظْمَأُ

(شعبہ نافع کے لیے) لفظ اِنَّ اپنے کسرہ میں بلندی کی پاکیزگی میں ہے۔ (باقی اَن بفتح ہمزہ پڑھتے ہیں۔)

۱۵/۸۸۵ وَبِالضَّمِّ تُرْضَىٰ صِفْ رِضًا يَأْتِهِمْ مُؤَنَّـ ـثٌ عَنْ أُولِي حِفْظٍ لَعَلِّي أَخِي حُلَا

اور تَرْضَىٰ کو (شعبہ کسائی کیلئے) ضمہ تا کے ساتھ پسندیدہ صورت پہ بیان کر۔ (باقی بالفتح پڑھتے ہیں)۔ اور اَوَلَمْ تَاْتِهِمْ چند حفظ والوں (نافع، بصری، حفص) سے مؤنث (باقی سے مذکر) آیا ہے۔ اور لَعَلِّیْ اور اَخِیْ میں یاءِ اضافت شیریں ہوئی ہے۔

۱۶/۸۸۶ وَذِكْرِي مَعًا إِنِّي مَعًا لِي مَعًا حَشَرْ تَنِي عَيْنِ نَفْسِي إِنَّنِي رَأْسِيَ انْجَلَا

اور ذِکْرِیْ دونوں، اِنِّیْ دونوں، لِیْ دونوں، حَشَرْتَنِیْ، عَیْنِیْ، نَفْسِیْ، اِنَّنِیْ، رَاْسِیْ یہ سب ظاہر ہوئیں۔

# سُورَةُ الأَنْبِيَاءِ عَلَيْهِمُ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ

۱/۸۸۷ وَقُلْ قَالَ عَنْ شُهْدٍ وَآخِرُهَا عَلَا وَقُلْ أَوَلَمْ لَا وَاوَ دَارِيهِ وَصَّلَا

اور چند باخبروں (حفص، حمزہ، کسائی) سے بجائے قُلْ کے قَالَ رَبِّیْ مروی ہے اور آخر سورت میں بھی (حفص کے لیے) قَالَ رَبِّ احْكُمْ صیغہ ماضی بلند ہوا ہے۔ (باقی کے لیے صیغۂ امر) اور اَوَلَمْ يَرَ الَّذِينَ میں (مکی کے لیے) کیونکہ ہمزۂ استفہام کے بعد واؤ نہیں ہے۔ اس کے عالم نے یونہی پہنچایا ہے (یعنی اَلَمْ یَرَ)

۲/۸۸۸ وَتُسْمِعُ فَتْحُ الضَّمِّ وَالْكَسْرِ غَيْبَةً سِوَى الْيَحْصَبِي وَالصُّمَّ بِالرَّفْعِ وُكِّلَا

۳/۸۸۹ وَقَالَ بِهِ فِي النَّمْلِ وَالرُّومِ دَارِمٌ وَمِثْقَالَ مَعْ لُقْمَانَ بِالرَّفْعِ أُكْمِلَا

اور غیر شامی نے وَلَا يَسْمَعُ یا مضمومہ و میم مکسور کو فتحہ دیتے ہوئے بصیغہ غائب پڑھا ہے۔ اور غیر شامی ہی کے لیے لفظ اَلصُّمَّ رفع کے ساتھ پہنچایا گیا ہے۔ اور ایک شیخ معمر (مکی) نے نمل اور روم میں یہی پڑھا ہے۔ اور وَاِنْ کَانَ مِثْقَالَ یہاں اور وَاِنْ تَكُ مِثْقَالَ لقمان میں نافع کیلئے لفظ مِثْقَالَ رفع کے ساتھ (باقی کیلئے نصب کے ساتھ) کامل کیا گیا ہے۔

۴/۸۹۰ جُذَاذًا بِكَسْرِ الضَّمِّ رَاوٍ وَنُونُهُ لِيُحْصِنَكُمْ صَافٍ وَأَنِّثْ عَنْ كِلَا

جِذَاذًا جیم کے ضمہ کی بجائے کسرہ کے ساتھ ایک روایت والے (کسائی) نے پڑھا ہے۔ باقی مضموم پڑھتے ہیں
اور لِیُحْصِنَکُمْ میں (شعبہ کے لیے) نون پاکیزہ ہے۔ اور یہی لفظ (شامی وحفص) کی محفوظ روایت سے مؤنث پڑھا
گیا ہے۔ (باقی مذکر پڑھتے ہیں گویا بالترتیب لِنُحْصِنَکُمْ، لِتُحْصِنَکُمْ، لِیُحْصِنَکُمْ)

۵/۸۹۱ وَسَكِّنْ بَيْنَ الْكَسْرِ وَالْقَصْرِ صُحْبَةٌ  وَحِرْمٌ وَنُنْجِي احْذِفْ وَثَقِّلْ كَذِي صِلَا

اور وَحِرْمٌ میں صحبہ نے کسرہ حا وحذف الف کے درمیان را کو ساکن پڑھا ہے (باقی وَحَرَامٌ پڑھتے ہیں
اور نُنْجِي میں (شامی وشعبہ کے لیے) دوسرے نون کو حذف کر۔ اور ایک ہوشیار آدمی کی طرح جیم کو مشدد پڑھو۔
(باقی دو نون اور تخفیف جیم کے ساتھ پڑھتے ہیں۔)

۶/۸۹۲ وَلِلْكُتُبِ اجْمَعْ عَنْ شَذًا وَمُضَافُهَا  مَعِي مَسَّنِي إِنِّي عِبَادِي مُجْتَلَا

اور لِلْكُتُبِ کو (حمزہ، کسائی، حفص کے لیے) شافی معنی کی رُو سے جمع پڑھو۔ (باقی واحد لِلْكِتَابِ پڑھتے ہیں)
اور اس سورت کی یاءات اضافت مَعِيَ، مَسَّنِيَ، إِنِّيَ اور عِبَادِيَ میں روشن ہیں۔

# سُورَةُ الْحَجِّ

۱/۸۹۳ سُكَارَى مَعًا سَكْرَى شَفَا وَمُحَرِّكٌ  لِيَقْطَعْ بِكَسْرِ اللَّامِ كَمْ جِيدُهُ حَلَا

سُكَارَى دونوں جگہ (حمزہ، کسائی کے لیے) سَكْرَى ہو کر شافی ہوا ہے، اور ثُمَّ لْيَقْطَعْ (شامی، ورش، بصری
کے لیے) لام کے کسرہ کے ساتھ اس کی گردن کس قدر آراستہ ہوئی ہے۔ (باقی بسکون لام پڑھتے ہیں۔)

۲/۸۹۴ لِيُوفُوا ابْنُ ذَكْوَانٍ لِيَطَّوَّفُوا لَهُ  لِيَقْضُوا سِوَى بَزِّيِّهِمْ نَفَرٌ جَلَا

اور وَلْيُوفُوا اور وَلْيَطَّوَّفُوا دونوں ابن ذکوان کیلئے بکسر لام (اور باقی کیلئے بسکون لام) ہیں اور ثُمَّ لْيَقْضُوا (مکی، بصری، شامی،
ورش کیلئے) علاوہ بزی کے ایک جماعت بکسر لام پڑھتے ہوئے ظاہر ہوئی۔ (باقی قراء و بزی بسکون لام پڑھتے ہیں۔)

۳/۸۹۵ وَمَعْ فَاطِرٍ انْصِبْ لُؤْلُؤًا نَظْمُ أُلْفَةٍ  وَرَفْعُ سَوَاءً غَيْرُ حَفْصٍ تَنَخَّلَا

اور لُؤْلُؤًا کو یہاں مع سورۂ فاطر کے دونوں جگہ (عاصم و نافع کے لیے) ایک ماہر نظم میں منصوب پڑھو۔
(باقی دونوں جگہ مجرور پڑھتے ہیں) اور سَوَاءً الْعَاكِفُ میں ہمزہ کا رفع غیر حفص نے منتخب کیا ہے۔ (اور حفص منصوب پڑھتے ہیں)

۴/۸۹۶ وَغَيْرُ صِحَابٍ فِي الشَّرِيعَةِ شُمِّرُولْ ‏ يُوَفُّوا فَحَرِّكْهُ لِشُعْبَةَ اُثْقِلَا
صحاب

اور غیر صحاب نے سورۂ شریعت سَوَاءٌ مَحْيَاهُمْ میں رفع اختیار کیا ہے۔ (اور صحاب نے نصب) اور وَلْيُوَفُّوا میں (شعبہ کے لیے) واوِ (ثانی) کو حرکتِ فتحہ پڑھو بجائیکہ فاء مشدد ہے۔ (باقی واؤ کو ساکن اور فا کو مخفف پڑھتے ہیں)

۵/۸۹۷ فَتَخْطَفُهُ عَنْ نَافِعٍ مِثْلُهُ وَقُلْ ‏ مَعًا مَنْسَكًا بِالْكَسْرِ فِي السِّينِ شُلْشُلَا
ش

اور لفظ فَتَخَطَّفُهُ بھی نافع سے وَلْيُوَفُّوا کی طرح (بفتح خا و تشدید طا۔ اور باقی کے لیے بسکون خا و تخفیف طا) ہے۔ کیونکہ مَنْسِكًا دونوں جگہ، سین پر کسرہ کے ساتھ (حمزہ، کسائی کے لیے اور بفتح باقی کے لیے) خفیف ہے۔

۶/۸۹۸ وَيَدْفَعُ حَقٌّ بَيْنَ فَتْحَيْهِ سَاكِنٌ ‏ يُدَافِعُ وَالْمَضْمُومُ فِي أُذِنَ اعْتَلَا
حق ا

۷/۸۹۹ نَعَمْ حِفْظُوا وَالْفَتْحُ فِي تَا يُقَاتِلُو ‏ نَ عَمَّ عُلَاهُ هُدِّمَتْ خَفَّ إِذْ دَلَا
ن ح ع م ع ا د

اور يُدَافِعُ میں لفظ يَدْفَعُ اس حالت میں کہ اس کے دو مفتوح حرفوں (یا اور فا) کے درمیان دال ساکن ہے۔ (مکی، بصری کے لیے) حق ہے (باقی يُدَافِعُ پڑھتے ہیں) اور اُذِنَ میں (نافع، عاصم، بصری کے لیے) ہمزہ کا ضمہ عالی ہوا ہے۔ ہاں مشائخ قرات نے اس کو یاد رکھا ہے۔ (باقی کے لیے بفتح ہمزہ ہے۔) اور يُقَاتَلُونَ کی تا پر (نافع، شامی و حفص کے لیے) فتحہ کی بلندی عام ہوئی ہے۔ (باقی کے لیے بکسر تا ہے) اور لَهُدِّمَتْ میں (نافع، مکی کے لیے) جس وقت کامیابی ہوئی تو اس کی دال خفیف ہوئی۔ (باقی کے لیے مشدد ہے۔)

۸/۹۰۰ وَبَصْرِيُّ اَهْلَكْنَا بِتَاءٍ وَضَمِّهَا ‏ يَعُدُّونَ فِيهِ الْغَيْبُ شَايَعَ دُخْلُلَا
ن ش د

وَكَأَيِّنْ مِنْ قَرْيَةٍ اَهْلَكْنَاهَا کو بصری نے اَهْلَكْتُهَا تاءِ مضمومہ کے ساتھ (اور باقی نے نونِ جمع متکلم کے ساتھ) پڑھا ہے۔ اور مِمَّا يَعُدُّونَ میں (حمزہ، کسائی، مکی کے لیے) یاءِ غیب (اور باقی کے لیے تاءِ خطاب) کثیر المداخلت ہو کر شائع ہوئی ہے۔

۹/۹۰۱ وَفِی سَبَاٍ حَرْفَانِ مَعْهَا مُعَاجِزِیْنَ حَقٌّ بِلَا مَدٍّ وَفِی الْجِیْمِ ثَقَّلَا

اور سورۂ سبا میں دو کلمے ہیں مع اس سورۂ حج کے مُعَاجِزِیْنَ کے یہ تینوں لفظ (مکی، بصری کے لیے) بغیر الف کے حق ہیں، اور جیم مشدد ہوا ہے یعنی مُعَجِّزِیْنَ۔

۱۰/۹۰۲ وَالْاَوَّلُ مَعْ لُقْمَانَ یَدْعُوْنَ غَلِّبُوْا سِوٰی شُعْبَةٍ وَالْیَاءُ بَیْتِیْ جَمَّلَا

اور پہلا لفظ یَدْعُوْنَ یعنی اِنَّمَا یَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ مع سورۂ لقمان کے کہ اس میں شعبہ کے سوا (کوفیین، بصری نے) صیغۂ غائب کو غالب رکھا ہے۔ (باقی خطاب پڑھتے ہیں۔ اور اوّل کی قید سے دوسرا یعنی اِنَّ الَّذِیْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ نکل گیا کیونکہ وہ باتفاق صیغۂ خطاب ہے۔) اور اس سورت میں ایک یاء اضافت بَیْتِیَ نے جمال بخشا ہے۔

# سُوْرَةُ الْمُؤْمِنُوْنَ

۱/۹۰۳ اَمَانَاتِهِمْ وَحِّدْ وَفِی سَالَ دَارِیًا صَلَاتِهِمْ شَافٍ وَعَظْمًا كَذِیْ صِلَا

۲/۹۰۴ مَعَ الْعَظْمِ وَاضْمُمْ وَاكْسِرِ الضَّمَّ حَقُّهُ بِتَنْبُتُ وَالْمَفْتُوْحُ سِیْنَاءَ ذُلِّلَا

اور اَمَانَاتِهِمْ کو یہاں اور معارج میں ایک عالم (مکی) کے لیے واحد (اور باقی کے لیے جمع) پڑھو۔ اور (حمزہ، کسائی کے لیے) عَلٰی صَلَوٰتِهِمْ (توحید کے ساتھ اور باقی کے لیے جمع کے ساتھ) شافی ہے۔ اور لفظ عَظْمًا مع الْعَظْمَ کے یعنی فَخَلَقْنَا الْمُضْغَةَ عِظَامًا فَكَسَوْنَا الْعِظَامَ میں دونوں لفظ (شامی وشعبہ کے لیے) ایک ذہین کی طرح واحد (اور باقی کے لیے جمع) پڑھو۔ اور تَنْبُتُ میں (مکی، بصری کے لیے) تاء اوّل کو ضمہ دو اور باء مضموم کو کسرہ دو۔ (باقی تاء اوّل کو فتحہ اور باء کو ضمہ دیتے ہیں۔) اور سِیْنَاءَ (کوفیین، شامی کے لیے) فتح سین کے ساتھ (اور باقی کے لیے کسر سین کے ساتھ) آسان کیا گیا ہے۔

۳/۹۰۵ وَضَمٌّ وَفَتْحٌ مُنْزَلًا غَیْرُ شُعْبَةٍ وَنُوْنَ تَتْرًا حَقُّهُ وَاكْسِرِ الْوِلَا

۴/۹۰۶ وَاَنَّ ثَوٰی وَالنُّوْنَ خَفِّفْ كَفٰی وَتَهْجُرُوْنَ بِضَمٍّ وَاكْسِرِ الضَّمَّ اَجْمَلَا

اور غیر شعبہ مُنْزَلًا کو ضم میم و فتح زا کے ساتھ پڑھتے ہیں۔ (اور شعبہ فتح میم و کسر زا پڑھتے ہیں) اور تَتْرًا میں (کی، بصری کے لیے) نون تنوین کا حق ثابت ہے (باقی بغیر تنوین پڑھتے ہیں) اور قریب ہی وَاِنَّ ھٰذِہٖ کو (کوفیین کے لیے) کسور پڑھو۔ وہ کسرہ جو اِنَّ کے ہمزہ میں قائم ہوا ہے (باقی ہمزہ کو مفتوح پڑھتے ہیں) اور نون کو بحالیکہ وہ کافی ہوا۔ (شامی کے لیے) خفیف پڑھو (باقی مشدد پڑھتے ہیں) اور تَهْجُرُوْنَ (نافع کے لیے) ضم تا کے ساتھ ہے اور جیم کے ضمہ کو کسرہ دو۔ بحالیکہ وہ جمیل ہے۔ (باقی تا کو مفتوح اور جیم کو مضموم پڑھتے ہیں۔)

۵/۹۰۷ وَفِیْ لَامِ لِلّٰهِ الْاَخِیْرَیْنِ حَذْفُهَا ۔ وَفِی الْهَاءِ رَفْعُ الْجَرِّ عَنْ وَلَدِ الْعَلَا

اور سَیَقُوْلُوْنَ لِلّٰهِ اخیرین یعنی دوسرے اور تیسرے میں لِلّٰهِ کے لام جر کا بصری سے حذف ثابت ہے۔ اور ھا میں جر کی جگہ رفع ہے۔ (چنانچہ حسب تصریح علامہ دانی مصاحف بصرہ میں رسم یوں ہی ہے۔ اور باقی حجاز و شام کے مصاحف کے رسم کے مطابق لام جارہ اور ھا کے جر کے ساتھ پڑھتے ہیں اور اخیرین کی قید سے اشارہ ہے کہ اوّل باجماع لام جر ہی کے ساتھ ہے۔)

۶/۹۰۸ وَعَالِمُ خَفْضُ الرَّفْعِ عَنْ نَفَرٍ وَفَتْ ۔ حُ شِقْوَتُنَا وَامْدُدْ وَحَرِّكْهُ شُلْشُلَا

اور عَالِمُ الْغَیْبِ میں ایک جماعت (کی، بصری، شامی و حفص) سے میم مرفوع کا جر ثابت ہے (باقی کے لیے مرفوع ہے) اور شِقْوَتُنَا میں (حمزہ، کسائی کے لیے) شین کا فتحہ ہے۔ اور قاف کو حرکت فتحہ دو۔ اور اس کے بعد الف پڑھو۔ (یعنی شَقَاوَتُنَا) بحالیکہ یہ خفیف ہے۔ (باقی کے لیے شِقْوَتُنَا ہے۔)

۷/۹۰۹ وَكَسْرُكَ سُخْرِیًّا بِهَا وَبِصَادِهَا ۔ عَلٰی ضَمِّهٖ اَعْطٰی شِفَاءً وَاَكْمَلَا

اور لفظ سِخْرِیًّا میں اس سورت میں اور صاد میں (نافع، حمزہ، کسائی کے لیے) سین مضموم پر تیرے کسرہ پڑھنے نے شفا بخشی اور کامل کی ہے۔ (باقی سین مضموم پڑھتے ہیں یاد رہے کہ سورۂ زخرف میں سُخْرِیًّا باجماع ضم سین کے ساتھ پڑھتے ہیں۔)

۸/۹۱۰ وَفِیْ اَنَّهُمْ كَسْرُ شَرِیْفٍ وَتُرْجَعُو ۔ نَ فِی الضَّمِّ فَتْحٌ وَاكْسِرِ الْجِیْمَ وَاكْمُلَا

اور اَنَّهُمْ هُمُ الْفَائِزُوْنَ کے ہمزہ میں (حمزہ، کسائی کے لیے) کسرہ باشرف ہے۔ (باقی بفتح ہمزہ پڑھتے ہیں۔) اور نیز لَا تُرْجَعُوْنَ میں (حمزہ، کسائی کے لیے) تاء مضموم پر فتحہ ہے۔ اور جیم کو کسرہ دو اور کامل ہو جاؤ۔

٩/٩١١ وَفِي قَالَ كَمْ قُلْ دُونَ شَكٍّ وَبَعْدَهُ شَفَا وَبِهَا يَاءٌ لَعَلِّي عُلِّلَا

اور قَالَ كَمْ میں (مکی حمزہ، کسائی کے لیے) قُلْ كَمْ بغیر کسی شک کے ہے اور اس کے بعد یعنی — قَالَ إِنْ لَبِثْتُمْ میں (حمزہ، کسائی کے لیے بصیغہ امر) قُلْ شافی ہوا ہے۔ اور اس سورت میں صرف لَعَلِّي کی یاءِ اضافت ہے جو آسودہ کی گئی ہے۔

# سُورَةُ النُّور

١/٩١٢ وَحَقٌّ وَفَرَّضْنَا ثَقِيلًا وَرَأْفَةٌ يُحَرِّكُهُ الْمَكِّي وَأَرْبَعُ أَوَّلَا

٢/٩١٣ صِحَابٌ وَغَيْرُ الْحَفْصِ خَامِسَةُ الْأَخِيرْ أَنِ اغْضَبَ التَّخْفِيفُ وَالْكَسْرُ أُدْخِلَا

٣/٩١٤ وَيَرْفَعُ بَعْدُ الْجَرِّ يَشْهَدُ شَائِعٌ وَغَيْرُ أُولِي بِالنَّصْبِ صَاحِبُهُ كِلَا

وَفَرَّضْنَاهَا بتشدید را (مکی، بصری کے لیے اور تخفیفِ را باقی کے لیے) حق ہے۔ اور لفظ رَأْفَةٌ میں مکی ہمزہ کو حرکت فتحہ دیتے ہیں (باقی بسکونِ ہمزہ پڑھتے ہیں نیز یہ اختلاف صرف یہاں ہے حدید میں باتفاق بسکونِ ہمزہ ہے) فَشَهَادَةُ أَحَدِهِمْ أَرْبَعُ میں لفظ أَرْبَعُ جو پہلا ہے۔ مرموزین صحاب مرفوع (جیسا کہ اطلاق سے رفع کی طرف اشارہ ہے۔ اور باقی منصوب) پڑھتے ہیں۔ (اور اوّل کی قید سے اشارہ ہے کہ دوسرا أَرْبَعَ باتفاق منصوب ہے) اور حفص کے علاوہ دوسرے وَالْخَامِسَةُ کو مرفوع (اور حفص منصوب) پڑھتے ہیں۔ (اور پہلے وَالْخَامِسَةُ کے رفع میں اتفاق ہے۔) اور أَنْ غَضِبَ کے نون میں تخفیف اور غَضِبَ کے ضاد میں کسرہ (نافع کے لیے) داخل کیا گیا ہے۔ (باقی أَنَّ کو مشدد مفتوح اور غَضَبَ کو بفتحِ ضاد پڑھتے ہیں۔) اور نافع غَضِبَ کے بعد والے اسم الجلالہ مجرور کو رفع پڑھتے ہیں۔ (باقی مجرور پڑھتے ہیں۔) اور يَشْهَدُ (حمزہ، کسائی کے لیے) یاءِ تذکیر کے ساتھ اور باقی کے لیے (تاءِ تانیث سے) شائع ہے۔ اور غَيْرَ أُولِي کی را کو اس کے صاحب (شامی و شعبہ) نے نصب کے ساتھ یاد کیا ہے (باقی جر کے ساتھ پڑھتے ہیں۔)

٤/٩١٥ وَدُرِّيٌّ اكْسِرْ ضَمَّهُ حُجَّةٌ رِضًا وَفِي مَدِّهِ وَالْهَمْزِ صُحْبَتُهُ حَلَا

اور لفظ دُرِّيٌّ میں (بصری، کسائی کے لیے) دال مضموم کو کسرہ دو۔ (باقی مضموم پڑھتے ہیں) اور راکے بعد اس میں یا، مدہ اور ہمزہ اس کے ہم صحبت (حمزہ، کسائی، شعبہ و بصری) قراء کے لیے شیریں ہوا ہے۔ (یعنی کل تین قراتیں ہیں۔ دِرِّیءٌ بروزن سِكِّينٌ بصری، کسائی کے لیے۔ دُرِّيءٌ حمزہ و شعبہ کے لیے۔ دُرِّيٌّ باقی کیلئے۔)

۵/۹۱۶ يُسَبِّحُ فَتْحُ الْبَا كَذَا صِفْ وَيُوقَدُ الْـ ... مُؤَنَّثُ صِفْ شَرْعًا وَحَقٌّ تَفَعَّلَا

يُسَبِّحُ لَهُ میں با کا فتحہ (شامی و شعبہ کے لیے) بیان کرد۔ (باقی کے لیے کسرۂ با ہے) اور يُوقَدُ مِنْ شَجَرَةٍ میں ایک طریقے کے اعتبار سے (شعبہ، حمزہ و کسائی کے لیے) فعل مؤنث ہے۔ اور صاحب حق (مکی، بصری) نے تَوَقَّدَ بروزن تَفَعَّلَ پڑھا ہے۔ (باقی کے لیے يُوقَدُ ہے)

۶/۹۱۷ وَمَا نُونَ الْبَزِّي سَحَابٌ وَرَفْعُهُمْ ... لَدَى ظُلُمَاتٍ جَرَّ دَارٍ وَأَوْصَلَا

اور بزی نے سَحَابٌ پر تنوین نہیں پڑھی۔ اور لفظ ظُلُمَاتٌ میں رفع کی بجائے ایک عالم (مکی) نے جر دیا۔ اور ہم تک پہنچایا ہے۔ (گویا تین قراتیں ہوئیں سَحَابُ ظُلُمَاتٍ بزی کے لیے، سَحَابٌ ظُلُمَاتٍ، قنبل کے لیے۔ سَحَابٌ ظُلُمَاتٌ باقی کے لیے۔)

۷/۹۱۸ كَمَا اسْتُخْلِفَ اضْمُمْهُ مَعَ الْكَسْرِ صَادِقًا ... وَفِي يُبْدِلَنَّ الْخِفُّ صَاحِبُهُ دَلَا

كَمَا اسْتَخْلَفَ میں (شعبہ کے لیے) تا کو مضموم مع کسرہ لام کے پڑھو، بحالیکہ تم بڑے سچے ہو۔ (باقی دونوں پر فتحہ پڑھتے ہیں) اور لَيُبَدِّلَنَّ کی دال کو خفیف، اور با کو ساکن پڑھنے والا (شعبہ و مکی کے لیے) کامیاب ہوا ہے۔ (باقی با پر فتحہ اور دال کو مشدد پڑھتے ہیں۔)

۸/۹۱۹ وَثَانِي ثَلَاثَ ارْفَعْ سِوَى صُحْبَةٍ وَقِفْ ... وَلَا وَقْفَ قَبْلَ النَّصْبِ إِنْ قُلْتَ أَبْدِلَا

اور لفظ ثَلَاثٌ دوسرے میں صحبہ کے سوا سب کے لیے رفع (اور صحبہ کے لیے نصب) پڑھو۔ (اور پہلے لفظ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ میں باتفاق نصب ہے۔) اور مرفوع پڑھتے ہیں۔ اس کے ماقبل یعنی مِنْ بَعْدِ صَلٰوةِ الْعِشَاءِ پر وقف کرد۔ (کیونکہ ثَلٰثٌ سے نیا جملہ شروع ہے) اور نصب پڑھنے کے وقت میں ماقبل پر وقف نہیں۔ اگر یہ کہو کہ ثَلَاثَ عَوْرَاتٍ ماقبل یعنی ثَلَاثَ مَرَّاتٍ سے بدل ہے۔ (لیکن اگر فعل محذوف اِتَّقُوْا کا مفعول قرار دیا جائے یعنی اِتَّقُوْا اَوْقَاتًا ثَلَاثَ عَوْرَاتٍ لَّكُمْ تو نصب پڑھنے میں بھی ماقبل پر وقف حسن ہی ہوگا۔)

# سُوْرَةُ الْفُرْقَان

١/٩٢٠ وَنَاْكُلُ مِنْهَا النُّوْنُ شَاعَ وَجَزْمُنَا ۔۔۔ وَيَجْعَلْ بِرَفْعٍ دَلَّ صَافِيْهِ كُمَّلَا

لَهٗ جَنَّةٌ يَّأْكُلُ مِنْهَا میں (حمزہ، کسائی سے) نون جمع متکلم شائع ہوا ہے۔ اور وَيَجْعَلْ لَّكَ قُصُوْرًا میں (مکی، شعبہ، شامی کے لیے) بجائے جزم کے رفع ہے۔ جس کے پاکیزہ قاری نے بکمال راہنمائی کی ہے یعنی وَيَجْعَلُ لَّكَ۔

٢/٩٢١ وَنَحْشُرُ يَا دَارٍ عَلَا فَيَقُوْلُ نُوْ ۔۔۔ نُ شَامٍ وَخَاطِبْ تَسْتَطِيْعُوْنَ عُمَّلَا

اور وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ میں یاءِ غائب ایک عالم (مکی حفص) کے لیے عالی ہوئی۔ (باقی کے لیے نون جمع متکلم ہے) فَيَقُوْلُ ءَاَنْتُمْ میں شامی کے لیے نون جمع متکلم ہے (باقی کے لیے یاءِ غیب ہے) اور فَمَا تَسْتَطِيْعُوْنَ کو ایک کثیر العمل (حفص) کے لیے مخاطب (باقی کے لیے غائب) پڑھو۔

٣/٩٢٢ وَنُنْزِلُ زِدْهُ النُّوْنَ وَارْفَعْ وَخِفَّ وَالْ ۔۔۔ مَلَائِكَةُ الْمَرْفُوْعُ يُنْصَبُ دُخْلُلَا

اور نُزِّلَ میں ایک نون کا اضافہ کرو۔ اور لام کو مرفوع پڑھو۔ اور زا کو خفیف پڑھو۔ اور ایک کثیر المداخلت قاری (مکی) کے لیے اَلْمَلَائِكَةُ مرفوع کو نصب دیا جاتا ہے (حاصل یہ کہ وَنُنْزِلُ الْمَلَائِكَةَ مکی کے لیے ہے اور وَنُزِّلَ الْمَلَائِكَةُ باقی کے لیے)۔

٤/٩٢٣ تَشَقَّقُ خِفُّ الشِّيْنِ مَعْ قَافَ غَالِبٌ ۔۔۔ وَيَاْمُرُ شَافٍ وَاجْمَعُوْا سُرُجًا وِلَا

اور تَشَقَّقُ میں یہاں اور سورۂ قٓ میں (کوفیین و بصری کے لیے) شین میں خفت غالب ہے۔ (باقی کے لیے بتشدید شین ہے۔) اور (حمزہ، کسائی کے لیے) لِمَا يَاْمُرُنَا میں یاءِ غیبت (اور باقی کے لیے تاءِ خطاب) شافی ہے اور متصلاً ہی لفظ سُرُجًا کو (حمزہ، کسائی کے لیے) جمع پڑھو۔ (باقی سِرَاجًا واحد پڑھتے ہیں)۔

٥/٩٢٤ وَلَمْ يَقْتُرُوْا اضْمُمْ عَمَّ وَالْكَسْرَ ضُمَّ ثِقْ ۔۔۔ يُضَاعَفْ وَيَخْلُدْ رَفْعُ جَزْمٍ كَذِيْ صِلَا

وَلَمْ يَقْتُرُوْا میں یا کو (نافع، شامی کے لیے) ضمہ دو کہ عام ہوا ہے (باقی کے لیے فتحہ ہے) اور تا میں

کسرہ کی جگہ (کوفیین کے لیے) ضمہ پڑھو (اور) یقین کرو (باقی کے لیے تا مکسور ہے لہذا تین قراءتیں ہوئیں۔)
یُضٰعَفۡ اور یَخۡلُدۡ میں (شعبہ، شامی کے لیے) جزم کی بجائے ایک ذہانت والے کے مثل رفع دیا گیا ہے
(باقی مجزوم پڑھتے ہیں۔)

۹۲۵/۶ وَوَحَّدَ ذُرِّیَّاتِنَا حِفْظٌ صُحۡبَةٍ ۔۔۔ وَیَلۡقَوۡنَ فَاضۡمُمۡهُ فَحَرِّكۡ مُثَقِّلَا

۹۲۶/۷ سِوَى صُحۡبَةٍ وَالۡیَاءُ قَوۡمِی وَلَیۡتَنِی ۔۔۔ وَکَمۡ لَوۡ وَلَیۡتٍ تُوۡرِثُ الۡقَلۡبَ اَنۡصُلَا

اور محفوظ رکھنے والے چند دوستوں (بصری، حمزہ، کسائی اور شعبہ) نے ذُرِّیَّاتِنَا کو واحد (باقی نے جمع) پڑھا ہے۔ اور یُلَقَّوۡنَ کو مرموزین صحبہ کے علاوہ کے لیے یا کو ضمہ اور لام کو حرکت فتحہ دو بحالیکہ قاف کو مشدد پڑھ رہے ہو۔ (اور صحبہ یَلۡقَوۡنَ پڑھتے ہیں) اور یاء اضافت لفظ قَوۡمِی اور لَیۡتَنِی میں ہیں، اور کتنے ہی "اگر" اور "کاش" (میں ایسے لغو منصوبے ہوتے ہیں جو) دل میں (دُکھ کے) تیروں کو پیدا کرتے ہیں۔

**نوٹ:** آخری مصرعہ میں صحیح مسلم کی ایک حدیث کی طرف اشارہ ہے۔ فرمایا گیا ہے "اگر تجھے کوئی مصیبت پیش آئے تو یہ نہ کہہ اگر میں یہ نہ کرتا یوں ہوتا۔ کیونکہ اللہ نے تقدیر و مشیت میں وہی مقرر فرمایا تھا جو ہوا، اس قسم کا "اگر" شیطانی کاموں کا دروازہ کھولتا ہے۔"

# سُوۡرَةُ الشُّعَرَاء

۹۲۷/۱ وَفِی حَاذِرُوۡنَ الۡمَدُّ مَا ثُلَّ فَارِهِیـ ۔۔۔ ـنَ ذَاعَ وَخَلۡقُ اضۡمُمۡ وَحَرِّكۡ بِهِ الۡعُلَا

۹۲۸/۲ كَمَا فِی نَدٍ وَالۡاَیۡکَةِ اللَّامُ سَاکِنٌ ۔۔۔ مَعَ الۡهَمۡزِ وَاخۡفِضۡهُ وَفِی صَادَ غَیۡطَلَا

یعنی (ابن ذکوان، کوفیین کے لیے) حَاذِرُوۡنَ میں حا کے بعد الف مدہ گرایا نہیں گیا۔ (باقی۔ کے لیے حَذِرُوۡنَ بلا الف ہے) اسی طرح فَارِهِیۡنَ (کوفیین، شامی کے لیے مع الالف اور باقی کے لیے بلا الف) شائع ہوا ہے۔ اور اِنۡ هٰذَا اِلَّا خُلُقُ الۡاَوَّلِیۡنَ میں لفظ خُلُق کی خا کو (نافع، شامی، حمزہ و عاصم کے لیے) ضمہ دو۔ اور ضمہ ہی کے ساتھ لام کو بھی حرکت دو۔ جیسا کہ یہ بلند قراءت بڑی شادابی میں ہے۔ (باقی خا کو فتحہ اور لام کو ساکن پڑھتے ہیں) اور یہاں اور صاد میں لفظ اَلۡاَیۡکَةِ میں (کوفیین و بصری کے لیے) لام تعریف ساکن ہے اس کے بعد ہمزہ مفتوح ہے اور آخر میں تا کو مجرور پڑھو۔ بحالیکہ تم کثیر الخیر ہو۔ (باقی کے لیے لَیۡکَةَ بروزن طَلۡحَةَ لام مفتوحہ

بغیر ہمزۂ وصلیہ کے اور اس کے بعد بغیر ہمزہ قطعیہ مفتوحہ کے تا مفتوحہ کے ساتھ ہے۔)

نوٹ: یاد رہے کہ سورۂ قٓ و حِجر میں باتفاق الف مع اسکان لام اس کے بعد ہمزہ مفتوحہ اور تا کے جر کے ساتھ ہے۔

٣/٩٢٩ وَفِي نَزَّلَ التَّخْفِيفُ وَالرُّوحُ وَالْأَمِيـ ـنُ رَفْعُهُمَا عُلُوٌّ سَمَا وَتَبَجَّلَا

اور نَزَلَ میں (حفص، نافع، مکی، بصری کے لیے) زا مخفف ہے اور اَلرُّوْحُ اور الْاَمِیْنُ دونوں پر رفع ایسی بلندی ہے جو عالی و محترم ہوئی ہے۔ (باقی زا کو مشدد اور اَلرُّوْحَ اور الْاَمِیْنَ کو منصوب پڑھتے ہیں۔)

٤/٩٣٠ وَأَنِّثْ يَكُنْ لِلْيَحْصَبِي وَارْفَعْ آيَةً وَفَا فَتَوَكَّلْ وَاوُ ظَمْآنِهِ حَلَا

اور اَوَلَمْ يَكُنْ لَهُمْ آيَةً میں يَكُنْ کو شامی کے لیے مؤنث (باقی کے لیے مذکر) پڑھو۔ اور آيَةٌ پر رفع (اور باقی کے لیے نصب) پڑھو۔ اور فَتَوَكَّلْ کی فا اپنے پیاسے کے لیے (یعنی کوفیین، مکی، بصری کے لیے) واؤ ہو کر شیریں ہوئی ہے۔ (اور نافع و شامی کے لیے فا کے ساتھ ہے)

٥/٩٣١ وَيَا خَمْسُ أَجْرِي مَعْ عِبَادِي وَلِي مَعِي مَعًا مَعْ أَبِي إِنِّي مَعًا رَبِّي انْجَلَا

اور یاءاتِ اضافت اَجْرِیْ میں پانچ جگہ مع عِبَادِیْ اور لِیْ اور مع مَعِیْ کے دو جگہ اور اَبِیْ اور اِنِّیْ کے دو جگہ۔ اور مع رَبِّیْ کے ان سب میں منکشف ہوئی ہیں۔

# سُوْرَةُ النَّمْل

١/٩٣٢ شِهَابٍ بِنُونٍ ثِقْ وَقُلْ يَأْتِيَنَّنِي دَنَا مَكُثَ افْتَحْ ضَمَّةَ الْكَافِ نَوْفَلَا

بِشِهَابٍ قَبَسٍ میں شِهَابٍ کو (کوفیین کے لیے) نون تنوین کے ساتھ (اور باقی کے لیے بغیر تنوین کے) یقین کرو۔ اور کہو کہ اَوْ لَيَأْتِيَنَّنِي (مکی کے لیے دونوں کے ساتھ ہے۔ پہلا مشددہ مفتوحہ دوسرا مخففہ مکسورہ (باقی کیلئے ایک نون مشددہ مکسورہ) قریب ہوا ہے۔ فَمَكُثَ میں کاف کے ضمہ کو (عاصم کیلئے) فتحہ دو۔ (اور باقی کیلئے مضموم پڑھو۔) بحالیکہ تم بڑے سخی ہو۔

٢/٩٣٣ مَعًا سَبَأَ افْتَحْ دُونَ نُونٍ حِمًى هُدًى وَسَكِّنْهُ وَانْوِ الْوَقْفَ زُهْرًا وَمَنْدَلَا

لفظ سَبَأ یہاں اور سورۂ سبا میں دونوں کو بغیر نون تنوین کے (بصری اور بزی کے لیے) ہمزہ کو فتحہ دو۔ بحالیکہ ہدایت کی رُو سے اس کی حمایت کی گئی ہے۔ اور (قنبل کے لیے) ہمزہ کو ساکن پڑھو۔ اور وصل میں وقف کی نیت کرو۔ درآں حالیکہ یہ لغت بھی روشن اور خوشبودار ہے۔ (یعنی وصل میں وقف کے احکام جاری کرنا بھی بعض لغات میں فصیح ہے۔ اسی لیے قنبل وصل میں ہمزہ کو ساکن پڑھتے ہیں۔ باقی ہمزہ کو مکسور و منوّن پڑھتے ہیں۔)

٣/٩٣٤ أَلَا يَسْجُدُوا رَاوٍ وَقِفْ مُبْتَلًى أَلَا ۔۔۔ وَيَا وَاسْجُدُوا وَابْدَأْهُ بِالضَّمِّ مُوصِلَا

٤/٩٣٥ أَرَادَ أَلَا يَا هٰؤُلَاءِ اسْجُدُوا وَقِفْ ۔۔۔ لَهُ قَبْلَهُ وَالْغَيْرُ أَدْرَجَ مُبْدِلَا

٥/٩٣٦ وَقَدْ قِيلَ مَفْعُولًا وَأَنْ أَدْغَمُوا بِلَا ۔۔۔ وَلَيْسَ بِمَقْطُوعٍ فَقِفْ يَسْجُدُوا وِلَا

ایک راوی (کسائی) نے أَلَا يَسْجُدُوا (بتخفیفِ لام) پڑھا ہے۔ (گویا أَلَا حرفِ تنبیہ ہے۔ جو جملۂ ندائیہ پر داخل ہوا ہے۔ کیونکہ اس قراءت پر يَسْجُدُوا اصل میں يَا اُسْجُدُوا اور حرفِ ندا کا منادیٰ لفظ قَوْمِ محذوف ہے) لہٰذا اضطرار کی حالت میں أَلَا اور يَا اور اُسْجُدُوا تینوں پر وقف کر سکتے ہو۔ اور اُسْجُدُوا سے ابتدا کرو تو ہمزۂ وصلیہ مضمومہ کے ساتھ کرو۔

یعنی مطلب ہے أَلَا يَا هٰؤُلَاءِ اسْجُدُوا۔ اور أَلَا سے ماقبل یعنی لَا يَهْتَدُونَ پر وقف تام کرو۔ (کیونکہ اس کا ماقبل سے کوئی تعلق نہیں)۔ اور باقی نے اس کو ماقبل لَا يَهْتَدُونَ میں داخل کیا ہے۔ اور بدل بنایا ہے۔ (یعنی باقی جو أَلَّا يَسْجُدُوا پڑھتے ہیں وہ لَا يَهْتَدُونَ سے بدل بناتے ہیں) اور کہا گیا ہے کہ أَلَّا يَسْجُدُوا ماقبل کا مفعول ہے (یعنی منصوب بنزع الخافض ہے جو اصل میں لِئَلَّا يَسْجُدُوا ہے) اور ان حضرات نے أَنْ کا لَا میں ادغام کیا ہے اور چونکہ أَنْ اور لَا مقطوع مرسوم نہیں اس لیے صرف يَسْجُدُوا یا أَلَّا پر وقف کر سکتے ہو۔ (أَنْ پر نہیں)۔

نوٹ: مفعول سے ناظم کی مراد مفعول لہٗ ہے۔ بعض نے مفعول بہ بھی بتایا ہے۔ اس صورت میں لَا يَهْتَدُونَ کا حرف نفی زائد ہوگا۔

٦/٩٣٧ وَيُخْفُونَ خَاطِبْ يُعْلِنُونَ عَلَى رِضًا ۔۔۔ تُمِدُّونَنِي الْإِدْغَامُ فَازَ فَثَقَّلَا

اور (حفص، کسائی کے لیے) مَا يُخْفُونَ وَمَا يُعْلِنُونَ دونوں کو تاء خطاب سے ایک پسندیدہ صورت پر پڑھو۔ (باقی کے لیے غائب ہیں۔) اور تُمِدُّونَنِي میں (حمزہ کے لیے) ادغام کامیاب ہوا ہے۔

پس حمزہ نے دونوں نونوں میں ادغام کر کے ایک نون مشددہ مکسورہ پڑھا ہے۔ (باقی کے لیے بلا ادغام دونون ہیں۔)

۷/۹۲۸ مَعَ السُّوْقِ سَاقَیْهَا وَسُوْقِ اهْمِزُوْا زَكَا ۔۔۔ وَوَجْهٌ بِهَمْزٍ بَعْدَهُ الْوَاوُ وُكِّلَا

سَاقَیْهَا یہاں مع اَلسُّوْقِ (صٓ) اور سُوْقِهٖ (فتح) کے۔ ان تینوں میں (قنبل کے لیے) سین کے بعد ہمزہ پڑھو۔ کیونکہ یہ بھی پاکیزہ لغت ہے۔ اور (قنبل کے لیے) ایک وجہ اور بھی ہے۔ (جو صرف اَلسُّوْقِ اور سُوْقِهٖ میں ہے) اس وجہ میں ہمزہ کے بعد واؤ سپرد کی گئی ہے یعنی سُؤُوْق۔

۸/۹۳۹ نَقُوْلَنَّ فَاضْمُمْ رَابِعًا وَنُبَیِّتَـ ۔۔۔ ـنَّهٗ وَمَعًا فِي النُّوْنِ خَاطِبْ شَمَرْدَلَا

اور نَقُوْلَنَّ میں (حمزہ، کسائی کے لیے) ایسے ہی لَنُبَیِّتَنَّهٗ میں چوتھے حرف کو مضموم پڑھو۔ نیز دونوں میں بجائے نون کے ایک سریع الفہم کے لیے تاء خطاب پڑھو (یعنی لَتُبَیِّتُنَّهٗ وَاَهْلَهٗ ثُمَّ لَتَقُوْلُنَّ۔ باقی کے لیے دونوں صیغہ جمع متکلم ہیں۔ اور چوتھا حرف مفتوح ہے۔)

۹/۹۴۰ وَمَعْ فَتْحِ اَنَّ النَّاسَ مَا بَعْدَ مَكْرِهِمْ ۔۔۔ لِكُوْفٍ وَاَمَّا یُشْرِكُوْنَ نَدٍ حَلَا

اَنَّ النَّاسَ كَانُوْا مع اس کے جو مَكْرِهِمْ کے بعد ہے۔ یعنی عَاقِبَةُ مَكْرِهِمْ اَنَّا ان دونوں میں اَنَّ کوفیین کے لیے بفتح ہمزہ ہے۔ (باقی کے لیے بکسر ہمزہ) اور اَمَّا یُشْرِكُوْنَ ایسے قاری کے لیے ہے جو شاداب و مزین ہے۔ (یعنی عاصم و بصری کے لیے بالغیب ہے۔ جیسا کہ اطلاق سے اشارہ ہے۔ اور باقی کے لیے بالخطاب ہے۔)

۱۰/۹۴۱ وَشَدِّدْ وَصِلْ وَامْدُدْ بَلِ ادَّارَكَ الَّذِيْ ۔۔۔ ذَكَا قَبْلَهٗ یَذَّكَّرُوْنَ لَهٗ حَلَا

اور بَلِ ادّٰرَكَ میں (نافع، کوفیین و شامی کے لیے) دال کو مشدد پڑھو اور ہمزۂ وصل پڑھو۔ اور دال کے بعد اس اِدّٰرَكَ میں جو کہ معطر ہوا ہے الف مدہ پڑھو۔ (باقی اَدْرَكَ بتخفیف دال ساکن بغیر الف مع ہمزہ قطعیہ کے پڑھتے ہیں۔) اور اس سے پہلے یَذَّكَّرُوْنَ (بالغیب ہشام و بصری کے لیے) شیریں ہوا ہے۔ (باقی خطاب پڑھتے ہیں۔ نیز سورۂ انعام میں جو حفص، حمزہ، کسائی کے لیے تخفیف ذال اور باقی کے لیے بتشدید ذال ہونا آچکا ہے وہ یہاں بھی مراد ہے یعنی ع وَتَذَّكَّرُوْنَ الْكُلُّ خَفَّ عَلٰی شَذًا۔

۱۱/۹۴۲ بِهَادِي مَعًا تَهْدِي فَشَا الْعُمْيِ نَاصِبًا ۔۔۔ وَبِالْیَا لِكُلٍّ قِفْ وَفِي الرُّوْمِ شَمْلَلَا

بِهَادِیْ یہاں اور روم میں دونوں جگہ (امام حمزہ کے لیے) تَهْدِیْ عام ہوا ہے۔ اور وہ اَلْعُمْیَ کو نصب دیتے ہیں۔ (باقی بِهَادِی الْعُمْیِ پڑھتے ہیں۔) اور یہاں (مرسوم ہونے کی وجہ سے) سب کے لیے یا پر وقف کرو۔ اور روم میں (صرف حمزہ، کسائی کے لیے) تَهْدِیْ میں وقف میں یا نے سرعت کی ہے (باقی بغیر یا وقف کرتے ہیں یعنی بِهَادْ۔

۱۲/۹۴۳ وَاٰتُوْهُ فَاقْصُرُوْا فْتَحِ الضَّمَّ عِلْمُهُ ۔۔۔ فَشَا تَفْعَلُوْنَ الْغَيْبُ حَقٌّ لَهُ وَلَا

وَكُلٌّ اٰتَوْهُ میں (حفص، حمزہ کے لیے) ہمزہ کو مقصور اور تاء مضمومہ کو مفتوح پڑھو۔ جیسا کہ اس کا علم شائع ہوا ہے۔ (باقی ہمزہ کو بالمد اور تا کو مضموم اٰتُوْهُ پڑھتے ہیں۔) اور تَفْعَلُوْنَ میں (مکی، بصری، ہشام کے لیے) نصرت کے اعتبار سے غیب حق ہے۔ (باقی کے لیے خطاب ہے۔)

۱۳/۹۴۴ وَمَالِیْ وَاَوْزِعْنِیْ وَاِنِّیْ كِلَاهُمَا ۔۔۔ لِيَبْلُوَنِیْ الْيَاءَاتُ فِیْ قَوْلِ مَنْ بَلَا

مَالِیْ، اَوْزِعْنِیْ اور اِنِّیْ دونوں جگہ اور لِيَبْلُوَنِیْ میں اس شخص کے قول میں یاءات اضافت ہیں۔ جو آزمودہ کار ہے۔ (یعنی یاءِ اضافت کا بیان پڑھ چکا ہے)

# سُوْرَةُ الْقَصَصِ

۱/۹۴۵ وَفِیْ نُرِیَ الْفَتْحَانِ مَعَ اَلِفٍ وَيَا ۔۔۔ ئِهٖ وَثَلَاثٌ رَفْعُهَا بَعْدُ شُكِّلَا

اور (حمزہ، کسائی کے لیے) نُرِیَ میں پہلے اور دوسرے حرفوں پر فتحہ ہے مع آخر میں الف (ممالہ) اور شروع میں یاءِ غیب کے۔ اور تین اسم جو اس کے بعد ہیں یعنی فِرْعَوْنَ وَهَامَانَ وَجُنُوْدَهُمَا ان پر رفع کا اعراب بنایا گیا ہے۔ (باقی وَنُرِیَ فِرْعَوْنَ وَهَامَانَ وَجُنُوْدَهُمَا پڑھتے ہیں۔)

۲/۹۴۶ فَحُزْنًا بِضَمٍّ مَعَ سُكُوْنٍ شَفَا وَيَصْـ ۔۔۔ دُرَ اضْمُمْ وَكَسْرُ الضَّمِّ ظَامِيْهِ اَهْمَلَا

اور (حمزہ، کسائی کے لیے) حُزْنًا بضمِ حا مع سکونِ زا کے شافی ہوا ہے (باقی بفتحتین حَزَنًا پڑھتے ہیں) اور يُصْدِرَ میں کوفیین، مکی، نافع کے لیے) یاءِ مضموم پڑھو۔ اور دالِ مضمومہ پر کسرہ ہے۔ کہ اس قراءت کا پیاسا

اسی طرح سیراب ہوا ہے۔ (باقی یَصۡدُرَ باب نَصَرَ سے پڑھتے ہیں۔ (اور صاد میں حمزہ کسائی کے لیے اشمام کا بیان گزر چکا ہے۔

٣/٩٤٧ وَجَذْوَةٍ اِضْمُمْ فُزْتَ وَالْفَتْحُ نَلْ وَصُحْ ۔۔۔ بَةُ كَهْفُ ضَمِّ الرَّهْبِ وَاسْكِنْهُ ذُبَّلاَ

اور جَذْوَةٍ کو (حمزہ کے لیے) مضموم پڑھ خدا تجھے کامیابی دے اور فتحہ (عاصم کے لیے) اختیار کر۔ (باقی کے لیے کسرہ ہے) اور چند یار غار دوستوں (حمزہ، کسائی، شعبہ، شامی) کے لیے اَلرَّهْبِ کی را کو مضموم پڑھ۔ اور چند بڑے دلائل والوں (کوفیین، شامی) کے لیے اَلرَّهْبِ کی ہا کو ساکن پڑھ۔ (باقی بفتحتین پڑھتے ہیں۔)

٤/٩٤٨ يُصَدِّقُنِي ارْفَعْ جَزْمَهُ فِي نُصُوصِهِ ۔۔۔ وَقُلْ قَالَ مُوسٰى وَاحْذِفِ الْوَاوَ دُخْلُلاَ

يُصَدِّقُنِي اس کی نصوص کے مطابق قاف مجزوم کو (حمزہ، عاصم کے لیے) مرفوع پڑھو۔ (اور باقی کے لیے مجزوم) اور (مکی کے لیے) کہو قَالَ مُوسٰى اور کثیر المداخلت ہو کر شروع سے واؤ کو حذف کرو۔ (چنانچہ مصحف مکہ میں واؤ مرسوم نہیں۔ باقی وَقَالَ مُوسٰى پڑھتے ہیں۔)

٥/٩٤٩ نَمَا نَفَرٌ بِالضَّمِّ وَالْفَتْحِ يَرْجِعُو ۔۔۔ نَ سِحْرَانِ ثِقْ فِي سَاحِرَانِ فَتُقْبَلاَ

ایک جماعت (عاصم، مکی، بصری، شامی) بلند ہوئی۔ اِلَيْنَا لَا يُرْجَعُوْنَ کے ضم یا و فتح جیم کے ساتھ (باقی کے لیے بفتح یا و کسر جیم ہے۔) اور سَاحِرَانِ میں (کوفیین کے لیے) سِحْرَانِ یقین کر تاکہ تو مقبول ہو۔ (باقی کے لیے سَاحِرَانِ ہے۔)

٦/٩٥٠ وَيُجْبٰى خَلِيطٌ يَعْقِلُوْنَ حِفِظْتُهُ ۔۔۔ وَفِي خُسِفَ الْفَتْحَيْنِ حَفْصٌ تَنَخَّلاَ

اور لفظ يُجْبٰى میں (چھ قاریوں کے لیے) تذکیر (اور نافع کے لیے تانیث) پسندیدہ ہے ـــ اور اَفَلَا يَعْقِلُوْنَ میں (بصری کے لیے) یاء غیبت ہے (اور باقی کے لیے تاء خطاب ہے۔) جس کو میں نے یاد رکھا ہے اور لَخَسَفَ بِنَا میں حفص نے خا اور سین پر دو فتحوں کو منتخب کیا ہے۔ (باقی کیلئے خا کا ضمہ اور سین کا کسرہ ہے)

**نوٹ:** واضح ہو کہ يُجْبٰى اور يَعْقِلُوْنَ میں بالترتیب تذکیر اور یب کی طرف اطلاق سے اشارہ کیا گیا ہے۔

٧/٩٥١ وَعِنْدِي وَذُو الثُّنْيَا وَاِنِّي اَرْبَعٌ ۔۔۔ لَعَلِّي مَعًا رَبِّي ثَلاَثٌ مَعِي اعْتَلاَ

اور عِنْدِي اور استثناء والی یاء یعنی سَتَجِدُنِيْ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ اور چار جگہ لفظ اِنِّيْ اور دو جگہ لَعَلِّيْ

اور تین جگہ رَبِّیْ اور مَعِیَ میں یاءاتِ اضافت بلند ہوئی ہیں۔

**نوٹ :** اس باب کے شعر نمبر ۱،۶ میں لفظ نُذُرِیْ اور خَسِفَ کی دونوں قراءتوں میں ناظمؒ کے کلام میں فتحتین کی ضد واضح نہیں ہے، سوائے اس کے کہ عدمِ توضیح کو شہرت پر حمل کیا جائے۔

# سُوْرَةُ الْعَنْكَبُوْت

۱/۹۵۲ يَرَوْا صُحْبَةٌ خَاطِبْ وَحَرِّكْ وَمُدَّ فِي الـنّـ    ـشَاءَةِ حَقًّا وَهُوَ حَيْثُ تَنَزَّلَا

صحبة ، حق

اَوَلَمْ يَرَوْا كَيْفَ میں مرموزین صحبہ کے لیے خطاب (اور باقی کے لیے غیب) پڑھو۔ اور لفظ نَشْاَةَ میں جہاں بھی واقع ہو۔ (یہاں نجم اور واقعہ میں تین جگہ ہے۔) شین کے بعد (مکی، بصری کے لیے) حق ہونے کے لحاظ سے الف مدہ پڑھو۔ (یعنی نَشَاءَةَ۔)

۲/۹۵۳ مَوَدَّةً الْمَرْفُوعُ حَقٌّ رُوَاتِهِ    وَنَوِّنْهُ وَانْصِبْ بَيْنَكُمْ عَمَّ صَنْدَلَا

ن ، حق ، ر ، ا ، عم ، ص

مَوَدَّةَ میں اس کے راویوں (مکی، بصری، کسائی) کا حق یہ ہے کہ اس کو مرفوع پڑھو۔ اور اس پر تنوین پڑھو۔ اور اس کے بعد والے لفظ بَيْنِكُمْ کے نون کو منصوب پڑھو کہ یہ (نافع، شعبہ، شامی کے لیے) صندل جیسی خوشبو کی طرح عام ہوا ہے (گویا مکی، بصری، کسائی مَوَدَّةُ کو مرفوع غیر منوّن اور بَيْنِكُمْ کو مجرور پڑھتے ہیں اور نافع، شامی، شعبہ مَوَدَّةً منصوب منوّن اور بَيْنَكُمْ کو منصوب پڑھتے ہیں۔ اور حفص و حمزہ مَوَدَّةَ کو منصوب بلا تنوین اور بَيْنِكُمْ کو مجرور پڑھتے ہیں۔)

۳/۹۵۴ وَيَدْعُونَ نَجْمٌ حَافِظٌ وَمُوَحِّدٌ    هُنَا اٰيَةٌ مِّنْ رَّبِّهِ صُحْبَةٌ دَلَا

ن ج ح ، ا ، صحبة ، د

اِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا يَدْعُوْنَ میں يَدْعُوْنَ کا غیب (جیسا کہ اطلاق سے مفہوم ہے عاصم و بصری کے لیے) ایک نگہبان ستارہ ہے (باقی خطاب پڑھتے ہیں) اور اٰيَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ میں اٰيَةٌ کو یہاں واحد پڑھنے والا صحبہ اور مکی کے لیے کامیاب ہوا ہے۔ (باقی جمع پڑھتے ہیں۔)

۴/۹۵۵ وَفِي وَنَقُولُ الْيَاءُ حِصْنٌ وَيُرْجَعُوْ    نَ صَفْوٌ وَحَرْفُ الرُّومِ صَافِيهِ حُلِّلَا

حصن ، ص ، ص ، ر ، ح

اور وَنَقُوْلُ میں (کوفیین، نافع کے لیے) یاءِ غیب ایک قلعہ ہے (باقی جمع متکلم پڑھتے ہیں۔) اور ثُمَّ اِلَيْنَا يُرْجَعُوْنَ یاءِ غیب کے ساتھ (شعبہ کے لیے) پاکیزہ ہے (باقی کے لیے خطاب ہے۔) اور سورۂ روم کے لفظ يُرْجَعُوْنَ میں (شعبہ و بصری کے لیے) غیب پڑھنے والا پاکیزہ آراستہ کیا گیا ہے (باقی کیلئے خطاب ہے۔

٥/٩٥٦ وَذَاتُ ثَلَاثٍ سُكِّنَتْ بَا نُبَوِّئَنْــــنْ مَعْ خِفِّهٖ وَالْهَمْزُ بِالْيَاءِ شَمْلَلَا
ش

اور لَنُبَوِّئَنَّهُمْ میں (حمزہ، کسائی کے لیے) بجائے با کے تین نقطوں والی ثا خفیف و ساکن پڑھی گئی اور ہمزہ نے یا کے ساتھ بدلنے میں سُرعت کی ہے۔ (یعنی لَنُثْوِيَنَّهُمْ۔)

٦/٩٥٧ وَاِسْكَانُ وَلْ فَاكْسِرْ كَمَا حَجَّ جَا نَدٰى وَرَبِّیْ عِبَادِیْ اَرْضِیَ الْیَا بِهَا انْجَلَا
ك ح ج ن

اور وَلِيَتَمَتَّعُوْا میں ل کے سکون کی جگہ (شامی، بصری، ورش، عاصم کے لیے) کسرہ پڑھو۔ جیسا کہ یہ لغت غالب ہوئی اور شادابی بن کر آئی ہے۔ (باقی ساکن پڑھتے ہیں۔) اور اِلٰی رَبِّیْ، یٰعِبَادِیَ الَّذِیْنَ، اِنَّ اَرْضِیْ میں یاءِ اضافت منکشف ہوئی ہے۔

# مِنْ سُوْرَةِ الرُّوْمِ اِلٰى سُوْرَةِ سَبَا

١/٩٥٨ وَعَاقِبَةُ الثَّانِیْ سَمَا وَبِنُوْنِهٖ نُذِيْقُ زَكَا لِلْعَالِمِيْنَ اكْسِرُوْا عُلَا
سما ز ع

اور دوسرا لفظ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ (نافع، مکی، بصری کے لیے) رفع کے ساتھ (جیسا کہ اطلاق سے اشارہ ہے) بلند ہوا ہے۔ (باقی کے لیے منصوب ہے۔) اور لِنُذِيْقَهُمْ (قنبل کے لیے) نون جمع متکلم کے ساتھ (باقی کے لیے یاءِ غیب کے ساتھ) پاکیزہ ہوا ہے اور (حفص کے لیے) لِلْعَالِمِيْنَ میں (تیسرے لام کو) بلندی معنی کے اعتبار سے مکسور (اور باقی کے لیے مفتوح) پڑھو۔

٢/٩٥٩ لِيَرْبُوْا خِطَابٌ ضُمَّ وَالْوَاوُ سَاكِنٌ اَتٰى وَاجْمَعُوْا اٰثَارِكُمْ شَرَفًا عَلَا
ك ش ع

(نافع کے لیے) لِتُرْبُوْا صیغہ مخاطب تاءِ مضموم اور واؤ ساکن آئی ہے۔ (باقی کے لیے صیغہ غائب یاءِ مفتوحہ اور واؤ پر فتحہ ہے۔) اور اٰثَارِ رَحْمَتِ اللّٰهِ میں اٰثَارِ کو (شامی، حمزہ، کسائی، حفص کے لیے)

جمع پڑھو کہ یہ شرف کے لحاظ سے کتنا بلند ہے۔ باقی بحذفِ الف اَثَرٍ واحد پڑھتے ہیں۔)

٣/٩٦٠ وَيَنْفَعُ كُوفِيٌّ وَّفِي الطَّوْلِ حِصْنُهُ ۔۔۔ وَرَحْمَةً ارْفَعْ فَائِزًا وَمُحَصِّلَا

فَيَوْمَئِذٍ لَّا يَنْفَعُ کو کوفیین نے مذکر پڑھا ہے۔ اور سورۂ غافر میں (کوفیین و نافع کے لیے) اس کی تذکیر کا قلعہ ہے۔ (باقی مؤنث پڑھتے ہیں۔ یہاں سورۂ روم ختم ہو گئی۔) اور وَرَحْمَةً کو (امام حمزہ کے لیے) مرفوع پڑھو۔ بحالیکہ تم کامیاب ہو۔ اور علم کے طالب ہو۔

٤/٩٦١ وَيَتَّخِذَ الْمَرْفُوعُ غَيْرُ صِحَابِهِمْ ۔۔۔ تُصَعِّرْ بِمَدٍّ خَفَّ إِذْ شَرْعُهُ حَلَا

اور ان میں غیر صحاب نے وَيَتَّخِذَهَا کے ذال کو مرفوع پڑھا ہے۔ (اور صحاب نے منصوب) اور وَلَا تُصَاعِرْ (نافع، حمزہ، کسائی اور بصری کے لیے) صاد کے بعد الف کے ساتھ اور عین میں خفت کے ساتھ ہے۔ جبکہ اس کا طریقہ شیرین ہوا ہے۔ (باقی وَلَا تُصَعِّرْ پڑھتے ہیں۔)

٥/٩٦٢ وَفِي نِعْمَةٍ حَرِّكْ وَذَكِّرْ هَاؤُهَا ۔۔۔ وَضُمَّ وَلَا تَنْوِينَ عَنْ حُسْنِ اعْتِلَا

اور لفظ نِعْمَةً میں (حفص، بصری و نافع کے لیے) عین کو حرکت فتحہ دو۔ اور اس کی ھا کو مذکر پڑھا گیا اور اس پر ضمہ پڑھو۔ اور تنوین نہیں ہے۔ یہ قراءت ایسی خوبی سے مروی ہے جو بلند ہے۔ (یعنی نِعَمَهُ اور نِعْمَةً دو قراءتیں ہیں)

٦/٩٦٣ سِوَى ابْنِ الْعَلَا وَالْبَحْرُ أُخْفِيَ سَكِّنُوهُ ۔۔۔ فَشَا خَلْقَهُ التَّحْرِيكُ حِصْنٌ تَطَوَّلَا

بجز ابن العلا بصری کے باقی نے وَالْبَحْرُ رفع کے ساتھ پڑھا ہے (اور بصری نے منصوب پڑھا ہے۔ یہاں سورۂ لقمان ختم ہو گئی۔) مَا أُخْفِيَ میں (حمزہ کے لیے) یا کا سکون مشہور ہوا ہے (باقی کے لیے یا کا فتحہ ہے) اور أَحْسَنَ كُلَّ شَيْءٍ خَلَقَهُ میں خَلْق کے لام پر حرکتِ فتحہ (کوفیین، نافع کے لیے) ایک طویل قلعہ ثابت ہوئی ہے۔ (باقی لام کو ساکن پڑھتے ہیں۔)

٧/٩٦٤ لِمَا صَبَرُوا فَاكْسِرْ وَخَفِّفْ شَذًا وَقُلْ ۔۔۔ بِمَا يَعْمَلُونَ اثْنَانِ عَنْ وَلَدِ الْعَلَا

لِمَا صَبَرُوا میں (حمزہ، کسائی کے لیے) لام کو مکسور پڑھو۔ اور شہرت کے اعتبار سے میم کو خفیف پڑھو۔ (باقی لَمَّا پڑھتے ہیں۔ اور یہاں سورۂ سجدہ ختم ہو گئی) اور بِمَا يَعْمَلُونَ جو (سورۂ احزاب کے شروع میں

دو ہیں۔ بصری سے دونوں کو غیب کے ساتھ (اور باقی کے لیے خطاب کے ساتھ) پڑھو۔

۸/۹۶۵ وَبِالْهَمْزِ كُلُّ اللَّاءِ وَالْيَاءِ بَعْدَهُ ذَكَا وَبِيَاءٍ سَاكِنٍ حَجَّ هُمَّلَا

اور تمام جگہ لفظ اَللَّاءِیْ (احزاب، مجادلہ اور دو جگہ طلاق میں) ہمزہ اور اس کے بعد یاء ساکنہ سے (کوفیین و شامی کے لیے وصل و وقف دونوں حالتوں میں) شائع ہوا ہے۔ اور (بغیر ہمزہ کے صرف) یاء ساکنہ کے ساتھ (وقف و وصل میں بصری و بزی کے لیے) اُن لوگوں پر غالب ہوا ہے جو اس لغت کو مہمل سمجھنے والے ہیں۔ (یعنی اَللَّایْ۔)

۹/۹۶۶ وَكَالْيَاءِ مَكْسُورًا لِوَرْشٍ وَعَنْهُمَا وَقِفْ مُسْكِنًا وَالْهَمْزُ زَاكِيهِ بُجِّلَا

اور ورش کے لیے اور (دوسری وجہ میں) بصری و بزی سے بھی مروی ہے کہ یاءِ مُسَہّلہ مکسورہ پڑھو۔ (یہ تو وصل میں ہے۔) اور وقف میں (ورش اور بصری و بزی کی اس دوسری وجہ میں) فقط یاءِ ساکنہ پر وقف کرو۔ (یعنی اَللَّایْ) اور ہمزہ کا پڑھنے والا پاکیزہ قاری (قنبل و قالون کے لیے) معزز سمجھا گیا ہے۔ (یعنی قنبل اور قالون بغیر یا کے ہمزہ محققہ کے ساتھ وصل و وقف میں اَللَّاءِ پڑھتے ہیں۔)

۱۰/۹۶۷ وَتَظَّاهَرُونَ اضْمُمْهُ وَاكْسِرْ لِعَاصِمٍ وَفِي الْهَاءِ خَفِّفْ وَامْدُدِ الظَّاءَ ذُبَّلَا

۱۱/۹۶۸ وَخَفَّفَهُ ثَبْتٌ وَفِي قَدْ سَمِعْ كَمَا هُنَا وَهُنَاكَ الظَّاءُ خُفِّفَ نَوْفَلَا

اور لفظ تَظَاهَرُوْنَ میں عاصم کے لیے تا کو مضموم اور ھاء کو مکسور پڑھو۔ (باقی کے لیے تا اور ھا مفتوح ہیں۔) اور (کوفیین و شامی کے لیے) ھا کو خفیف پڑھو اور ظا کو الفِ مدہ کے ساتھ پڑھو۔ (باقی کے لیے ھا کو مشدد اور ظا کو بغیر الفِ مدہ کے پڑھو۔) بحالیکہ تم مؤثر دلائل بیان کرنے والے ہو۔ اور ایک ثابت قدم نے (کوفیین کے لیے) ظا کو خفیف پڑھا ہے۔ (اور باقی کے لیے مشدد پڑھا ہے) اور سورۂ قد سمع میں بھی ایسے ہی ہے۔ جیسا کہ یہاں ہے۔ البتہ وہاں پر ایک کثیر العطا قاری (عاصم کے لیے) ظا مخفف ہے (باقی سب کے لیے مشدد ہے۔ گویا یہاں چار قراءتیں ہیں۔ تُظَاهِرُوْنَ عاصم کے لیے۔ تَظَّاهَرُوْنَ شامی کے لیے، تَظَاهَرُوْنَ، حمزہ کسائی کے لیے، اور تَظَّهَّرُوْنَ نافع، مکی، بصری کے لیے۔ اور مجادلہ میں لفظ یُظَاهِرُوْنَ (دونوں جگہ) عاصم کے لیے، اور یَظَاهَرُوْنَ حمزہ، کسائی، شامی کے لیے، اور یَظَّهَّرُوْنَ نافع، مکی، بصری کے لیے۔)

۱۲/۹۶۹ وَحَقُّ صِحَابٍ قَصْرُ وَصْلِ الظُّنُوْنَ وَالْ رَّسُوْلَ السَّبِيْلَا وَهْوَ فِي الْوَقْفِ فِي حُلَا

اور اَلظُّنُوْنَا، اَلرَّسُوْلَا اور اَلسَّبِیْلَا میں بحالت وصل (مکی، بصری، حمزہ، کسائی، حفص کے لیے) چند مصاحبوں کا حق قصر یعنی حذفِ الف ہے۔ (باقی وصل میں الف پڑھتے ہیں۔) اور وقف میں وہ قصر (حمزہ، بصری کے لیے) خوبصورت لغت میں ہے (باقی کے لیے وقف میں اثباتِ الف ہے۔ گویا مکی، کسائی، حفص وصل میں الف کو حذف کرتے اور وقف میں پڑھتے ہیں۔ اور حمزہ، بصری حالین میں حذف کرتے ہیں۔ اور باقی حالین میں الف باقی رکھتے ہیں۔)

۱۳/۹۷۰ مَقَامَ لِحَفْصٍ ضُمَّ وَالثَّانِ عَمَّ فِي الـ     دُّخَانِ وَاٰتَوْهَا عَلَى الْمَدِّ ذُوْ حِلًا

لفظ مَقَامَ میں حفص کے لیے (پہلی میم میں) ضمہ پڑھا گیا ہے (باقی کے لیے فتحہ ہے) اور سورۂ دخان میں دوسری جگہ لفظ مَقَامٍ (نافع، شامی کے لیے) بضم میم (اور باقی کے لیے بفتح میم) عام ہوا ہے۔ (اور پہلا لفظ باتفاق بفتح میم ہے۔) اور لَاٰتَوْهَا (کوفیین، شامی، بصری کے لیے) الف مدہ کے ساتھ آراستہ ہے۔ (باقی لَاَتَوْهَا قصر کے ساتھ پڑھتے ہیں۔)

۱۴/۹۷۱ وَفِي الْكُلِّ ضُمَّ الْكَسْرُ فِي اُسْوَةٍ نَدٰى     وَقَصْرُ كَفَا حَقٍّ يُضَاعَفْ مُثَقَّلَا

۱۵/۹۷۲ وَبِالْيَا وَفَتْحِ الْعَيْنِ رَفْعُ الْعَذَابُ حِصْـ     ـنُ حُسْنٍ وَيَعْمَلْ نُؤْتِ بِالْيَاءِ شُمِّلَا

اور (یہاں اور ممتحنہ میں دو جگہ) تمام میں لفظ اِسْوَةٌ کے ہمزہ مکسورہ پر (امام عاصم کے لیے) ضمہ ہے۔ بحالیکہ یہ شاداب ہے۔ (باقی کے لیے بکسر ہمزہ ہے) اور لفظ يُضَعَّفْ بحالیکہ اس میں عین مشدد ہے حق کے حامل قاری (مکی، بصری، شامی) کے لیے قصر ہے۔ (اور باقی کے لیے عین مخفف اور ضاد کے بعد الف ہے) اور یا کے ساتھ اور عین کے فتحہ کے ساتھ اور لفظ اَلْعَذَابُ میں رفع کے ساتھ ایک خوبصورت قلعہ والوں (کوفیین، نافع، بصری) کی قراءت ہے۔ (باقی کے لیے نون جمع متکلم عین مکسور اور اَلْعَذَابَ کے نصب کے ساتھ ہے۔ گویا مکی، شامی کے لیے نُضَعِّفْ لَهَا الْعَذَابَ بصری کے لیے يُضَعَّفْ لَهَا الْعَذَابُ اور باقی کے لیے يُضَاعَفْ لَهَا الْعَذَابُ ہے۔) اور وَيَعْمَلْ صَالِحًا (حمزہ، کسائی کے لیے) یاءِ تذکیر کے ساتھ ہے۔ (جیسا کہ اطلاق سے اشارہ ہے اور باقی کیلئے تاءِ تانیث سے ہے۔) اور نُؤْتِـهَا نے (حمزہ، کسائی کیلئے) یاء کے ساتھ سرعت کی ہے (باقی کیلئے نون جمع متکلم ہے)

۱۶/۹۷۳ وَقَرْنَ افْتَحْ اِذْ نَصُّوْا يَكُوْنَ لَهُ ثَوٰى     يَحِلُّ سِوَى الْبَصْرِيْ وَخَاتَمَ وُكِّلَا

۱۷/۹۷۴ بِفَتْحٍ نَمَا سَادَاتِنَا اجْمَعْ بِكَسْرَةٍ     كَفٰى وَكَثِيْرًا نُقْطَةً تَحْتُ نُفِّلَا

اور وَقَرْنَ کو (نافع، عاصم کے لیے) بفتح قاف پڑھو جیسا کہ انہوں نے تصریح کی ہے۔ (باقی کے لیے بکسر قاف ہے)
اَن یَّکُوْنَ لَھُمُ میں (ہشام و کوفیین کے لیے) تذکیر (اور باقی کے لیے تانیث) ثابت ہوئی ہے۔ اور لَا یَحِلُّ لَکَ النِّسَاءُ
میں بصری کے علاوہ باقی کے لیے تذکیر (اور بصری کے لیے تانیث) ہے۔ اور لفظ خَاتَمَ (عاصم کے لیے) ایسے فتحہ کے
ساتھ رواۃ کے سپرد کیا گیا جو اد پر تک بلند ہوا ہے۔ (باقی خَاتِمَ بکسر تا پڑھتے ہیں۔) اور سَادَاتِنَا (شامی کے لیے
جمع سلامت بکسر تا (اور باقی کے لیے واحد بفتح تا سَادَتَنَا) کا فی ہوا ہے۔ اور لَعْنًا کَبِیْرًا میں (کاف کے بعد باء کو
عاصم کے لیے) ایک نقطہ نیچے دیا گیا ہے۔ (باقی کَثِیْرًا ثاء مثلثہ کے ساتھ پڑھتے ہیں۔)

# سُوْرَةُ سَبَأٍ وَفَاطِر

۹۷۵/۱ وَعَالِمِ قُلْ عَلَّامِ شَاعَ وَرَفْعُ خَفْـ ـضِهِ عَمَّ مِنْ رِجْزٍ اَلِیْمٍ مَعًا وِلَا
۹۷۶/۲ عَلٰی رَفْعِ خَفْضِ الْمِیْمِ دَلَّ عَلِیْمُهُ وَنَخْسِفْ نَشَأْ نُسْقِطْ بِهَا الْیَاءُ شُمِّلَا

لفظ عَالِمِ الْغَیْبِ (حمزہ، کسائی کے لیے) عَلَّامِ (بصیغۂ مبالغہ) شائع ہوا ہے۔ (باقی عَالِمِ بصیغہ اسم فاعل
پڑھتے ہیں۔) اور (نافع، شامی کے لیے) اس لفظ کی میم میں بجائے جر کے رفع (اور باقی کے لیے جر) عام ہوا ہے۔ اور (ابن کثیر،
حفص کے لیے) مِنْ رِجْزٍ اَلِیْمٌ میں (یہاں اور جاثیہ میں) دونوں جگہ یکے بعد دیگرے میم پر جر کی بجائے اس کے
عالم نے رفع پر راہنمائی کی ہے۔ (باقی مِنْ رِجْزٍ اَلِیْمٍ پڑھتے ہیں۔) اور (حمزہ، کسائی کے لیے) اِنْ نَشَأْ نَخْسِفْ
بِهِمُ الْاَرْضَ اَوْ نُسْقِطْ میں یاء غیب نے (تینوں فعلوں میں) سرعت کی ہے۔ (باقی کے لیے نون جمع متکلم ہے۔)

۹۷۷/۳ وَفِی الرِّیْحَ رَفْعٌ صَحَّ مِنْسَأَتَهُ سُکُوْ نُ هَمْزَتِهٖ مَاضٍ وَاَبْدِلْهُ اِذْ حَلَا

(شعبہ کے لیے) وَلِسُلَیْمَانَ الرِّیْحَ میں حا پر رفع (اور باقی کے لیے نصب) صحیح ہوا ہے۔ اور مِنْسَأَتَهٗ
میں (ابن ذکوان کے لیے) ہمزہ میں سکون جاری ہے۔ اور (نافع، بصری کے لیے) اس ہمزہ کو الف سے بدلو۔ کیونکہ یہ
شیریں ہے۔ (باقی کے لیے ہمزۂ مفتوحہ ہے۔)

۹۷۸/۴ مَسَاکِنِهِمْ سَکِّنْهُ وَاقْصُرْ عَلٰی شَذًا وَفِی الْکَافِ فَافْتَحْ عَالِمًا فَتُبَجَّلَا

مَسَاکِنِهِمْ میں (حفص، حمزہ، کسائی کے لیے) سین کو ساکن پڑھو۔ اور الف کو حذف کرو۔ ایک شائع

ہونے والی صورت میں (اور باقی کے لیے مَسَاکِنِهِمْ ہے) اور مَسْكَنِهِمْ کے کاف میں (حفص وحمزہ کے یہاں) ایک عالم کے لیے جو معزز ہوا ہے فتحہ پڑھو۔ (اور کسائی کے لیے بکسرۂ کاف ہے)

۵/۹۷۹ نُجَازِی بِیَاءٍ وَافْتَحِ الزَّایَ وَالْكَفُوْرُ رَفْعُ سَمَا كَمْ صَابَ اُكْلِ اَضِفْ حُلاً

یُجَازِی یا کے ساتھ ہے اور زا پر فتحہ پڑھو۔ اور اَلْكَفُوْرُ پر رفع بلند ہوا ہے۔ اور کس قدر نازل ہوا ہے (یہ نافع، مکی، بصری، شامی، شعبہ کے لیے، باقی نُجَازِیْ جمع متکلم معروف اور اَلْكَفُوْرَ کو منصوب پڑھتے ہیں۔) اُكُلٍ کو خَمْطٍ کی طرف مضاف کر دو بحالیکہ یہ آراستہ ہے۔ (یہ بصری کے لیے ہے باقی اُكُلٍ تنوین کے ساتھ پڑھتے ہیں۔)
نوٹ: لفظ اُكُلٍ کے کاف کے ضمہ اور سکون کا اختلاف بقرہ میں گذر چکا ہے۔

۶/۹۸۰ وَحَقٌّ لِوَا بَاعِدْ بِقَصْرٍ مُشَدَّدًا وَصَدَّقَ لِلْكُوْفِيِّ جَاءَ مُثَقَّلاً

اور بَعِّدْ حذفِ الف اور تشدید عین والی قراءت کا جھنڈا حق ہے (یہ قراءت مکی، بصری، ہشام کی ہے۔ باقی بَاعِدْ پڑھتے ہیں۔) اور صَدَّقَ عَلَيْهِمْ کوفیین کے لیے تشدید دال (اور باقی کے لیے بالتخفیف) آیا ہے۔

۷/۹۸۱ وَفُزِّعَ فَتْحُ الضَّمِّ وَالْكَسْرِ كَامِلٌ وَمَنْ اَذِنَ اضْمُمْ حُلْوُ شَرْعٍ تَسَلْسَلاً

اور فُزِّعَ میں فاءِ مضموم اور زای مکسور کا فتحہ کامل ہے (یعنی شامی فَزَّعَ اور باقی فُزِّعَ پڑھتے ہیں) اور اِلَّا لِمَنْ اَذِنَ لَهٗ میں ہمزہ کو مضموم پڑھو کہ اس طریقہ کا مٹھاس خوشگوار ہوا ہے (یعنی بصری، حمزہ، کسائی اُذِنَ پڑھتے ہیں)

۸/۹۸۲ وَفِي الْغُرُفَةِ التَّوْحِيْدُ فَازَ وَيَهْمِزُ التَّنَاوُشُ حُلْوًا صُحْبَةً وَتَوَصُّلاً

اور اَلْغُرْفَةِ میں توحید کامیاب ہوئی ہے (یعنی غیر حمزہ فِي الْغُرُفَاتِ جمع پڑھتے ہیں) اور اَلتَّنَاوُشُ میں (الف کے بعد بجائے واؤ) ہمزہ پڑھا گیا ہے بحالیکہ یہ چند دوستوں کے لیے مٹھاس اور توسل کا ذریعہ ہے (یعنی بصری، حمزہ، کسائی، شعبہ اَلتَّنَاؤُشُ ہمزہ کے ساتھ اور باقی اَلتَّنَاوُشُ واؤ کے ساتھ پڑھتے ہیں۔)

۹/۹۸۳ وَاَجْرِيْ عِبَادِيْ رَبِّيْ الْيَا مُضَافُهَا وَقُلْ رَفْعُ غَيْرُ اللّٰهِ بِالْخَفْضِ شُكِّلاَ

اور اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا - مِنْ عِبَادِيَ الشَّكُوْرُ - رَبِّيْ اِنَّهٗ میں اس سورت کی یاءاتِ اضافت ہیں۔ (یہاں سورۂ سبا ختم ہوگئی) اور کہو کہ غَيْرُ اللّٰهِ کا رفع جر کے ساتھ حرکت دیا گیا ہے (یعنی حمزہ، کسائی هَلْ مِنْ خَالِقٍ

غَیْرِاللّٰہِ اور باقی غَیْرُاللّٰہِ پڑھتے ہیں۔)

۹۸۴ وَنَجْزِیْ بِیَاءٍ ضُمَّ مَعْ فَتْحِ زَایِہٖ ٭ وَکُلٌّ بِہٖ ارْفَعْ وَھْوَ عَنْ وَّلَدِ الْعَلَا

اور نَجْزِیْ یاء مضموم معہ اپنی زای مفتوح کے ہے اور اس کے ساتھ ہی کُلَّ کو مرفوع پڑھو۔ اور یہ قراءت ابن العلاء کی ہے (یعنی بصری وَکَذٰلِكَ یُجْزٰی کُلُّ کَفُوْرٍ اور باقی نَجْزِیْ کُلَّ کَفُوْرٍ پڑھتے ہیں۔)

۹۸۵ وَفِی السَّیِّءِ الْمَخْفُوْضِ ھَمْزًا سُکُوْنُہٗ ٭ فَشَا بَیِّنَاتٍ قَصْرُ حَقٍّ فَتًی عَلَا

اور اُس لفظ اَلسَّیِّءِ میں جو ہمزہ کے لحاظ سے مجرور ہے (احتراز ہوگیا وَلَا یَحِیْقُ الْمَکْرُ السَّیِّئُ سے جس میں بالاتفاق ہمزہ متحرک ہے۔) ہمزہ کا سکون مشہور ہوا ہے (یعنی امام حمزہ وصل میں اَلسَّیِّئْ کو ہمزہ ساکنہ کے ساتھ اور وقف میں اپنے اصول کے مطابق یا سے بدل کر پڑھتے ہیں۔ اور باقی وصل و وقف میں ہمزہ کے ساتھ پڑھتے ہیں اور ہمزہ کو وصل میں مجرور اور وقف میں ساکن پڑھتے ہیں۔) عَلٰی بَیِّنَتٍ مِّنْہُ ایک ایسے صاحب حق کے لیے قصر کے ساتھ ہے جو مردانگی میں بلند ہے (یعنی کی، بصری، حمزہ، حفص بَیِّنَتٍ واحد، باقی بَیِّنَاتٍ جمع پڑھتے ہیں۔)

# سُوْرَۃُ یٰسٓ

۹۸۶ وَتَنْزِیْلُ نَصْبِ الرَّفْعِ کَھْفُ صِحَابِہٖ ٭ وَخَفِّفْ فَعَزَّزْنَا لِشُعْبَۃَ مُحْمِلَا

اور تَنْزِیْلَ میں لام مرفوع کا نصب اپنے پڑھنے والوں کے لیے گوشہ امن ہے (یعنی شامی، حفص، حمزہ، کسائی تَنْزِیْلَ الْعَزِیْزِ اور باقی تَنْزِیْلُ الْعَزِیْزِ پڑھتے ہیں۔ اور فَعَزَزْنَا کو شعبہ کے لیے خفیف پڑھو۔ بحالیکہ شعبہ اس کو کثرت سے نقل کرنے والے ہیں (باقی فَعَزَّزْنَا مشدد پڑھتے ہیں۔)

۹۸۷ وَمَا عَمِلَتْہُ یَحْذِفُ الْھَاءَ صُحْبَۃٌ ٭ وَوَالْقَمَرَ ارْفَعْہُ سَمَا وَلَقَدْ حَلَا

وَمَا عَمِلَتْہُ میں صحبہ ہاء ضمیر کو حذف کرتے ہیں (چنانچہ مصاحف کوفہ میں رسمًا محذوف ہے، باقی دیگر مصاحف کے مطابق ھَا پڑھتے ہیں) اور وَالْقَمَرَ قَدَّرْنٰہُ کو مرفوع پڑھو کہ یہ رفع بلند اور یقینًا شیریں ہوا ہے (یعنی نافع، کی، بصری وَالْقَمَرُ مرفوع اور باقی منصوب پڑھتے ہیں۔)

٣/٩٨٨ وَخَا يَخْصِمُونَ افْتَحْ سَمَا لُذْ وَاخْفِ حُلْ ۔ وَبَرٌّ وَسَكِّنْهُ وَخَفِّفْ فَتُكْمِلَا

اور یَخِصِّمُوْنَ کی خا کو فتحہ دو کہ وہ بلند ہوا ہے اور اس میں پناہ لو (یعنی نافع، کی بصری، ہشام یَخَصِّمُوْنَ پڑھتے ہیں) اور فتحہ میں اختلاس کرو کہ یہ خیر شیریں ہے (یعنی بصری قالون فتحہ مختلسہ پڑھتے ہیں) اور خا کو ساکن پڑھو۔ اور صاد کو مخفف پڑھو تاکہ قراءت کو مکمل کر سکو۔ (یعنی امام حمزہ یَخْصِمُوْنَ بروزن یَضْرِبُوْنَ پڑھتے ہیں، باقی کے لیے یَخِصِّمُوْنَ کسرۂ خا و تشدید صاد کے ساتھ ہے، چار قراءتیں ہوئیں۔)

٤/٩٨٩ وَسَاكِنَ شُغْلٍ ضُمَّ ذِكْرًا وَكَسْرُ فِي ۔ ظِلَالٍ بِضَمٍّ وَّاقْصُرِ اللَّامَ شُلْشُلَا

اور شُغُلٍ کی غین ساکن کو شہرت کے اعتبار سے ضمہ دو (یعنی کوفیین و شامی بضم غین اور باقی سکون پڑھتے ہیں) اور ظِلَالٍ میں ظا کا کسرہ ضمہ کے ساتھ بدلا ہے اور خفیف ہونے کے اعتبار سے لام کو قصر سے پڑھو۔ (یعنی حمزہ، کسائی فِیْ ظُلَلٍ اور باقی فِیْ ظِلَالٍ پڑھتے ہیں۔)

٥/٩٩٠ وَقُلْ جُبُلًا مَعْ كَسْرِ ضَمَّيْهِ ثِقْلُهُ ۔ أَخُوْ نُصْرَةٍ وَاضْمُمْ وَسَكِّنْ كَذِيْ حُلَا

اور کہو جِبِلًّا جیم اور باء کے ضموں کی جگہ کسروں کے ساتھ اور قراءت کے حامیوں نے اس کے لام کو مشدد پڑھا ہے (یعنی نافع، عاصم جِبِلًّا پڑھتے ہیں) اور جیم کو ضمہ اور باء کو ساکن (مع تخفیف لام کے) صاحب زینت کی طرح پڑھو۔ یعنی شامی، بصری جُبْلًا پڑھتے ہیں اور باقی جُبُلًا بضمتین و تخفیف لام پڑھتے ہیں۔

٦/٩٩١ وَنُنْكِسْهُ فَاضْمُمْهُ وَحَرِّكْ لِعَاصِمٍ ۔ وَحَمْزَةَ وَاكْسِرْ عَنْهُمَا الضَّمَّ أَثْقَلَا

اور نَنْکُسْهُ میں عاصم و حمزہ کے لیے پہلے نون کو مضموم اور دوسرے نون کو حرکت فتحہ پڑھو اور ان دونوں کے لیے کاف مضمومہ کو کسرہ دو بحالیکہ وہ مشدد ہے (یعنی نُنَکِّسْهُ حمزہ، عاصم کے لیے اور نَنْکُسْهُ باقی کے لیے ہے۔)

٧/٩٩٢ لِيُنْذِرَ دُمْ غُصْنًا وَالَاحْقَافُ هُمْ بِهَا ۔ بِخُلْفٍ هَدٰى مَالِيَ وَإِنِّيْ مَعًا حُلَا

لِیُنْذِرَ یائے غیب کے ساتھ ہے۔ خدا کرے تو شاخ تازہ کی طرح ہو۔ اور سورۂ احقاف میں بھی یہی حضرات یائے غیب پڑھتے ہیں (مگر) ایسے خلف کے ساتھ جو ہادی ہوا ہے (یعنی مکی، بصری، کوفیین یہاں اور احقاف میں

لِيُنْذِرَ کو یاءِ غیب کے ساتھ پڑھتے ہیں مگر احقاف میں بزّی کے لیے خلف ہے اور باقی دونوں جگہ لِتُنْذِرَ تاءِ خطاب کے ساتھ پڑھتے ہیں) اور وَمَالِيَ اور اِنِّيْ میں دو جگہ یاءِ اضافت شیریں ہوئی ہے۔

# سُوْرَةُ الصَّآفَّات

۹۹۳/۱ وَصَفًّا وَزَجْرًا ذِكْرًا ادْغَمَ حَمْزَةٌ — وَذَرْوًا بِلَا رَوْمٍ بِهَا التَّا فَثَقِّلَا

اور صَفًّا اور زَجْرًا اور ذِكْرًا اور ذَرْوًا میں امام حمزہ نے (ماقبل) کی تا کا بغیر روم کے ادغام کیا ہے، اور تشدید پڑھا ہے (یعنی امام حمزہ وَالصَّآفَّات صَّفًّا فَالزَّاجِرَاتِ زَّجْرًا فَالتَّالِيَاتِ ذِّكْرًا پڑھتے ہیں۔ اور سورہ ذاریات کے شروع میں وَالذَّارِيَاتِ ذَّرْوًا پڑھتے ہیں یہ ادغام کبیر حمزہ کے لیے بلا روم کے ہے۔)

۹۹۴/۲ وَخَلَّادُهُمْ بِالْخُلْفِ فَالْمُلْقِيَاتِ فَالْـ — مُغِيْرَاتِ فِيْ ذِكْرًا وَصُبْحًا فَحَصِّلَا

اور خلاد نے (سورہ والمرسلات اور والعادیات میں) فَالْمُلْقِيَاتِ اور فَالْمُغِيْرَاتِ کا (بترتیب) ذِكْرًا اور صُبْحًا میں بالخلف ادغام کیا ہے۔ پس تو سب کو حاصل کر (باقی اِن تمام لفظوں میں اظہار کرتے ہیں بجز اس بیان کے جو سوسی کے لیے باب ادغام کبیر میں گزرا ہے۔)

۹۹۵/۳ بِزِيْنَةِ نَوِّنْ فِيْ نَدٍ وَالْكَوَاكِبِ انْـ — صِبُوْا صَفْوَةٌ يَسَّمَّعُوْنَ شَذًا عَلَا
ن ص ش ع

بِزِيْنَةِ نِ الْكَوَاكِبِ میں ایک وجہ شاداب میں تنوین پڑھو اور ایک پاکیزہ وجہ میں اَلْكَوَاكِبَ کو منصوب پڑھو۔ (یعنی حمزہ، عاصم بِزِيْنَةِ نِ الْكَوَاكِبِ مع تنوین اور اَلْكَوَاكِبِ کے جر کے ساتھ پڑھتے ہیں مگر شعبہ اَلْكَوَاكِبَ کو منصوب پڑھتے ہیں، باقی بغیر تنوین اور اَلْكَوَاكِبِ کو مجرور پڑھتے ہیں) اور لَا يَسَّمَّعُوْنَ شہرت میں بلند ہوا ہے۔ (یعنی حمزہ، کسائی، حفص لَا يَسَّمَّعُوْنَ سین اور میم کو مشدد پڑھتے ہیں۔ باقی لَا يَسْمَعُوْنَ بالتخفیف پڑھتے ہیں)

۹۹۶/۴ بِثِقْلَيْهِ وَاضْمُمْ تَا عَجِبْتَ شَذًا وَسَا — كِنٌ مَعًا اَوْ آبَاؤُ نَا كَيْفَ بَلَّلَا
ش ن ك ب

سین و میم کے دو تشدیدوں کے ساتھ (یہ ماقبل کے شعر سے متعلق ہے) اور باعتبار شہرت کے عَجِبْتَ کی تا کو مضموم پڑھو۔ (یعنی حمزہ، کسائی مضموم اور باقی مفتوح پڑھتے ہیں) اور اَوَ آبَاؤُنَا (یہاں اور واقعہ میں)

دونوں جگہ جس طرح بھی تازگی بخشے، اس میں واؤ ساکن ہے (یعنی شامی، قالون کے لیے ساکن باقیوں کیلئے مفتوح ہے)

۵/۹۹۷ وَفِي يُنْزِفُونَ الزَّايَ فَاكْسِرْ شَذًا وَّقُلْ ۔۔۔ فِي الأُخْرَىٰ ثَوَىٰ وَاضْمُمْ يَزِفُّونَ فَاكْمُلَا

اور یُنْزَفُوْنَ میں (یہاں) شہرت کے اعتبار سے زا کو مکسور پڑھو۔ (یعنی حمزہ، کسائی بکسر زای باقی بفتح زای پڑھتے ہیں) اور کہو دوسری سورت میں (یعنی واقعہ میں تمام کوفیین کے لیے زای پر کسرہ ثابت ہوا ہے (یعنی واقعہ میں تمام کوفیین بکسر زای اور باقی بفتح زای پڑھتے ہیں۔) اور یَزِفُّوْنَ میں یا کو ضمہ پڑھو۔ اور کمال حاصل کرو۔ (یعنی حمزہ بضم یا اور باقی بفتح یا پڑھتے ہیں۔)

۶/۹۹۸ وَمَاذَا تَرَىٰ بِالضَّمِّ وَالْكَسْرِ شَائِعٌ ۔۔۔ وَإِلْيَاسَ حَذْفُ الْهَمْزِ بِالْخُلْفِ مُثِّلَا

اور مَاذَا تُرِیٰ ضمہ و کسرہ کے ساتھ مشہور ہے (یعنی حمزہ، کسائی ضم تا و کسر زای کے ساتھ باقی بفتحتین پڑھتے ہیں۔) اور وَاِنَّ اِلْیَاسَ میں حذفِ ہمزہ بالخلف متعین کیا گیا ہے (ابن ذکوان ہمزہ وصلیہ پڑھتے ہیں کہ وصل میں حذف اور ابتداء میں ہمزۂ مفتوحہ پڑھتے ہیں، ابن ذکوان کی یہ ایک وجہ ہے اور دوسری وجہ میں وہ بھی جمہور کی طرح ہمزہ قطعیہ مکسورہ پڑھتے ہیں)

۷/۹۹۹ وَغَيْرُ صِحَابٍ رَفْعُهُ اللهَ رَبَّكُمْ ۔۔۔ وَرَبَّ وَإِلْيَاسِينَ بِالْكَسْرِ وُصِّلَا

۸/۱۰۰۰ مَعَ الْقَصْرِ مَعْ إِسْكَانِ كَسْرٍ دَنَا غِنًى ۔۔۔ وَإِنِّي وَذُوا الثُّنْيَا وَأَنِّي أُجْمِلَا

اور غیر صحاب نے اَللّٰہُ رَبُّکُمْ وَرَبُّ میں رفع پڑھا ہے (یعنی غیر صحاب رفع اور صحاب تینوں پر نصب پڑھتے ہیں) اور اِلْ یَاسِیْنَ بکسر ہمزہ پہنچایا گیا ہے مع قصر کے اور مع لام مکسورہ کے اسکان کے، یہ لفظ باعتبار غنا کے یونہی قریب ہوا ہے (یعنی کوفیین، مکی، بصری نے اِلْ یَاسِیْنَ اور نافع شامی نے آلِ یَاسِیْنَ پڑھا ہے۔ یاد رہے کہ باتفاق مصاحف لام یاسین سے مقطوع مرسوم ہے، لیکن لام پر نافع، شامی کے لیے وقف ہو سکتا ہے، جمہور کے لیے نہیں۔) اور اِنِّیْٓ اَرٰی اور استثناء والی یعنی سَتَجِدُنِیْٓ اِنْ شَآءَ اللّٰہُ اور اِنِّیْٓ اَذْبَحُكَ میں یاءِ اضافت اچھی سمجھی گئی ہے۔

# سُوْرَۃُ صٓ

۱/۱۰۰۱ وَضَمَّ فُوَاقٍ شَاعَ خَالِصَةٍ اَضِفْ ۔۔۔ لَهُ الرَّحْبُ وَحِّدْ عَبْدَنَا قَبْلُ دُخْلُلَا

اور فُوَاقٍ کا ضمہ مشہور ہے (یعنی حمزہ، کسائی فُوَاقٍ بضم فا اور باقی بفتح فا پڑھتے ہیں) اور بِخَالِصَةٍ کو ذِكْرَى کے لیے مضاف بنا کیونکہ اس میں وسعت ہے (یعنی ہشام و نافع بِخَالِصَةِ ذِكْرَى اضافت کے ساتھ بغیر تنوین کے پڑھتے ہیں، باقی بغیر اضافت تنوین کے ساتھ پڑھتے ہیں) اور اس عَبْدَنَا کو واحد پڑھو جو خَالِصَةٍ سے پہلے ہے۔ وجوہ قراءت میں کثیر المداخلت بن کر (یعنی مکی وَاذْكُرْ عَبْدَنَا اِبْرَاهِيْمَ میں جو کہ خَالِصَةٍ سے پہلے ہے عَبْدَنَا کو واحد، باقی جمع پڑھتے ہیں۔ خَالِصَةٍ سے پہلے کی قید سے اشارہ ہے کہ باقی جگہ باجماع عَبْدَنَا واحد ہے)

۲/۱۰۰۲ وَفِيْ يُوْعَدُوْنَ دُمْ حُلًا وَبِقَافَ دُمْ ۔۔۔ وَثَقِّلْ غَسَّاقًا مَعًا شَائِدُ عُلَا

اور يُوْعَدُوْنَ میں، تو ہمیشہ شیریں رہے یہاں اور قاف میں ۔۔۔ تجھے اللہ درازی عمر بخشے، تذکیر ہے۔ (یعنی يُوْعَدُوْنَ جو یہاں اور قاف میں ہے۔ یہاں مکی، بصری دونوں کے لیے اور قاف میں صرف مکی کے لیے یاءِ غیبت کے ساتھ ہے، باقی کے لیے تاءِ خطاب ہے) اور غَسَّاقًا میں دونوں جگہ قاری نے تشدید پڑھا ہے جو اونچائی میں ایک بلند مرتبہ ہے (یعنی حمزہ، کسائی، حفص یہاں اور نبا میں غَسَّاقًا کو بتشدید سین اور باقی بالتخفیف پڑھتے ہیں۔)

۳/۱۰۰۳ وَاٰخَرُ لِلْبَصْرِيْ بِضَمٍّ وَّقَصْرِهٖ ۔۔۔ وَوَصْلُ اتَّخَذْنَاهُمْ حَلَا شَرْعُهٗ وِلَا

اور لفظ اٰخَرُ بصری کے لیے ضمہ اور قصر کے ساتھ ہے (یعنی بصری اُخَرُ بضم ہمزہ و بحذف الالف پڑھتے اور باقی اٰخَرُ پڑھتے ہیں) اور اَتَّخَذْنَاهُمْ میں ہمزہ وصلیہ کا طریقہ متابعت کے اعتبار سے شیریں ہوا ہے۔ (یعنی بصری، حمزہ، کسائی ہمزہ وصلیہ مکسورہ اور باقی ہمزہ قطعیہ مفتوحہ پڑھتے ہیں)

۴/۱۰۰۴ وَفَالْحَقُّ فِيْ نَصْرٍ وَخُذْ يَاءَ لِيْ مَعًا ۔۔۔ وَاِنِّيْ وَبَعْدِيْ مَسَّنِيْ لَعْنَتِيْ اِلٰى

اور فَالْحَقُّ (رفع کے ساتھ) کامیابی میں ہے (یعنی حمزہ، عاصم نے قَالَ فَالْحَقُّ مرفوع اور باقی نے

منصوب پڑھا ہے، فَالْحَقُّ کہنے سے وَالْحَقَّ اَقُوْلُ سے احتراز ہو گیا جو باتفاق منصوب ہے) اور یاءات اضافت
لِیْ میں دو جگہ اور اِنِّیْ اور بَعْدِیْ اور مَسَّنِیْ اور لَعْنَتِیْ اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ میں یاد کرو۔

# سُوْرَۃُ الزُّمَر

۱/۱۰۰۵ اَمَنْ خَفَّ حِرْمِیٌّ فَشَا مَدَّ سَالِمًا مَعَ الْکَسْرِ حَقٌّ عَبْدَہٗ اجْمَعْ شَمَرْدَلَا

اَمَّنْ کو اہلِ حرم نے بالتخفیف پڑھا ہے بحالیکہ یہ مشہور ہے (یعنی نافع، مکی، حمزہ اَمَنْ هُوَ قَانِتٌ بتخفیف میم اور باقی بتشدید میم پڑھتے ہیں) سَالِمًا کو مع کسرۂ لام کے اہلِ حق نے الف کے ساتھ پڑھا ہے (یعنی، مکی، بصری، رَجُلًا سَالِمًا لِرَجُلٍ اور باقی سَلَمًا لِرَجُلٍ پڑھتے ہیں۔) عَبْدَهٗ کو جمع پڑھو کیونکہ وہ خفیف ہے (یعنی حمزہ کسائی اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عِبَادَهٗ پڑھتے ہیں اور باقی واحد پڑھتے ہیں۔)

۲/۱۰۰۶ وَقُلْ کَاشِفَاتٌ مُمْسِکَاتٌ مُنَوِّنًا وَرَحْمَتِهٖ مَعْ ضُرِّهِ النَّصْبُ حُمِّلَا

اور کہو کَاشِفَاتٌ، مُمْسِکَاتٌ تنوین کے ساتھ اور رَحْمَتِهٖ مَعْ ضُرِّهٖ منصوب نقل کیے گئے ہیں (یعنی بصری نے کَاشِفَاتٌ ضُرَّهٗ اور مُمْسِکَاتٌ رَحْمَتَهٗ پڑھا ہے، باقی کَاشِفَاتُ ضُرِّهٖ اور مُمْسِکَاتُ رَحْمَتِهٖ پڑھتے ہیں)

۳/۱۰۰۷ وَضُمَّ قَضٰی وَاکْسِرْ وَحَرِّكْ وَبَعْدُ رَفْعُ شَافٍ مَفَازَاتِ اجْمَعُوْا شَاعَ صَنْدَلَا

اور قَضٰی میں ضمۂ کاف اور کسرۂ ضاد اور یا پر حرکتِ فتحہ پڑھو۔ اور اس کے بعد والے لفظ پر رفع شافی ہے۔ (یعنی حمزہ، کسائی نے قُضِیَ عَلَیْهِ الْمَوْتُ اور باقی نے قَضٰی عَلَیْهَا الْمَوْتَ پڑھا ہے) مَفَازَاتِ کو جمع پڑھو کہ صندل کی سی خوشبو کے ساتھ شائع ہے (یعنی حمزہ، کسائی شعبہ نے اَلَّذِیْنَ اتَّقَوْا بِمَفَازَاتِهِمْ اور باقی نے بِمَفَازَتِهِمْ پڑھا ہے۔)

۴/۱۰۰۸ وَزِدْ تَاْمُرُوْنِیْ النُّوْنَ کَهْفًا وَعَمَّ خِفْ فُهٗ فُتِّحَتْ خَفِّفْ وَفِی النَّبَاِ الْعُلَا

۵/۱۰۰۹ لِکُوْفٍ وَخُذْ یَا تَاْمُرُوْنِیْ اَرَادَنِیْ وَاِنِّیْ مَعًا مَعْ یَا عِبَادِیْ فَحَصِّلَا

اور تَاْمُرُوْنِّیْ میں نون زیادہ کرو۔ بحالیکہ تم گوشۂ علم ہو (یعنی شامی تَاْمُرُوْنَنِیْ دو نونوں کے ساتھ پڑھتے

ہیں، پہلا نون مفتوح اور دوسرا مکسور ہے، باقی ایک نون پڑھتے ہیں) اور اس نون کی خفت عام ہوئی ہے (یعنی نافع، شامی کے لیے نون مخفف ہے اور باقی کے لیے مشدد ہے۔ گویا تَأْمُرُوْنَنِيْ شامی کے لیے تَأْمُرُوْنِيْ نافع کے لیے تَأْمُرُوْنِّيْ باقی کے لیے ہے) اور فُتِحَتْ یہاں اور سورۃ نباءِ عالی میں کوفیین کے لیے مخفف پڑھو۔ (یعنی کوفیین فُتِحَتْ اور باقی فُتِّحَتْ پڑھتے ہیں) اور تَأْمُرُوْنِّيْ، أَرَادَنِيَ اور إِنِّيْ دونوں جگہ مع عِبَادِيْ کی یا کے سب یاءاتِ اضافت کو حاصل کر لو۔

# سُوْرَةُ الْمُؤْمِنْ

1 / 1010 وَيَدْعُوْنَ خَاطِبْ إِذْ لَوَىٰ هَاءُ مِنْهُمُ ۔۔۔ بِكَافٍ كَفَىٰ أَوْ أَنْ زِدِ الْهَمْزَ ثُمَّلَا

اور يَدْعُوْنَ کو خطاب سے پڑھو جب کہ اس میں غیب نے رخ تبدیل کیا (یعنی نافع، ہشام تَدْعُوْنَ باقی يَدْعُوْنَ پڑھتے ہیں) مِنْهُمْ کی ھا کاف کے ساتھ کافی ہوئی (یعنی شامی بجائے مِنْهُمْ مِنْكُمْ پڑھتے ہیں) أَوْ أَنْ ہمزہ کے اضافہ کے ساتھ ہے مصلحوں کے لیے (یعنی کوفیین أَوْ أَنْ يُظْهِرَ اور باقی وَأَنْ يُظْهِرَ پڑھتے ہیں۔

2 / 1011 وَسَكِّنْ لَهُمْ وَاضْمُمْ بِيُظْهِرَ وَاكْسِرَنْ ۔۔۔ وَرَفْعُ الْفَسَادَ انْصِبْ إِلَىٰ عَاقِلٍ حَلَا

اور کوفیین کے لیے أَوْ أَنْ میں واؤ کو ساکن کرو (یہ شعر سابق سے متعلق ہے) اور يُظْهِرَ میں یا کو مضموم پڑھو۔ اور ھا کو کسرہ دو اور الْفَسَادَ میں بجائے رفع کے نصب پڑھو بحالیکہ یہ منسوب ہے، ایک شیریں عقلمند کی طرف (یعنی نافع، حفص، بصری يُظْهِرَ فِي الْأَرْضِ الْفَسَادَ اور باقی يَظْهَرَ فِي الْأَرْضِ الْفَسَادُ پڑھتے ہیں)

3 / 1012 فَأَطَّلِعَ ارْفَعْ غَيْرَ حَفْصٍ وَقَلْبِ نَوِّ ۔۔۔ نُوْا مِنْ حَمِيْدٍ اَدْخِلُوْا نَفَرٌ صِلَا

4 / 1013 عَلَى الْوَصْلِ وَاضْمُمْ كَسْرَهُ يَتَذَكَّرُوْ ۔۔۔ نَ كَهْفٌ سَمَا وَاحْفَظْ مُضَافَاتِهَا الْعُلَا

5 / 1014 ذَرُوْنِيْ وَادْعُوْنِيْ وَإِنِّيْ ثَلَاثَةٌ ۔۔۔ لَعَلِّيْ وَفِيْ مَالِيْ وَأَمْرِيْ مَعْ إِلَىٰ

فَأَطَّلِعُ کو غیر حفص کے لیے مرفوع (اور حفص کے لیے منصوب) پڑھو اور علیٰ کُلِّ قَلْبٍ کی با ایک قابل تعریف سے منون پڑھو۔ (یعنی ابن ذکوان اور بصری قَلْبٍ مُتَكَبِّرٍ اور باقی قَلْبِ مُتَكَبِّرٍ پڑھتے) ہیں اور ایک

(یعنی) باقی حضرات کے لیے اُدْخُلُوْا کو وصل پر پڑھو اور خاء مکسور کو مضموم پڑھو (یعنی مکی، بصری، شامی، شعبہ اُدْخُلُوْا آلَ ہمزہ وصل مضموم کے ساتھ اور باقی ہمزہ قطعی مفتوح اور خاء مکسورہ کے ساتھ پڑھتے ہیں۔) اور یَتَذَکَّرُوْنَ میں غیب نے مرتبہ بلند پایا (یعنی شامی، نافع، کوفی کے سوا بصری، مکی یَتَذَکَّرُوْنَ یاء غیب کے ساتھ اور باقی تاء خطاب سے پڑھتے ہیں) اور اس سورت کی یاءات اضافت زائدہ کو یاد رکھو وہ ذَرُوْنِیْ، اُدْعُوْنِیْ اور تین اِنِّیْ، لَعَلِّیْ، مَالِیْ اور اُمْرِیْ اِلَی اللّٰہِ ہیں۔

# سُوْرَةُ فُصِّلَتْ

۱/۱۰۱۵ وَاِسْكَانُ نَحْسَاتٍ بِهٖ كَسْرُهٗ ذَكَا وَقَوْلُ مُمِيلِ السِّينِ لِلَّيْثِ اُخْمِلَا

اور نَحِسَاتٍ کی حاء ساکنہ میں کسرہ مشہور ہوا ہے (یعنی کوفیین، شامی فِیْ اَیَّامٍ نَّحِسَاتٍ بکسر حا اور باقی بسکونِ حا پڑھتے ہیں) اور ابوالحارث لیث کے لیے نَحْسَاتٍ کے سین (کے بعد والے الف) میں امالہ کرنے والے کا قول متروک ہے۔

۲/۱۰۱۶ وَنَحْشُرُ يَاءٌ ضُمَّ مَعْ فَتْحِ ضَمِّهٖ وَاَعْدَاءُ خُذْ وَالْجَمْعُ عَمَّ عَقَنْقَلَا

۳/۱۰۱۷ لَدٰى ثَمَرَاتٍ ثُمَّ يَا شُرَكَائِيَ الْ مُضَافُ وَيَا رَبِّيْ بِهِ الْخُلْفُ بُجِّلَا

اور یُحْشَرُ میں یاء مضموم مع اپنے شین مضموم کے فتحہ کے ہے اور اَعْدَاءُ کو (مرفوع) یاد کرو (یعنی غیر نافع وَیَوْمَ یُحْشَرُ اَعْدَاءُ اللّٰہِ پڑھتے ہیں اور نافع نَحْشُرُ اَعْدَاءَ اللّٰہِ پڑھتے ہیں) اور جمع وسعت کے اعتبار سے عام ہوئی ہے۔ ثَمَرٰتٍ میں (یعنی نافع، شامی، حفص مَا تَخْرُجُ مِنْ ثَمَرَاتٍ جمع پڑھتے ہیں اور باقی مِنْ ثَمَرَةٍ واحد پڑھتے ہیں) اور شُرَکَائِیْ کی یا اضافت کی ہے اور رَبِّیْ کی یا میں (قالون کے لیے) خلف (فتح و اسکان) کو بنظرِ توقیر دیکھا گیا ہے۔

# سُوْرَةُ الشُّوْرٰى وَالزُّخْرُفِ وَالدُّخَانِ

۱/۱۰۱۸ وَيُوْحِيْ بِفَتْحِ الْحَاءِ دَانَ وَيَفْعَلُوْ نَ عَنْ غَيْرِ صِحَابٍ يَعْلَمَ ارْفَعْ كَمَا اعْتَلَا

اور لفظ یُوحِیٓ اِلَیْكَ فتح حا اور الف کے ساتھ (مکی کے لیے) قریب ہوا ہے (باقی بکسر حا اور یاء ساکنہ کے ساتھ پڑھتے ہیں۔) اور یَعْلَمُ مَا یَفْعَلُوْنَ غیر صحاب نے بصیغۂ غائب پڑھا ہے (صحاب کے لیے تَفْعَلُوْنَ مخاطب ہے) اور یَعْلَمَ کو مرفوع پڑھو۔ جیسا کہ وہ عالی ہوا ہے یعنی نافع، شامی یَعْلَمُ الَّذِیْنَ برفع میم اور باقی منصوب پڑھتے ہیں

۲ / ۱۰۱۹ بِمَا كَسَبَتْ لَا فَاءَ عَمَّ كَبِيرَ فِي  كَبَائِرَ فِيهَا ثُمَّ فِي النَّجْمِ شَمْلَلَا

بِمَا كَسَبَتْ (نافع، شامی کے لیے) بغیر فا عام ہوا ہے (باقی فَبِمَا كَسَبَتْ پڑھتے ہیں۔ كَبِیْرَ اس سورت میں اور نجم میں بجائے كَبَائِرَ (حمزہ، کسائی کے لیے) خفیف ہوا ہے (باقی کے لیے كَبَائِرَ جمع ہے)

۳ / ۱۰۲۰ وَيُرْسِلَ فَارْفَعْ مَعْ فَيُوحِيَ مُسْكِنًا  اَتَانَا وَاَنْ كُنْتُمْ بِكَسْرٍ شَذًا الْعُلَا

يُرْسِلَ کے لام کو (نافع کے لیے) مرفوع پڑھو مع فَيُوحِيَ کے کہ اس میں یاء کو ساکن پڑھو کیونکہ ہمارے پاس اسی طرح آیا ہے (باقی دونوں فعلوں کو منصوب پڑھتے ہیں۔ یہاں سورۂ شوریٰ ختم ہوگئی) اور اَنْ كُنْتُمْ قَوْمًا مُّسْرِفِيْنَ کسرۂ ہمزہ کے ساتھ (حمزہ، کسائی، نافع کے لیے) بلندی میں مشہور ہوا ہے۔ (باقی کیلئے ہمزہ مفتوح ہے)

۴ / ۱۰۲۱ وَيَنْشَأُ فِي ضَمٍّ وَثِقْلٍ صِحَابُهُ  عِبَادُ بِرَفْعِ الدَّالِ فِي عِنْدَ غَلْغَلَا

اور يُنَشَّؤُا فِي الْحِلْيَةِ کو (حمزہ، کسائی، حفص نے) ضم یا (فتح نون) اور تشدید شین کے ساتھ پڑھا ہے۔ (باقی کے لیے فتح یاء، سکونِ نون اور تخفیف شین کے ساتھ ہے) اور (کوفیین و بصری کے لیے) عِنْدَ میں عِبَادُ برفع دال داخل ہوا ہے (یعنی کوفیین، بصری عِبَادُ الرَّحْمٰنِ اور باقی عِنْدَ الرَّحْمٰنِ پڑھتے ہیں۔)

۵ / ۱۰۲۲ وَسَكِّنْ وَزِدْ هَمْزًا كَوَاوٍ اَؤُشْهِدُوا  اَمِينًا وَفِيهِ الْمَدُّ بِالْخُلْفِ بَلَّلَا

اور (نافع کے لیے) شین کو ساکن کرو وَاَشْهِدُوْا میں اور ایک ہمزہ زائد کرو جو کہ واؤ (یعنی ہمزۂ مضمومہ مسہلہ) ہو۔ بحالیکہ تم امین ہو، اور اس کے (دو ہمزوں) میں مدّ یعنی ادخال الف (قالون کے لیے) بالخلف نے شاداب کیا ہے (یاد رہے کہ نافع کیلئے چونکہ یہاں اجتماع ہمزتین فی کلمۃٍ ہی سے ہے اس لیے ان کے دونوں راویوں کے لیے حسبِ اصول پڑھا گیا ہے، باقی اَشَهِدُوْا خَلْقَهُمْ ایک ہمزہ مفتوحہ اور فتح شین کے ساتھ پڑھتے ہیں۔)

۶ / ۱۰۲۳ وَقُلْ قَالَ عَنْ كُفْؤٍ وَسَقْفًا بِضَمِّهِ  وَتَحْرِيكِهِ بِالضَّمِّ ذَكَّرَ اَنْبَلَا

اور لفظ قُلْ کی جگہ قَالَ پڑھا گیا ہے ایک صاحبِ مثال سے (یعنی حفص و شامی کے لیے۔ باقی قُلْ بصیغۂ امر پڑھتے ہیں) اور (کوفیین، شامی، نافع کے لیے) لفظ سُقُفًا نے ضمِ سین کے ساتھ اور قاف کو ضمہ کی حرکت دینے کے ساتھ ایک شریف کو یاد دہانی کرائی ہے (باقی بفتحِ سین و سکونِ قاف پڑھتے ہیں۔)

۷/۱۰۲۴ وَحُكْمُ صِحَابٍ قَصْرُ هَمْزَةِ جَاءَنَا وَأَسْوِرَةً سَكِّنْ وَبِالْقَصْرِ عُدِّلَا

اور مرموزینِ صحاب (و بصری) کا حکم جَاءَنَا کے ہمزہ میں قصر ہے (باقی جَاءَانَا تثنیہ پڑھتے ہیں) اور أَسْوِرَةٌ میں (حفص کے لیے) سین کو ساکن پڑھو اور قصر کے ساتھ موزوں قرار دیا گیا ہے (باقی أَسَاوِرَةٌ پڑھتے ہیں)

۸/۱۰۲۵ وَفِي سَلَفًا ضَمَّا شَرِيفٍ وَصَادُهُ يَصُدُّونَ كَسْرُ الضَّمِّ فِي حَقِّ نَهْشَلَا

اور فَجَعَلْنٰهُمْ سُلُفًا (کے سین و لام) میں (حمزہ، کسائی کے لیے) ایک شریف کے دو ضمے ہیں (باقی کے لیے سَلَفًا بفتحتین ہے) اور اس شریف آدمی کے لیے یَصِدُّوْنَ کے صاد مضموم میں (حمزہ، مکی، بصری، عاصم کے لیے) کسرہ ہے ایک شیخ کے حق میں (باقی بضمِ صاد پڑھتے ہیں۔)

۹/۱۰۲۶ ءَالِهَةٌ كُوفٍ يُحَقِّقُ ثَانِيًا وَقُلْ أَلِفًا لِلْكُلِّ ثَالِثًا ابْدِلَا

ءَالِهَةٌ (جو اصل میں أَأَلِهَةٌ تھا، اس) میں کوفیین (اپنے اصول کے مطابق) دوسرے ہمزہ کو محقق (اور باقی مسہل) پڑھتے ہیں اور کہو کہ الف سے تمام قراء کے لیے تیسرے ہمزہ کو بدلا گیا ہے (تین ہمزوں والے دو لفظ ہیں ءَامَنْتُمْ اور ءَالِهَةٌ اوّل کے اختلافات بَابُ اِجْتِمَاعِ هَمْزَتَيْنِ فِي كَلِمَةٍ میں گزر چکے ہیں۔ دوسرا باقی تھا اس کو یہاں بیان کیا ہے۔ نیز جس طرح ءَامَنْتُمْ میں ادخالِ الف نہیں، یہاں بھی کسی کے لیے نہیں ہے، جیسا کہ باب مذکور کے شعر نمبر ۱۲ میں گزر چکا ہے۔)

۱۰/۱۰۲۷ وَفِي تَشْتَهِيهِ تَشْتَهِي حَقُّ صُحْبَةٍ وَفِي تُرْجَعُونَ الْغَيْبُ شَايَعَ دُخْلُلَا

اور تَشْتَهِيْهِ میں (مکی، بصری، حمزہ، کسائی، شعبہ کے لیے) تَشْتَهِي (بحذفِ ہاءِ ضمیر) چند مصاحبوں کا حق ہے۔ باقی تَشْتَهِيْهِ پڑھتے ہیں۔ اور تُرْجَعُوْنَ میں (حمزہ، کسائی، مکی کیلئے) غیب کثیر المداخلت ہو کر شائع ہوا ہے۔

۱۱/۱۰۲۸ وَفِي قِيلِهِ اكْسِرْ وَاكْسِرِ الضَّمَّ بَعْدُ فِي نَصِيرٍ وَخَاطِبْ تَعْلَمُونَ كَمَا انْجَلَا

اور وَقِیْلِهٖ یَا رَبِّ میں (لام کو) مجرور پڑھو اور ھاء ضمیر مضموم جو بعد میں ہے اس کو کسرہ دو یہ قراءت اس قاری کی قراءت میں ہے جو منصور ہے (یعنی حمزہ و عاصم کی قراءت میں اور باقی لام مفتوح اور ھاء مضموم پڑھتے ہیں) اور تَعْلَمُوْنَ کو (شامی، نافع کے لیے) مخاطب پڑھو (باقی یاء غیب پڑھتے ہیں)۔

۱۲/۱۰۲۹ بِتَحْتِیْ عِبَادِی الْیَا وَیَغْلِی دَنَا عُلاً ۔۔۔ وَرَبُّ السَّمٰوَاتِ اخْفِضُوا الرَّفْعَ ثُمَّلاَ

اور تَحْتِیْ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ اور یٰعِبَادِیْ لَا خَوْفٌ عَلَیْکُمْ میں (دو) یاء اضافت ہیں (یہاں سورۂ زخرف ختم ہو گئی) اور (مکی و حفص کے لیے) یَغْلِیْ (یاء تذکیر کے ساتھ) بلندی کے اعتبار سے قریب ہوئی ہے (باقی تاء تانیث کے ساتھ پڑھتے ہیں) اور رَبُّ السَّمٰوَاتِ (کی با) کے رفع کو چند مصلحین (کوفیین) کے لیے جر پڑھو، باقی رفع پڑھتے ہیں۔

۱۳/۱۰۳۰ وَضَمَّ اعْتِلُوْهُ اکْسِرْ غِنًی اِنَّکَ افْتَحُوْا ۔۔۔ رَبِیْعًا وَقُلْ اِنِّیْ وَلِی الْیَاءُ جُمِّلاَ

اور فَاعْتِلُوْهُ کی تاء مضمومہ کو (کوفیین و بصری کے لیے) مکسور پڑھو اور کسائی کے لیے اَنَّکَ کو مفتوح اور باقین کے لیے مکسور پڑھو۔ بحالیکہ تم صاحب فیض ہو اور کہو کہ (دخان میں) اِنِّیْ آتِیْکُمْ اور لِیْ فَاعْتَزِلُوْنِ (دو) یاء اضافت جمیل سمجھی گئی ہیں۔

# سُوْرَةُ الشَّرِیْعَةِ وَالْاَحْقَافِ

۱/۱۰۳۱ مَعًا رَفْعُ اٰیَاتٍ عَلٰی کَسْرِهٖ شَفَا ۔۔۔ وَاِنَّ وَفِیْ اَضْمِرْ بِتَوْکِیْدٍ اُوْلَا

وَفِیْ خَلْقِکُمْ وَمَا یَبُثُّ مِنْ دَآبَّةٍ اٰیَاتٌ اور وَتَصْرِیْفِ الرِّیَاحِ اٰیَاتٌ میں لفظ اٰیَاتٌ پر (حمزہ، کسائی کے لیے) بجائے رفع کے دونوں جگہ کسرہ شافی ہوا ہے (باقی دونوں کو مرفوع پڑھتے ہیں اور حمزہ، کسائی کیلئے کسرہ کی توجیہ یہ ہے کہ) اِنَّ اور فِیْ مقدر مانو کیونکہ تاکید کے ساتھ تاویل کی گئی ہے (یعنی پہلے موقع میں اِنَّ اور دوسرے میں اِنَّ فِیْ مقدر ہے یعنی وَاِنَّ فِیْ خَلْقِکُمْ وَمَا یَبُثُّ مِنْ دَآبَّةٍ اٰیَاتٍ اور وَاِنَّ فِیْ تَصْرِیْفِ الرِّیَاحِ اٰیَاتٍ)

۲/۱۰۳۲ لِیَجْزِیَ یَا نَصٍّ سَمَا وَغِشَاوَةً ۔۔۔ بِهِ الْفَتْحُ وَالْاِسْکَانُ وَالْقَصْرُ شُمِّلاَ

(عاصم، نافع، مکی، بصری کے لیے) لِيَجْزِيَ قَوْمًا میں یاءِ غیب ایک بائند صراحت ہے) (باقی کے لیے نون جمع متکلم ہے) اور (حمزہ، کسائی کے لیے) غَشٰوَةً میں غین کا فتحہ اور شین کا سکون اور حذف الف اسی سورت، کو شامل ہوا ہے (باقی بکسر غین اور بفتحۂ شین اور اس کے بعد الف کے ساتھ پڑھتے ہیں۔)

۳/۱۰۳۳ وَوَالسَّاعَةَ ارْفَعْ غَيْرَ حَمْزَةَ حُسْنًا اِلْ ۔۔۔ مُحَسِّنُ اِحْسَانًا لِكُوفٍ تَحَوَّلَا

اور غیر حمزہ کے لیے وَالسَّاعَةُ لَا رَيْبَ فِيهَا کی تا کو مرفوع پڑھو (اور حمزہ کے لیے منصوب۔ یہاں سورہ شریعت ختم ہوگئی) اور لفظ حُسْنًا جو احسان کا پیغام دینے والا ہے، کوفیین کے لیے اِحْسَانًا سے بدلا ہے۔

۴/۱۰۳۴ وَغَيْرُ صِحَابٍ اَحْسَنَ ارْفَعْ وَقَبْلَهٗ ۔۔۔ وَبَعْدُ بِيَاءٍ ضُمَّ فِعْلَانِ وُصِّلَا

اور حمزہ، کسائی، حفص کے علاوہ کے لیے يُتَقَبَّلُ عَنْهُمْ اَحْسَنُ مَا عَمِلُوا وَيُتَجَاوَزُ میں لفظ اَحْسَنُ کو مرفوع پڑھو اور اس سے پہلے اور بعد دو فعل (يُتَقَبَّلُ اور يُتَجَاوَزُ) یاءِ مضموم کے ساتھ پہونچائے گئے ہیں۔ (اور حمزہ، کسائی، حفص اَحْسَنَ کو منصوب اور ماقبل و مابعد کے فعلوں کو نون جمع متکلم کے ساتھ پڑھتے ہیں۔)

۵/۱۰۳۵ وَقُلْ عَنْ هِشَامٍ اَدْغَمُوا اَتَعِدَانِنِيْ ۔۔۔ نُوَفِّيَهُمْ بِالْيَا لَهٗ حَقُّ نَهْشَلَا

اور کہو کہ مشائخ نے ہشام سے اَتَعِدَانِنِيْ میں دونوں نونوں کا ادغام نقل کیا ہے (یعنی اَتَعِدَانِّيْ، باقی اظہار کرتے ہیں) اور لِيُوَفِّيَهُمْ اَعْمَالَهُمْ (ہشام، مکی، بصری، عاصم کے لیے) یاءِ غیب (اور باقی کے لیے نون) کے ساتھ ہے، اس قراءت کو ایک تجربہ کار شیخ کا سا حق حاصل ہے۔

۶/۱۰۳۶ وَقُلْ لَا يُرٰى بِالْغَيْبِ وَاضْمُمْ وَبَعْدَهٗ ۔۔۔ مَسَاكِنُهُمْ بِالرَّفْعِ فَاشِيهِ نُوِّلَا

اور (حمزہ، عاصم کے لیے) کہو کہ لَا يُرٰى یاءِ غیب کے ساتھ ہے اور اس یا کو ضمہ دو اور اس کے بعد اِلَّا مَسَاكِنُهُمْ رفع کے ساتھ ہے۔ اس کو شہرت دینے والا قابل انعام قرار دیا گیا ہے۔ (باقی لَا تَرٰى تاءِ خطاب مفتوحہ کے ساتھ اور اِلَّا مَسَاكِنَهُمْ کو منصوب پڑھتے ہیں۔

۷/۱۰۳۷ وَيَاءُ وَلٰكِنِّيْ وَيَا اَتَعِدَانِنِيْ ۔۔۔ وَاِنِّيْ وَاَوْزِعْنِيْ بِهَا خُلْفُ مَنْ بَلَا

وَلٰكِنِّيْ اَرٰىكُمْ، اَتَعِدَانِنِيْ اَنْ اُخْرَجَ، اِنِّيْ اَخَافُ اور اَوْزِعْنِيْ اَنْ اَشْكُرَ کی یاءاتِ اضافت

ہیں ان لوگوں کیلئے جنھوں نے ان کو آزمایا ہے (فتح و اسکان ہیں) اختلاف ہے۔

# وَمِنْ سُوْرَةِ مُحَمَّدٍ صلی اللہ علیہ وسلم اِلٰی سُوْرَةِ الرَّحْمٰنِ عز وجل

۱/۱۰۳۸ وَبِالضَّمِّ وَاقْصُرْ وَاكْسِرِ التَّاءَ قَاتَلُوا ع ح ع عَلٰى حُجَّةٍ وَالْقَصْرُ فِي آسِنٍ دَلَا د

اور (حفص، بصری کے لیے) قَاتَلُوا کو بضم قاف پڑھو، الف کو حذف کردو اور تا کو کسرہ دو (یعنی قُتِلُوا) بحالیکہ یہ قراءت ایک دلیل پر مبنی ہے اور مِنْ مَّاءٍ غَيْرِ آسِنٍ میں (مکی کیلئے) قصر کامیاب ہوا ہے یعنی أَسِنٍ)

۲/۱۰۳۹ وَفِي آنِفًا خُلْفٌ هُدًى وَبِضَمِّهِمْ هـ وَكَسْرٍ وَتَحْرِيكٍ وَأُمْلِي حُصِّلَا ح

اور (بزی کے لیے) آنِفًا میں خلف ہادی ہوا ہے (یعنی بزی کے لیے أَنِفًا اور آنِفًا دونوں طرح ہے۔ مگر نشر کی تحقیق کے مطابق تیسیر و شاطبیہ کے طریق میں بالالف ہی ہے، لہذا طریق دانی و شاطبی میں قصر نہیں پڑھا جائے گا) اور وَأَمْلٰى لَهُمْ (بصری کے لیے) ضم ہمزہ، کسر لام اور یا پر حرکت فتحہ کے ساتھ حاصل کیا گیا ہے (وَأُمْلِيَ)

۳/۱۰۴۰ وَإِسْرَارَهُمْ فَاكْسِرْ صِحَابًا وَنَبْلُوَنْ صحاب نَكُمْ نَعْلَمَ الْيَا صِفْ وَنَبْلُوَا وَاقْبَلَا ص

اور (حمزہ، کسائی، حفص کے لیے) وَاللّٰهُ يَعْلَمُ أَسْرَارَهُمْ میں چند مصاحبت والوں کے لیے ہمزہ کو کسرہ دو (باقی کے لیے بفتح ہمزہ ہے) اور (شعبہ کے لیے) نَبْلُوَنَّكُمْ حَتّٰى نَعْلَمَ اور نَبْلُوَا تینوں کو یاءِ غیب کے ساتھ بیان کرو اور قبول کرو (باقی کے لیے نون جمع متکلم ہے۔ یہاں سورت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ختم ہوگئی)

۴/۱۰۴۱ وَفِي يُؤْمِنُوا حَقٌّ وَبَعْدُ ثَلَاثَةٌ حق وَفِي يَاءِ يُؤْتِيهِ غَدِيرٌ تَسَلْسَلَا غ

اور (مکی، بصری کے لیے) لِيُؤْمِنُوا اور اس کے بعد والے تین فعلوں يُعَزِّرُوهُ، وَيُوَقِّرُوهُ، وَيُسَبِّحُوهُ میں یاءِ غیب حق ہے (باقی کے لیے تاءِ خطاب ہے) اور (کوفیین و بصری کے لیے) يُؤْتِيهِ کی یاءِ غیب ایک تالاب کی طرح خوشگوار ہوئی ہے (باقی کے لیے نون جمع متکلم ہے۔

۵/۱۰۴۲ وَبِالضَّمِّ ضُرًّا شَاعَ وَالْكَسْرُ عَنْهُمَا ش بِلَامِ كَلَامَ اللّٰهِ وَالْقَصْرُ وُكِّلَا

اور (حمزہ، کسائی کے لیے) اِنْ اَرَادَبِكُمْ ضَرًّا میں ضمۂ ضاد شائع ہوا ہے (باقی کے لیے فتحۂ ضاد ہے) اور حمزہ، کسائی سے ہی اَنْ يُّبَدِّلُوْا كَلَامَ اللّٰهِ کے لام میں کسرہ اور حذفِ الف راویوں کو سپرد کیا گیا ہے (یعنی كَلِمَ اللّٰهِ باقی کے لیے كَلَامَ اللّٰهِ ہے۔)

۶/۱۰۴۳ بِمَا يَعْمَلُوْنَ حَجَّ حَرَّكَ شَطْـأَهُ دُعَا مَاجِدٍ وَاقْصُرْ فَآزَرَهُ مُلَا

بِمَا يَعْمَلُوْنَ بَصِيْرًا (بصری کے لیے) یاءِ غیب کے ساتھ غالب ہوا ہے۔ (باقی کے لیے تاءِ خطاب ہے) اور شَطْأَهُ میں (مکی و ابنِ ذکوان نے) طاء کو حرکتِ فتحہ دی ہے کہ یہ ایک بزرگی والے کا مقصود ہے (باقی کے لیے سکون ہے) اور ایک صاحبِ دلائل (ابنِ ذکوان) کے لیے فَأَزَرَهُ کو حذفِ الف کے ساتھ پڑھو۔ (یعنی فَآزَرَهُ باقی کے لیے بالالف ہے۔ یہاں سورۂ فتح ختم ہو گئی۔)

۷/۱۰۴۴ وَفِيْ يَعْمَلُوْنَ دُمْ يَقُوْلُ بِيَاءٍ اِذْ صَفَا وَاكْسِرُوْا اَدْبَارَ اِذْ فَازَ دُخْلُلَا

اور (مکی کے لیے آخر حجرات میں) يَعْمَلُوْنَ میں یاءِ غیب ہے فدا تم کو ہمیشہ رکھے (باقی کے لیے تاءِ خطاب ہے) اور (سورۂ قاف میں نافع و شعبہ کے لیے) يَوْمَ يَقُوْلُ لِجَهَنَّمَ یاء کے ساتھ ہے جیسا کہ یہ پاکیزہ ہے (باقی کے لیے نون جمع متکلم ہے) اور (نافع، حمزہ، مکی کے لیے) اَدْبَارَ السُّجُوْدِ کے ہمزہ کو مکسور پڑھو جیسا کہ یہ کثیر المداخلت ہو کر کامیاب ہے (باقی کے لیے بفتح ہمزہ ہے۔ واضح ہو کہ طور میں باتفاق سبعہ اِدْبَارَ النُّجُوْمِ بکسر ہمزہ ہے)

۸/۱۰۴۵ وَبِالْيَا يُنَادِىْ قِفْ دَلِيْلًا بِخُلْفِهٖ وَقُلْ مِثْلُ مَا بِالرَّفْعِ شَمَّمَ صَنْدَلَا

اور (مکی کے لیے) يَوْمَ يُنَادِ الْمُنَادِ میں (لفظ يُنَادِ پر) بالخلف یاء کے ساتھ وقف کر در حالیکہ تم راہنما ہو (یعنی وصل میں اجتماع ساکنین کے سبب باتفاق، یاء حذف ہو گی اور وقف میں جمہور حذف کرتے ہیں اور مکی کے لیے خلف ہے۔ یہاں سورۂ قاف ختم ہو گئی) اور (حمزہ، کسائی، شعبہ کے لیے اِنَّهٗ لَحَقٌّ مِّثْلَ مَا اَنَّكُمْ میں) لفظ مِثْلَ کو رفع کے ساتھ پڑھو۔ کیونکہ رفع (کی فصاحت) نے صندل کی سی خوشبو پیدا کی ہے (باقی کے لیے منصوب ہے۔)

۹/۱۰۴۶ وَفِى الصَّعْقَةِ اقْصُرْ مُسْكِنَ الْعَيْنِ رَاوِيًا وَقَوْمِ بِخَفْضِ الْمِيْمِ شَرَّفَ حُمَّلَا

اور فَاَخَذَتْهُمُ الصَّعْقَةُ (کسائی کے لیے) عین کو ساکن پڑھتے ہوئے الف کو حذف کردو۔ بحالیکہ تم روایت بیان کرنے والے ہو۔ (باقی کے لیے اَلصَّاعِقَةُ ہے) اور قَوْمَ نُوْحٍ کی میم کو جر کے ساتھ پڑھتے ہوئے (حمزہ، کسائی، بصری نے) اس کے راویوں کو شرف بخشا ہے (باقی کیلئے قَوْمَ منصوب ہے۔ یہاں سورۂ ذاریات ختم ہوگئی)

۱۰/۱۰۴۷ وَبَصْرٍ وَاَتْبَعْنَا بِوَا اتَّبَعَتْ وَمَا ۔۔۔ اَلَتْنَا اكْسِرُوا دِيْنًا وَاِنَّ افْتَحُوا الْجَلَا

۱۱/۱۰۴۸ رِضًا يُصْعَقُوْنَ اضْمُمْهُ كَمْ نَصَّ وَالْمُسَ ۔۔۔ يْطِرُوْنَ لِسَانٌ عَابَ بِالْخُلْفِ زُمَّلَا

۱۲/۱۰۴۹ وَصَادٌ كَزَايٍ قَامَ بِالْخُلْفِ ضَبْعُهُ ۔۔۔ وَكَذَّبَ يَرْوِيْهِ هِشَامٌ مُثَقَّلَا

اور بصری نے وَاتَّبَعَتْهُمْ کی بجائے وَاَتْبَعْنَاهُمْ پڑھا ہے۔ (اور ذُرِّيَّتُهُمْ کے واحد وجمع میں اختلاف کا ذکر آچکا ہے) اور وَمَا اَلَتْنَاهُمْ مِنْ عَمَلِهِمْ جو وَاتَّبَعَتْ سے قریب ہی ہے۔ (اس کو مکی کے لیے اَلِتْنَا بکسر لام پڑھو۔ اور اِنَّهُ هُوَ الْبَرُّ میں (نافع وکسائی کے لیے) ہمزہ کو فتحہ دو کہ یہ پسندیدگی میں واضح ہے۔ (باقی کے لیے بکسر ہمزہ ہے۔) اور فِيْهِ يُصْعَقُوْنَ (شامی، عاصم کے لیے) یا کو مضموم (اور باقی کے لیے مفتوح) پڑھو کہ کتنے ہی راویوں نے اس کی تصریح کی ہے۔ اَلْمُسَيْطِرُوْنَ (سین کے ساتھ ہشام وقنبل کے لیے بلاخلف اور حفص کے لیے بالخلف) ایک ایسی لغت ہے جس نے نکتہ چینی کرنے والوں کو عیب دار کردیا ہے۔ اور (خلف کے لیے بلاخلف اور خلاد کے لیے) بالخلف صاد مانند زا کے (اشمام کے ساتھ) اس کی قوت قائم ہوئی ہے۔ (باقی خالص صاد پڑھتے ہیں۔ اور حفص وخلاد کی دوسری وجہ بھی یہی ہے۔ یہاں سورۂ طور ختم ہوگئی) اور مَاكَذَبَ الْفُؤَادُ کو ہشام بتشدید ذال (اور باقی بالتخفیف) روایت کرتے ہیں۔

۱۳/۱۰۵۰ تُمَارُوْنَهُ تَمْرُوْنَهُ وَافْتَحُوْا شَذًا ۔۔۔ مَنَاءَةَ لِلْمَكِّيْ زِدِ الْهَمْزَ وَاحْفِلَا

(حمزہ، کسائی کے لیے) اَفَتُمَارُوْنَهُ کی بجائے اَفَتَمْرُوْنَهُ ہے۔ اور شہرت کے اعتبار سے تا کو مفتوح پڑھو۔ اور مَنٰوةَ الثَّالِثَةَ میں مکی کیلئے ہمزہ کا اضافہ کردو۔ (یعنی مَنَاءَةَ) اور ان تمام وجوہ کو محفوظ کرلو۔

۱۴/۱۰۵۱ وَيَهْمِزُ ضِيْزٰى خُشَّعًا خَاشِعًا شَفَا ۔۔۔ حَمِيْدًا وَخَاطِبْ تَعْلَمُوْنَ فَطِبْ كَلَا

اور مکی ضِيْزٰى کو (بجائے یا کے) ہمزہ کے ساتھ پڑھتے ہیں۔ (یہاں سورۂ نجم ختم ہوگئی۔) خُشَّعًا اَبْصَارُهُمْ میں (حمزہ، کسائی، بصری کے لیے) خَاشِعًا قابل تعریف ہو کر شافی ہوا ہے

اور سَیَعْلَمُوْنَ غَدًا میں (حمزہ، شامی کے لیے) خطاب پڑھو۔ اور باعتبار حافظ کے عمدہ رہو۔ (باقی یاءِ غیب پڑھتے ہیں۔)

# سُوْرَةُ الرَّحْمٰن عَزَّوَجَلَّ

۱/۱۰۵۲ وَوَالْحَبُّ ذُوالرَّيْحَانُ رَفْعُ ثَلَاثِهَا ۔ بِنَصْبٍ كَفٰى وَالنُّوْنُ بِالْخَفْضِ شُكِّلَا

اور وَالْحَبُّ، ذُو الْعَصْفِ، وَالرَّيْحَانُ ان تینوں میں (شامی کے لیے) بجائے رفع کے نصب کافی ہوا ہے۔ (یعنی وَالْحَبَّ، ذَا الْعَصْفِ، وَالرَّيْحَانَ) اور اَلرَّيْحَانَ کا نون (حمزہ، کسائی کے لیے) جر کے ساتھ حرکت دیا گیا ہے۔ (یعنی وَالْحَبُّ ذُو الْعَصْفِ وَالرَّيْحَانِ۔ (باقی کے لیے یہ تینوں حالت رفعی میں ہیں۔ واضح ہو کہ پہلے اور تیسرے اسم کا اعراب بالحرکت ہے دوسرے کا اعراب بالحرف ہے۔ یعنی ذُو یا ذَا، اور جیساکہ شامی کی قراءت ہے۔ شامی مصحف میں ذَا ہی مرسوم ہے۔)

۲/۱۰۵۳ وَيَخْرُجُ فَاضْمُمْ وَافْتَحِ الضَّمَّ اِذْ حَمٰى ۔ وَفِي الْمُنْشَآتُ الشِّيْنُ بِالْكَسْرِ فَاحْمِلَا

۳/۱۰۵۴ صَحِيْحًا بِخُلْفٍ نَفْرُغُ الْيَاءُ شَائِعٌ ۔ شُوَاظٌ بِكَسْرِ الضَّمِّ مَكِّيُّهُمْ جَلَا

اور (نافع، بصری کے لیے) وَيَخْرُجُ مِنْهُمَا اللُّؤْلُؤُ میں یا کو مضموم اور راءِ مضمومہ کو مفتوح پڑھو۔ (یعنی بصیغۂ مضارع مجہول) جیساکہ پڑھنے والوں نے اس کی حمایت کی ہے (باقی بصیغۂ معروف پڑھتے ہیں۔) اور (حمزہ کے لیے بلاخلف اور شعبہ کے لیے بالخلف) اَلْمُنْشَآتُ میں شین کو کسرہ کے ساتھ نقل کرو۔ بحالیکہ یہ بالخلف صحیح ہے۔ باقی کے لیے شین کا فتحہ ہے، اور شعبہ کی دوسری وجہ بھی یہی ہے۔ (اور حمزہ، کسائی کے لیے) سَنَفْرُغُ لَكُمْ میں یاءِ غیب مشہور رہے (باقی کے لیے نون جمع متکلم کے ساتھ ہے۔) اور مکی شُوَاظٌ میں شین کے کسرہ کے ساتھ جلوہ فرما ہوئے ہیں (باقی کے لیے شین مضموم ہے۔)

۴/۱۰۵۵ وَرَفْعُ نُحَاسٌ جَرَّ حَقٍّ وَكَسْرَمِيْـ ۔ ـمِ يَطْمِثْ فِي الْاُوْلٰى ضُمَّ تَهْدِىْ وَتُقْبَلَا

۵/۱۰۵۶ وَقَالَ بِهِ لِلَّيْثِ فِي الثَّانِ وَحْدَهٗ ۔ شُيُوْخٌ وَنَصُّ اللَّيْثِ بِالضَّمِّ الَاوَّلَا

۶/۱۰۵۷ وَقَوْلُ الْكِسَائِيْ ضُمَّ اَيُّهُمَا تَشَا ۔ وَجِيْهٌ وَبَعْضُ الْمُقْرِئِيْنَ بِهٖ تَلَا

Scanned with CamScanner

(کی ابصری کے لیے) مِنۡ نَّارٍ وَّنُحَاسٌ کے سین مرفوع کو اہلِ حق نے مجرور (اور باقی نے مرفوع) پڑھا ہے۔ اور پہلے لَمۡ یَطۡمِثۡهُنَّ میں میم کے کسرہ کو (دوری، کسائی کے لیے) مضموم پڑھو ہدایت پاؤ گے اور مقبول ہو گے۔ اور اِن شیوخ نے ابوالحارث لیث کے لیے صرف دوسرے لَمۡ یَطۡمِثۡهُنَّ میں ہی (یعنی میم کا ضمہ) کہا ہے۔ اور خود لیث کی تصریح ضمۂ میم کے متعلق پہلے لفظ میں ہے (گویا وہ دوری، کسائی کی طرح ہوئے) اور کسائی کا قول (ایک جماعت نے نقل کیا) ہے کہ دونوں لفظوں میں سے جس کسی ایک کو بھی چاہو ضمہ دینا ٹھیک ہے۔ اور بعض مقرئین (جیسے ابن اُشتہ وغیرہ) نے اس تخییر کے ساتھ ہی پڑھا ہے۔ (حاصل یہ ہوا کہ دوری، کسائی اور ابوالحارث دونوں کے لیے جب پڑھا جائے تو پہلے لفظ کو اوّل ضمہ کے ساتھ اور پھر کسرہ کے ساتھ پڑھا جائے۔ اور دوسرے کو پہلے کسرہ کے ساتھ اور پھر ضمہ کے ساتھ پڑھا جائے۔ ضباع۔)

۷/۱۰۵۸ وَاٰخِرُهَا يَاذِي الْجَلَالِ ابْنُ عَامِرٍ ۔ بِوَاوٍ وَرَسۡمُ الشَّامِ فِيهِ تَمَثَّلَا

اور سورۂ رحمٰن کے آخر میں ذِی الۡجَلَالِ کی یا کو شامی نے واؤ کے ساتھ یعنی ذُو الۡجَلَالِ پڑھا ہے۔ اور مصحف شامی کا رسم واؤ کے ساتھ معین ہے۔ (باقی نے ذِی پڑھا ہے بغیر مصحف شامی میں یہی مرسوم ہے۔)

# سُورَةُ الْوَاقِعَةِ وَالْحَدِيدِ

۱/۱۰۵۹ وَحُورٌ وَعِينٌ خَفۡضُ رَفۡعِهِمَا شَفَا ۔ وَعُرۡبًا سُكُونُ الضَّمِّ صَحَّ فَاعۡتَلَى

اور (حمزہ، کسائی کے لیے) وَحُوۡرٌ اور عِيۡنٌ دونوں میں رفع کی بجائے جر شافی ہوا ہے۔ (باقی کے لیے مرفوع ہیں) اور لفظ عُرۡبًا میں (حمزہ و شعبہ کے لیے) ضمۂ را کی بجائے سکونِ صحیح سمجھا گیا ہے۔ اور وہ عالی ہوا ہے۔ (باقی کے لیے ضمۂ را ہے۔)

۲/۱۰۶۰ وَخِفُّ قَدَرۡنَا دَارَ وَانۡضَمَّ شُرۡبَ فِي ۔ نَدَى الصَّفۡوِ وَاسۡتِفۡهَامُ اِنَّا صَفَا وِلَا

اور نَحۡنُ قَدَّرۡنَا میں (مکی کے لیے) دال میں تخفیف (اور باقی کے لیے تشدید) دائر ہے۔ اور شُرۡبَ الۡهِيۡمِ میں (حمزہ، عاصم، نافع کے لیے) پاکیزہ شادابی میں شین مضموم (اور باقی کے لیے مفتوح) ہوا ہے۔ اور اِنَّا لَمُغۡرَمُوۡنَ میں (شعبہ کے لیے) اتباع کے اعتبار سے ہمزۂ استفہام کا اضافہ پاکیزہ ہوا ہے۔ (باقی جملۂ خبریہ پڑھتے ہیں۔)

۳/۱۰۶۱ بِمَوْقِعِ بِالْاِسْكَانِ وَالْقَصْرِ شَائِعٌ وَقَدْ اَخَذَ اضْمُمْ وَاكْسِرِ الْخَاءَ حُوِّلَا

(حمزہ، کسائی کے لیے) فَلَا اُقْسِمُ بِمَوَاقِعِ واؤ کے اسکان کے ساتھ اور حذف الف کے ساتھ (یعنی بِمَوْقِعِ) مشہور ہے۔ (باقی کے لیے جمع ہے۔ یہاں سورہ واقعہ ختم ہو گئی۔) اور (بصری کے لیے) وَقَدْ اَخَذَ مِيْثَاقَكُمْ میں تبدیلی کرتے ہوئے ہمزہ کو ضمہ اور خا کو کسرہ دے کر پڑھو۔ (باقی فتحتین بصیغہ معروف پڑھتے ہیں۔)

۴/۱۰۶۲ وَمِيْثَاقُكُمْ عَنْهُ وَكُلٌّ كَفَى وَاَنْ ظِرُوْنَا بِقَطْعٍ وَاكْسِرِ الضَّمَّ فَيْصَلَا

اور بصری سے مِيْثَاقُكُمْ (نائب فاعل ہونے کی وجہ سے) مرفوع ہے (اور باقی کے لیے مفعولیت کی بناء پر منصوب ہے) اور (شامی کے لیے) وَكُلٌّ وَّعَدَ اللّٰهُ رفع لام کے ساتھ کافی ہوا ہے۔ (چنانچہ مصحف شامی کا رسم بھی یہی ہے۔ باقی وَكُلًّا منصوب پڑھتے ہیں) اور (حمزہ کے لیے) ایک قول فیصل میں اَنْظِرُوْنَا ہمزہ قطعیہ (مفتوحہ) کے ساتھ ہے۔ اور ظاء مضمومہ کو مکسور پڑھو۔ (باقی اُنْظُرُوْنَا ہمزہ وصلیہ مضمومہ اور ظاء مضمومہ کے ساتھ پڑھتے ہیں)

۵/۱۰۶۳ وَيُؤْخَذُ غَيْرُ الشَّامِ مَا نَزَلَ الْخَفِيْفُ اِذْ عَزَّ وَالصَّادَانِ مِنْ بَعْدُ دُمْ صِلَا

اور لفظ يُؤْخَذُ غیر شامی کے لیے (بالتذکیر اور شامی کے لیے بالتانیث) ہے۔ وَمَا نَزَلَ مِنَ الْحَقِّ جیسا کہ غالب ہوا ہے۔ (نافع، حفص کے لیے) خفیف ہے (اور باقی کے لیے بالتشدید ہے۔) اور نیز اس کے بعد دو صاد بھی (مکی، شعبہ کے لیے) خفیف (اور باقی کے لیے مشدد) ہیں۔ خدا کرے کہ تو ہمیشہ شیریں اخلاق رہے۔ (یعنی اِنَّ الْمُصَدِّقِيْنَ وَالْمُصَدِّقَاتِ)

۶/۱۰۶۴ وَاٰتَاكُمْ فَاقْصُرْ حَفِيْظًا وَقُلْ هُوَ الْ غَنِيُّ هُوَ احْذِفْ عَمَّ وَصْلًا مُوَصَّلَا

اور وَلَا تَفْرَحُوْا بِمَا اٰتٰكُمْ میں (بصری کے لیے) الف کو حذف کرو۔ (باقی کے لیے بالالف ہے) اور (نافع، شامی کے لیے) پڑھو۔ فَاِنَّ اللّٰهَ الْغَنِيُّ الْحَمِيْدُ یعنی هُوَ کو حذف کرو بحالیکہ یہ بکثرت پہنچائے جانے کے اعتبار سے عام ہے۔ (چنانچہ شامی اور مدنی مصاحف میں اسی طرح مرسوم ہے۔ باقی کے لیے هُوَ الْغَنِيُّ ہے۔)

# وَمِنْ سُوْرَةِ الْمُجَادَلَةِ اِلٰى سُوْرَةِ نٓ

۱/۱۰۶۵ وَفِی یَتَنَاجَوْنَ اقْصُرِ النُّوْنَ سَاکِنًا وَقَدِّمْهُ وَاضْمُمْ جِیْمَهُ فَتُکَمِّلَا

اور (حمزہ کے لیے) یَتَنَاجَوْنَ میں نون اس حالت میں کہ وہ ساکن ہے۔ اس کے بعد والے الف کو حذف کرو، اور اس کو تا پر مقدم کرو۔ اور جیم کو مضموم پڑھو، تاکہ قراءت کو مکمل کرسکو۔ (یعنی امام حمزہ یَنْتَجُوْنَ بروزن یَنْتَهُوْنَ اور باقی یَتَنَاجَوْنَ بروزن یَتَنَاهَوْنَ پڑھتے ہیں۔)

۲/۱۰۶۶ وَکَسْرَ انْشُزُوْا فَاضْمُمْ مَعًا صَفْوُ خُلْفِهٖ عُلًا عَمَّ وَامْدُدْ فِی الْمَجَالِسِ نَوْفَلَا

اور اُنْشُزُوْا فَانْشُزُوْا دونوں میں شین مکسور کو (شعبہ کے لیے بالخلف اور حفص، نافع، شامی کے لیے بلاخلف) مضموم پڑھو۔ بحالیکہ اس قراءت کے خلف کی پاکیزگی بلندی کے اعتبار سے عام ہوتی ہے۔ (باقی کے لیے بکسر شین ہے۔) اور تَفَسَّحُوْا فِی الْمَجَالِسِ کو (عاصم کے لیے) جیم کے بعد الف مدہ بڑھا کر پڑھو۔ بحالیکہ تم کثیر العطا ہو۔ (یعنی اَلْمَجَالِسِ جمع پڑھو۔ باقی کے لیے اَلْمَجْلِسِ مفرد ہے۔)

۳/۱۰۶۷ وَفِی رُسُلِی الْیَا یُخْرِبُوْنَ الثَّقِیْلُ حُزْ وَمَعْ دُوْلَةً اَنِّثْ یَکُوْنَ بِخُلْفِ لَا

اور (اس سورت میں صرف ایک جگہ) لفظ رُسُلِیْ میں یاءِ اضافت ہے۔ (یہاں سورۂ مجادلہ ختم ہوگئی)

اور یُخْرِبُوْنَ بُیُوْتَهُمْ میں (بصری کے لیے) را مشددہ کو یاد رکھو (باقی کے لیے مخفف ہے) اور مع لفظ دُوْلَةٌ (مرفوع۔ جیسا کہ اطلاق سے اشارہ ہے) کے یَکُوْنُ کو بالخلف مؤنث پڑھو۔ (تذکیر کو) موخر رکھنے والے (ہشام) کے لیے (یعنی ہشام کے لیے لِکَیْلَا یَکُوْنَ دُوْلَةٌ، اور لِکَیْلَا تَکُوْنَ دُوْلَةٌ، دونوں طرح صحیح ہے۔ اور باقی کے لیے یَکُوْنَ مذکر ہے۔ اور دُوْلَةً منصوب ہے۔)

**نوٹ:** واضح ہو کہ ہشام کا خلف صرف لفظ یَکُوْنُ کی تذکیر و تانیث میں ہے۔ دُوْلَةٌ بہر حال مرفوع ہے بعض شراح نے اس کے رفع و نصب میں خلف سمجھا ہے، یہ صحیح نہیں۔ چنانچہ نشر میں اس پر تنبیہ کیا گیا ہے۔

لفظ لَا یا تو نہی کے لیے ہے یعنی لَا تُؤَنِّثْ یا لَاءٍ، بمعنی مُبْطِیٍٔ صیغہ اسم فاعل ہے۔ اشارہ ہے کہ ہشام کیلئے گو تذکیر و تانیث میں خلف ہے۔ مگر تذکیر مؤخر و ضعیف ہے اور تانیث مقدم ہے۔ (قاریؒ)

۴/۱۰۶۸ وَكَسْرَ جِدَارٍ ضُمَّ وَالْفَتْحَ وَاقْصُرُوا ذَوِي اُسْوَةٍ اِنِّي بِيَاءٍ تَوَصَّلَا

اور جِدَارٍ میں (کوفیین، شامی اور نافع کے لیے) کسرۂ جیم اور فتحہ دال دونوں کو مضموم پڑھو۔ اور الف کو حذف کرو۔ بحالیکہ تم اچھی عادت کے مالک ہو۔ (یعنی مِن وَرَاءِ جُدُرٍ) اور اِنِّیٓ اَخَافُ اللّٰهَ میں یاء اضافت پہنچی ہے۔ (یہاں سورۂ حشر ختم ہوگئی۔)

۵/۱۰۶۹ وَيُفْصَلُ فَتْحُ الضَّمِّ نَصٌّ وَصَادُهُ بِكَسْرٍ ثَوٰى وَالثِّقْلُ شَافِيهِ كُمِّلَا

اور (عاصم کے لیے) يُفْصَلُ میں یاء مضموم کا فتحہ ہے۔ (اور باقی کے لیے ضمہ ہے) اور اس کا صاد (کوفیین کے لیے) کسرہ کے ساتھ ثابت ہوا ہے (باقی کے لیے فتحہ صاد ہے) اور صاد میں تشدید (اور فا کا فتحہ) اس کے شافی نے (حمزہ، کسائی اور شامی کے لیے) مکمل کیا ہے۔ (باقی کے لیے فا کا سکون اور صاد میں تخفیف ہے۔ حاصل یہ کہ چار قراتیں ہیں۔ يَفْصِلُ بَيْنَكُمْ، يُفْصَلُ، يُفَصَّلُ، يُفَصِّلُ۔ اوّل عاصم کے لیے ثانی نافع، مکی، بصری کے لیے، ثالث شامی کے لیے، رابع حمزہ، کسائی کے لیے۔)

۶/۱۰۷۰ وَفِي تُمْسِكُوا ثِقْلٌ حَلَا وَمُتِمٌّ لَا تُنَوِّنْهُ وَاخْفِضْ نُورَهُ عَنْ شَذًا دَلَا

اور وَلَا تُمَسِّكُوا میں (بصری کے لیے) سین کا تشدید (اور میم کا فتحہ) شیریں ہوا ہے۔ (باقی کے لیے تخفیف سین اور سکون میم ہے۔ یہاں سورۂ ممتحنہ ختم ہوگئی۔) اور مُتِمٌّ کو (حفص، حمزہ، کسائی اور مکی کے لیے) بغیر تنوین پڑھو۔ اور لفظ نُوْرِهٖ کو مجرور پڑھو۔ ایک ایسی شائع ہونے والی روایت ہے جو کامیاب رہی ہے۔ باقی کے لیے مُتِمٌّ نُوْرَهٗ ہے۔)

۷/۱۰۷۱ وَلِلّٰهِ زِدْ لَامًا وَاَنْصَارَ نَوِّنَا سَمَا وَتُنَجِّيكُمْ عَنِ الشَّامِ ثُقِّلَا

اور (نافع، مکی، بصری کے لیے) كُوْنُوْٓا اَنْصَارَ اللّٰهِ میں لفظ اَللّٰهِ میں لام زائد کرو۔ اور اَنْصَارًا کو منوّن پڑھو۔ دراں حالیکہ یہ وجہ بلند ہے۔ اور تُنْجِيْكُمْ مِّنْ عَذَابٍ شامی کے لیے بتشدید جیم (و فتحہ نون) پڑھا گیا ہے۔ (باقی کے لیے سکون نون و تخفیف جیم ہے۔)

**نوٹ:** واضح ہو کہ اختلاف كُوْنُوْٓا اَنْصَارَ اللّٰهِ میں ہے۔ نَحْنُ اَنْصَارُ اللّٰهِ میں نہیں۔ ناظم کی عبارت میں بظاہر تعیین پر کوئی اشارہ موجود نہیں۔ لیکن غور سے کام لیا جائے تو یہ تعیین عقلاً نکالی جا سکتی ہے۔ اَنْصَارَ اللّٰهِ

پہلا لفظ کُوْنُوْا کی خبر ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔ رسم الخط کے اعتبار سے یہاں تنوین کی گنجائش ہے کیونکہ لفظ اللّٰہ کا ہمزۂ وصل اَنْصَارًا کی تنوین کا الف ہو جائے گا۔ اور آگے لِلّٰہ میں لام جارہ سمجھا جائے گا۔ لیکن دوسرے میں یہ قرأت جاری نہیں ہو سکتی۔ وہاں اَنْصَارُ بحالت رفعی ہے۔ تنوین پڑھے جانے کی صورت میں الف رسمًا بے معنی ہو جاتا ہے۔

۸/۱۰۷۲ وَبَعْدِیْ وَاَنْصَارِیْ بِیَاءِ اِضَافَةٍ ۔۔۔ وَخُشْبُ سُکُوْنُ الضَّمِّ زَادَ رِضًا حَلَا

(اس سورہ میں) مِنْ بَعْدِی اسْمُهٗ اور اَنْصَارِیْ اِلَی اللّٰهِ یاء اضافت کے ساتھ ہیں۔ (یہاں سورۂ صف ختم ہوئی) اور (قنبل، کسائی اور بصری کے لیے سورت منافقون میں) کَاَنَّهُمْ خُشْبٌ شینِ مضموم، اسکان کے ساتھ ہے جس میں اس سکون نے شیریں پسندیدگی کو زیادہ کیا ہے۔ (باقی کے لیے بضمِ شین ہے۔)

۹/۱۰۷۳ وَخَفَّ لَوَوْا اِلْفًا بِمَا یَعْمَلُوْنَ صِفْ ۔۔۔ اَکُوْنَ بِوَاوٍ وَانْصِبُوا الْجَزْمَ حُفَّلَا

اور (نافع کے لیے) لَوَوْا رُءُوْسَهُمْ مالوف ہونے کی حالت میں خفیف ہوا ہے۔ (باقی کے لیے تشدید واؤ ہے۔) اور (شعبہ کے لیے) وَاللّٰهُ خَبِیْرٌ بِمَا یَعْمَلُوْنَ کو غیب کے ساتھ (اور باقی کے لیے خطاب کے ساتھ) بیان کرو۔ (اور بصری کے لیے) وَاَکُوْنَ مِنَ الصّٰلِحِیْنَ (کاف کے بعد) واؤ کے ساتھ ہے۔ اور نون مجزوم کو نصب دو۔ (گویا بصری کے لیے حرکات اس طرح پر ہوں گی، وَاَکُوْنَ) بحالیکہ تم مسائل پر خوب احاطہ کرنے والے ہو (باقی کے لیے وَاَکُنْ ہے۔ یہاں سورۂ منافقون ختم ہوئی۔)

۱۰/۱۰۷۴ وَبَالِغُ لَا تَنْوِیْنَ مَعْ خَفْضِ اَمْرِهٖ ۔۔۔ لِحَفْصٍ وَبِالتَّخْفِیْفِ عَرَّفَ رُفَّلَا

اور حفص کے لیے اِنَّ اللّٰهَ بَالِغُ میں غین پر تنوین نہیں۔ نیز حفص کے لیے آگے لفظ اَمْرِهٖ (مضاف الیہ ہونے کی وجہ سے) مجرور ہے۔ (اور باقی کے لیے بَالِغٌ تنوین کے ساتھ اور اَمْرَهٗ منصوب ہے) اور عَرَّفَ بَعْضَهٗ (کسائی کے لیے) تخفیفِ راء عطا کیا گیا ہے۔ (باقی کے لیے بالتشدید ہے۔)

۱۱/۱۰۷۵ وَضَمَّ نَصُوْحًا شُعْبَةٌ مِنْ تَفَوُّتٍ ۔۔۔ عَلَی الْقَصْرِ وَالتَّشْدِیْدِ شُقَّ تَهَلَّلَا

اور تَوْبَةً نَصُوْحًا کو شعبہ نے بضمِ نون (اور باقی نے بفتح نون) پڑھا ہے۔ (یہاں سورۂ تحریم ختم ہو گئی۔) مِنْ تَفَاوُتٍ (حمزہ کسائی کیلئے) نے حذفِ الف اور تشدید واؤ کے ساتھ خوش روئی کو تخلیق کیا ہے۔)

۱۲/۱۰۷۶ وَآمَنْتُمُو فِي الْهَمْزَتَيْنِ اُصُوْلُهُ ۔۔۔ وَفِي الْوَصْلِ الْاُوْلٰى قُنْبُلٌ وَاوًا اَبْدَلَا

وَاِلَيْهِ النُّشُوْرُ وَاٰمِنْتُمْ کے متعلق "باب الہمزتین فی کلمۃ" میں اس کے اصول گذر چکے ہیں۔ اور حالتِ وصل میں پہلے ہمزہ کو قنبل نے واؤ سے بدلا ہے۔ (اور اگر اَلنُّشُوْرُ پر وقف کیا جائے تو پہلا ہمزہ محقق اور دوسرا مسہل پڑھا جائے گا۔ جیسا کہ بالتفصیل گزر چکا ہے۔)

**نوٹ:** ملا علی قاریؒ فرماتے ہیں فرش میں اس مسئلہ کو دوبارہ اس لیے بیان فرمایا کہ اصول میں تین ہمزوں کے اجتماع کے بیان کے ذیل میں بطور مثال اس کو بیان کیا گیا تھا اور یہاں اپنے موقعہ پر اس کو مستقلاً بیان کرتے ہیں۔

۱۳/۱۰۷۷ فَسُحْقًا سُكُوْنًا ضُمَّ مَعْ غَيْبِ يَعْلَمُوْ ۔۔۔ نَ مَنْ رُضْ مَعِيْ بِالْيَا وَاَهْلَكَنِيْ انْجَلَا

(کسائی کے لیے) فَسُحْقًا کی حاءِ ساکن کو مضموم پڑھو۔ (باقی کے لیے ساکن ہے) نیز (کسائی کے لیے) فَسَيَعْلَمُوْنَ مَنْ کو یاءِ غیب کے ساتھ (اور باقی کے لیے تاءِ خطاب کے ساتھ) طلب کرو۔ اور مَعِيَ اَوْ رَحِمَنَا اور اَهْلَكَنِيَ میں یاءِ اضافت واضح ہے۔

**نوٹ:** يَعْلَمُوْنَ کے بعد مَنْ کلمۂ قرآنی ہے۔ یہ اس لیے بیان کیا تاکہ فَسَتَعْلَمُوْنَ كَيْفَ نَذِيْرِ سے احتراز ہو جائے۔

# وَمِنْ سُوْرَةِ نٓ اِلٰى سُوْرَةِ الْقِيَامَةِ

۱/۱۰۷۸ وَضَمُّهُمْ فِيْ يُزْلِقُوْنَكَ خَالِدٌ ۔۔۔ وَمَنْ قَبْلَهُ فَاكْسِرْ وَحَرِّكْ رُوًى حَلَا

لِيُزْلِقُوْنَكَ کی یاء میں نافع کے سوا قراء کے لیے ضمہ دائمی ہے۔ (نافع کے لیے بفتح الیاء ہے)۔ اور وَمَنْ قِبَلَهُ (الحاقہ) میں (کسائی اور بصری کے لیے) قاف کو کسرہ دو۔ اور با کو حرکتِ فتحہ دو۔ بحالیکہ یہ وجہ شیریں سیرابی ہے (باقی کے لیے وَمَنْ قَبْلَهُ بفتح القاف وسکون الباء ہے۔)

۲/۱۰۷۹ يَخْفٰى شِفَاءٌ مَالِيَهْ مَاهِيَهْ فَصِلْ ۔۔۔ وَسُلْطَانِيَهْ مِنْ دُوْنِ هَاءٍ فَتُوْصَلَا

لَا تَخْفٰى مِنْكُمْ (حاقہ) (حمزہ، کسائی کے لیے) یاءِ تذکیر کے ساتھ (اور باقی کے لیے تاءِ تانیث کے ساتھ)

شفا ہے۔ مَالِیَہْ (حاقہ) مَاھِیَہْ (قارعہ) اور سُلْطَانِیَہْ (حاقہ) ہیں (حمزہ کے لیے) بغیر ھا کے وصل میں پڑھو تاکہ تم مراد کو پہنچو۔ (باقی کے لیے وصل و وقف میں اور حمزہ کے لیے صرف وقف میں ھا پڑھی جائے گی۔ واضح ہو کہ کِتَابِیَہْ اور حِسَابِیَہْ (حاقہ) میں باتفاق دونوں حالتوں میں اثباتِ ھا ہے)

۳/۱۰۸۰ وَيَذَّكَّرُونَ يُؤْمِنُونَ مَقَالُهُ بِخُلْفٍ لَهُ دَاعٍ وَيَعْرُجُ رُتِّلَا

(حاقہ میں) قَلِيلًا مَّا يُؤْمِنُونَ اور قَلِيلًا مَّا يَذَّكَّرُونَ میں (ابن ذکوان کے لیے بالخلف اور ہشام و مکی کے لیے بلاخلف) یاءِ غیبت کی گفتگو اپنے خلف کے ساتھ ہے جس کی طرف بلانے والا موجود ہے (باقی کے لیے تاءِ خطاب ہے) اور تَعْرُجُ الْمَلَائِكَةُ (معارج) (کسائی کے لیے) بالتذکیر (اور باقی کیلئے بالتانیث) پڑھا گیا ہے۔

۴/۱۰۸۱ وَسَالَ بِهَمْزٍ غُصْنُ دَانٍ وَغَيْرُهُمْ مِنَ الْهَمْزِ أَوْ مِنْ وَاوٍ اَوْ يَاءٍ اِبْدَلَا

سَأَلَ (معارج کے شروع میں) ہمزہ کے ساتھ ایک قریبی شاخ ہے (یعنی کوفیین، مکی اور بصری سَأَلَ کو مہموز العین پڑھتے ہیں) اور ان کے علاوہ ہمزہ یا واو یا یا کو الف سے بدل کر پڑھتے ہیں۔ (یعنی نافع، شامی سَالَ بروزن بَاعَ بالالف پڑھتے ہیں اور یہ یا تو سَأَلَ کے ہمزہ کو خلاف قیاس الف سے بدلا گیا ہے۔ یا اصل میں سَوِلَ اجوف واوی از سَمِعَ تھا یا سَيَلَ اجوف یائی ضَرَبَ سے تھا اور واو یا یا کو الف سے بدل لیا گیا ہے۔ سَالَ الْمَاءُ بمعنی جریٰ)

۵/۱۰۸۲ وَنَزَّاعَةً فَارْفَعْ سِوٰى حَفْصِهِمْ وَقُلْ شَهَادَاتِهِمْ بِالْجَمْعِ حَفْصٌ تَقَبَّلَا

اور نَزَّاعَةً (معارج) کو غیر حفص کے لیے مرفوع (اور حفص کے لیے منصوب) پڑھو۔ اور بِشَهَادَتِهِمْ کو کہو کہ حفص نے جمع کے ساتھ (اور غیر حفص نے مفرد کے ساتھ) قبول کیا ہے۔

۶/۱۰۸۳ اِلٰى نُصُبٍ فَاضْمُمْ وَحَرِّكْ بِهِ عُلًا كِرَامٍ وَقُلْ وُدًّا بِهِ الضَّمُّ اُعْمِلَا

اِلٰى نُصُبٍ (معارج) میں نون کو مضموم پڑھو اور ضمہ کے ساتھ ہی صاد کو بھی حرکت دو۔ بحالیکہ اس کو بلندی کے ساتھ معزز لوگوں (حفص و شامی) نے پڑھا ہے (باقی بفتح نون وسکون صاد پڑھتے ہیں۔) اور لَا تَذَرُنَّ وُدًّا (نوح) میں (نافع کے لیے) ضمہ واو عمل میں لایا گیا ہے۔ (باقی کے لیے فتحۂ واو ہے۔)

۷/۱۰۸۴ دُعَائِي وَإِنِّي ثُمَّ بَيْتِي مُضَافُهَا ... مَعَ الْوَاوِ فَافْتَحْ أَنَّ كَمْ شَرَّفًا عَلَا

فَلَمْ يَزِدْهُمْ دُعَائِي، وَإِنِّي كُلَّمَا دَعَوْتُهُمْ، وَلِمَنْ دَخَلَ بَيْتِيَ سورۂ نوح کی یاءاتِ اضافت ہیں۔ واؤ کے ساتھ لفظ أَنَّ کو مفتوح پڑھو کہ یہ شرف کے اعتبار سے کس قدر عالی ہے۔ (یعنی سورۂ جن میں أَنَّ مع واؤ کے جس قدر آئے ہیں شامی، حمزہ، کسائی اور حفص کے لیے بفتح ہمزہ پڑھو اور باقی کے لیے بکسر ہمزہ۔ جیسے وَأَنَّهُ تَعَالَىٰ، وَأَنَّهُ كَانَ يَقُولُ، وَأَنَّهُ كَانَ رِجَالٌ وغیرہ۔)

۸/۱۰۸۵ وَعَنْ كُلِّهِمْ أَنَّ الْمَسَاجِدَ فَتْحُهُ ... وَفِي أَنَّهُ لَمَّا بِكَسْرٍ صُوَى الْعُلَا

اور وَأَنَّ الْمَسَاجِدَ لِلَّهِ (جن) میں سب سے فتح ہمزہ ہی مروی ہے۔ اور وَأَنَّهُ لَمَّا قَامَ عَبْدُ اللَّهِ میں عالی نشان والوں (شعبہ ونافع) کے لیے کسرۂ ہمزہ کے ساتھ ہے۔ (صُوَىٰ صُوَّةٌ کی جمع ہے بمعنی نشانِ راہ)

۹/۱۰۸۶ وَنَسْلُكْهُ يَا كُوفٍ وَفِي قَالَ إِنَّمَا ... هُنَا قُلْ فَشَا نَصًّا وَطَابَ تَقَبُّلَا

اور نَسْلُكْهُ (جن) میں کوفیین کے لیے یاءِ غیب ہے۔ (باقی کے لیے نون جمع متکلم) اور قَالَ إِنَّمَا (جن) میں یہاں پر (حمزہ، عاصم کیلئے) صراحت کے اعتبار سے قُلْ (بصیغۂ امر) شائع ہوا اور قبولیت میں بھی عمدہ ہوا ہے۔

۱۰/۱۰۸۷ وَقُلْ لِبَدًا فِي كَسْرِهِ الضَّمُّ لَازِمٌ ... بِخُلْفٍ وَيَا رَبِّي مُضَافٌ تَجَمَّلَا

اور لِبَدًا (جن) کو اس حالت میں پڑھو کہ اس کے کسرۂ لام میں (ہشام کیلئے) باختلاف ضمہ لازم ہے۔ (یعنی ہشام کیلئے لام کا ضمہ وکسرہ دونوں ہیں باقی کیلئے بالکسر ہے) اور أَمْ يَجْعَلُ لَهُ رَبِّي (جن) کی یاء خوب صورت یاءِ اضافت ہے۔

۱۱/۱۰۸۸ وَوَطْأً وِطَاءً فَاكْسِرُوهُ كَمَا حَكَوْا ... وَرَبُّ بِخَفْضِ الرَّفْعِ صُحْبَتُهُ كَلَا

هِيَ أَشَدُّ وَطْأً (مزمل) کو (شامی، بصری کے لیے) وِطَاءً (بروزن قِتَالًا) پڑھو اور واؤ کو کسرہ دو۔ جیسا کہ انہوں نے نقل کیا ہے۔ اور رَبُّ الْمَشْرِقِ (مزمل) میں باء پر رفع کی بجائے جر کے ساتھ اس کے ہم صحبتوں (حمزہ، کسائی، شعبہ، شامی) نے حفظ کیا ہے (باقی کے لیے مرفوع ہے)

۱۲/۱۰۸۹ وَثَا ثُلُثِهِ فَانْصِبْ وَفَا نِصْفِهِ ظُبًى ... وَثُلُثَيْ سُكُونُ الضَّمِّ لَاحَ وَجَمَّلَا

اور نِصْفَہٗ کی فا اور ثُلُثَہٗ کی ثا کو (کوفیین و مکی کے لیے) منصوب پڑھو۔ بحالیکہ تم تیز ذہان والے ہو۔ (اور ہاءِ ضمیر مضموم ہوگی۔ باقی مجرور پڑھتے ہیں۔ اور حسب قاعدہ ہاءِ ضمیر بھی ان کے یہاں مجرور رہے۔) اور مِنْ ثُلُثَیِ الَّیْلِ (مزمل) میں لفظ ثُلُثَیْ کے لام مضموم کا (ہشام کے لیے) سکون ظاہر وجمال بخش ہوا ہے (باقی کیلئے لام مضموم ہے)

۱۳/۱۰۹۰ وَوَالرُّجْزَ ضَمَّ الْكَسْرَ حَفْصٌ إِذَا قُلْ إِذْ ۔۔۔ وَأَدْبَرَ فَاهْمِزْهُ وَسَكِّنْ عَنِ اجْتِلَا

۱۴/۱۰۹۱ فَبَادِرْ وَفَا مُسْتَنْفِرَهْ عَمَّ فَتْحُهُ ۔۔۔ وَمَا يَذْكُرُونَ الْغَيْبُ خُصَّ وَخُلِّلَا

اور وَالرُّجْزَ (مدثر) میں حفص نے راءِ مکسورہ کو ضمہ دیا ہے۔ (باقی کے لیے کسرہ ہے) اور اِذَا دَبَرَ (مدثر) میں (حفص، نافع وحمزہ کے لیے) اِذَا کو اِذْ پڑھو، اور دَبَرَ کے شروع میں ہمزہ پڑھو۔ اور دال کو ساکن کرو۔ کہ یہ ایک اچھے جلوہ فرما سے مروی ہے۔ پس تم اس کی طرف سبقت کرو۔ اور مُسْتَنْفِرَۃ (مدثر) کی فا میں (نافع، شامی کے لیے) فتحہ عام ہوا ہے۔ (باقی کے لیے کسرہ ہے) اور وَمَا يَذْكُرُونَ (مدثر) میں (غیر نافع کے لیے) یاءِ غیبت خاص کی گئی اور محبوب سمجھی گئی ہے۔ (نافع خطاب پڑھتے ہیں۔)

# وَمِنْ سُورَةِ الْقِيَامَةِ إِلَى سُورَةِ النَّبَأْ

۱/۱۰۹۲ وَرَا بَرَقَ افْتَحْ آمِنًا يَذَرُونَ مَعْ ۔۔۔ يُحِبُّونَ حَقٌّ كَفَّ يُمْنٰى عُلًا عَلَا

اور بَرَقَ (قیامہ) کی را کو بحالتِ امن (نافع کے لیے) مفتوح (اور باقی کے لیے مکسور) پڑھو۔ یُحِبُّونَ اور یَذَرُونَ (قیامہ) میں غیب (مکی، بصری، شامی کے لیے) حق ہے جو مبارک اور بلند قراءت میں منحصر ہو کر عالی ہوا ہے۔ (باقی کیلئے خطاب ہے) اور حفص کیلئے ایک بلند وجہ میں یُمْنٰی (مذکر، جیسا کہ اطلاق سے اشارہ ہے اور باقی کیلئے مؤنث) عالی ہوا ہے۔

۲/۱۰۹۳ سَلَاسِلَ نَوِّنْ إِذْ رَوَوْا صَرْفَهُ لَنَا ۔۔۔ وَبِالْقَصْرِ قِفْ مِنْ عَنْ هُدًى خُلْفُهُمْ فَلَا

۳/۱۰۹۴ زَكَا وَقَوَارِيرًا فَنَوِّنْهُ إِذْ دَنَا ۔۔۔ رِ[illegible]صَرْفِهِ وَاقْصُرْهُ فِي الْوَقْفِ فَيْصَلَا

سَلَاسِلًا (دہر) کو (نافع، کسائی، شعبہ اور ہشام کیلئے) منوّن پڑھو۔ جیسا کہ انہوں نے اس کا منصرف ہونا ہمارے لیے روایت کیا ہے۔ (باقی غیر منوّن یعنی غیر منصرف پڑھتے ہیں۔) اور بغیر الف کے وقف کرو چند ہدایت والوں (ابن ذکوان، حفص، بزّی) کیلئے بالخلف (اور حمزہ وقنبل کیلئے بلاخلف ہے) کیونکہ ان کے خلف نے جدا کر دیا ہے۔ اس لیے یہ

خلف پاکیزہ ہوگیا ہے۔ (باقی کے لیے وقف بلا خلاف الف کے ساتھ ہے۔) اس کو نقشہ ذیل سے سمجھو۔

| قراء | وصل | وقف | قراء | وصل | وقف |
|---|---|---|---|---|---|
| نافع | بالتنوین | بالالف | ابن ذکوان | بغیر تنوین | خلف |
| بزی | بغیر تنوین | خلف | شعبہ | بالتنوین | بالالف |
| قنبل | 〃 | بغیر الف | حفص | بغیر تنوین | خلف |
| بصری | 〃 | بالالف | حمزہ | 〃 | بغیر الف |
| ہشام | بالتنوین | 〃 | کسائی | بالتنوین | بالالف |

اور قَوَارِيْرًا (پہلا) اس کو (نافع، مکی، کسائی اور شعبہ کیلئے) منون پڑھو کیونکہ پسندیدگی کے لحاظ سے اس کا منصرف ہونا قریب ہوا ہے (باقی کیلئے غیر منون غیر منصرف ہے) اور ایک قول فیصل میں (حمزہ کیلئے) اس کو وقف میں حذف الف کے ساتھ پڑھو (باقی کیلئے وقف میں بالف ہے)
قولہ فَلَا۔ صیغہ ماضی ہے بمعنی فَصَلَ (قاری)

۴/۱۰۹۵ وَفِي الثَّانِ نَوِّنْ إِذْ رَوَوْا صَرْفَهُ وَقُلْ ۔۔۔ يَمُدُّ هِشَامٌ وَاقِفًا مَعْهُمْ وِلَا

اور دوسرے قَوَارِيْرًا میں (نافع، کسائی، شعبہ کے لیے) تنوین پڑھو۔ اس لیے کہ اُنھوں نے اس کا منصرف ہونا روایت کیا ہے۔ (اور باقی کے لیے غیر منون ہے۔) اور کہو کہ ہشام بحالتِ وقف اس کو بالالف پڑھتے ہیں۔ اتباع میں مع اُن (اہلِ تنوین) کے ساتھ ہو کر (یعنی اہلِ تنوین بھی بالالف وقف کرتے ہیں۔ باقی بغیر الف وقف کرتے ہیں۔)

| قَوَارِيْرًا (اوّل) | | | قَوَارِيْرًا (ثانی) | | |
|---|---|---|---|---|---|
| اسماءِ قراء | وصل | وقف | اسماءِ قراء | وصل | وقف |
| نافع | بالتنوین | بالالف | نافع | بالتنوین | بالالف |
| مکی | 〃 | 〃 | مکی | بغیر تنوین | بغیر الف |
| بصری | بغیر تنوین | 〃 | بصری | 〃 | 〃 |
| شامی | 〃 | 〃 | ہشام | 〃 | بالالف |
| شعبہ | بالتنوین | 〃 | ابن ذکوان | 〃 | بغیر الف |
| حفص | بغیر تنوین | 〃 | شعبہ | بالتنوین | بالالف |
| حمزہ | 〃 | بغیر الف | حفص | بغیر تنوین | بغیر الف |
| کسائی | بالتنوین | بالالف | حمزہ | 〃 | 〃 |
| | | | کسائی | بالتنوین | بالالف |

٥/١٠٩٦ وَعَالِيهِمْ اسْكِنْ وَاكْسِرِ الضَّمَّ إِذْ فَشَا ۔۔۔ وَخُضْرٌ بِرَفْعِ الْخَفْضِ عَمَّ حُلاً عُلاَ

اور وَعَالِيَهُمْ (دہر) میں (نافع حمزہ کے لیے) یا کو ساکن اور ہا مضموم کو مکسور پڑھو۔ کیونکہ اسی طرح شائع ہوا ہے۔ (باقی کے لیے بفتح الیاء وضم ھا ہے) اور خُضْرٍ (دہر) میں رائے مجرورہ کا رفع (نافع، شامی، بصری اور حفص کے لیے) شیرینی اور بلندی میں عام ہوا ہے۔ (باقی کے لیے مجرور ہے)

٦/١٠٩٧ وَاسْتَبْرَقٌ حِرْمِيٌّ نَصْرٍ وَخَاطَبُوا ۔۔۔ تَشَاءُونَ حِصْنٌ وُقِّتَتْ وَاوُهُ حَلاَ

اور وَاسْتَبْرَقٍ مجرور کو مدد کرنے والے اہل حرم نافع، مکی، عاصم نے رفع پڑھا ہے (باقی کے لیے مجرور ہے) یاد رہے کہ رفع کی ضد سے جر کا مراد ہونا خُضْرٌ پر عطف سے مفہوم ہوتا ہے اور وَمَا تَشَاؤُنَ (دہر) کو اہل حصن (کوفیین ونافع) نے خطاب (اور باقی نے غائب) پڑھا ہے۔ اور وُقِّتَتْ (مرسلات) میں (بصری کے لیے) واؤ شیریں ہوتی ہے۔ (باقی أُقِّتَتْ ہمزہ کے ساتھ پڑھتے ہیں۔ جیسا کہ آئندہ شعر کے شروع میں آتا ہے۔)

٧/١٠٩٨ وَبِالْهَمْزِ بَاقِيهِمْ قَدَرْنَا ثَقِيلاً إِذْ ۔۔۔ رَسَا وَجِمَالاَتٌ فَوَحِّدْ شَذاً عَلاَ

اور قَدَرْنَا (مرسلات) بحالیکہ (دال) مشدد ہے۔ (نافع، کسائی کے لیے) جس وقت کہ ثابت ہوا ہے۔ (باقی کے لیے دال مخفف ہے) جِمَالَتٌ جو شائع ہونے میں عالی ہوا ہے (حمزہ، کسائی، حفص کے لیے) اس کو واحد (اور باقی کے لیے جمع) پڑھو۔

# وَمِنْ سُورَةِ النَّبَأِ إِلَى سُورَةِ الْعَلَقِ

١/١٠٩٩ وَقُلْ لاَبِثِينَ الْقَصْرُ فَاشٍ وَقُلْ وَلاَ ۔۔۔ كِذَاباً بِتَخْفِيفِ الْكِسَائِي أُقْبِلاَ

اور کہو کہ لَابِثِينَ (نباء) میں (حمزہ کے لیے) لام کے بعد الف کا حذف مشہور ہے۔ (باقی کے لیے بالالف ہے) اور کہو کہ لَغْوًا وَلَا كِذَّابًا (نباء) کسائی کے لیے بتخفیف ذال آیا ہے۔ (باقی کے لیے بتشدید ذال آیا ہے وَلَا کلمۂ قرآنی ہے۔ وَكَذَّبُوا بِآيَاتِنَا كِذَّابًا سے احتراز مقصود ہے۔)

٢/١١٠٠ وَفِي رَفْعِ بَارَبُّ السَّمٰوَاتِ خَفْضُهُ ذَلُولٌ وَفِي الرَّحْمٰنِ نَامِيهِ كَمَّلاَ

ذ ن ك

اور رَبُّ السَّمٰوٰتِ (نباء) کی باکے رفع میں (کوفیین وشامی کے لیے) جر تابع ہے۔ (اور باقی کے لیے با مرفوع ہے۔) اور وَمَا بَيْنَهُمَا الرَّحْمٰنِ میں اَلرَّحْمٰنِ کے نون میں جر کے روایت کرنے والے نے کامل کسرہ پڑھا ہے۔ (یعنی شامی وعاصم مجرور اور باقی مرفوع پڑھتے ہیں۔)

٣/١١٠١ وَنَاخِرَةً بِالْمَدِّ صُحْبَتُهُمْ وَفِي تَزَكَّى تَصَدَّى الثَّانِ حِرْمِيٌّ اِثْقَلاَ

صحبة ا حرمی

عِظَامًا نَاخِرَةً نون کے بعد الف مدہ کے ساتھ ان کے ہم صحبتوں (حمزہ، کسائی، شعبہ) نے پڑھا ہے (باقی کے لیے بغیر الف ہے) اور تَزَكّٰى وَتَصَدّٰى میں دوسرے حرف (یعنی زا و صاد) کو اہل حرم (نافع، مکی) نے مشدد پڑھا ہے۔ (باقی کے لیے تخفیف ہے۔)

٤/١١٠٢ فَتَنْفَعَهُ فِي رَفْعِهِ نَصْبُ عَاصِمٍ وَاِنَّا صَبَبْنَا فَتْحُهُ ثَبْتُهُ تَلاَ

ا ث

فَتَنْفَعَهُ الذِّكْرٰى کے عین کے رفع میں عاصم کے لیے نصب ہے۔ (اور باقی کے لیے رفع ہے) اور اَنَّا صَبَبْنَا میں ہمزہ کا فتحہ اس کے ثابت قدم قاری نے (کوفیین کے لیے) پڑھا ہے۔ (باقی کے لیے اِنَّا بکسرہ ہمزہ ہے۔)

٥/١١٠٣ وَخَفِّفْ حَقٌّ سُجِّرَتْ ثِقْلُ نُشِّرَتْ شَرِيعَتُهُ حَقٍّ سُعِّرَتْ عَنْ اُولِي مَلاَ

حق شـ حق ع ا م

اور اہلِ حق (مکی، بصری) نے سُجِرَتْ کو تخفیفِ جیم (اور باقی نے بتشدید) پڑھا ہے اور نُشِّرَتْ میں شین پر تشدید (حمزہ، کسائی، مکی، بصری کے لیے) ایک طریقہ حق ہے۔ (باقی کے لیے تخفیف ہے۔) اور سُعِّرَتْ میں عین پر تشدید اہلِ شرف سے (حفص، نافع، ابنِ ذکوان کے لیے) مروی ہے۔ (باقی کے لیے تخفیف ہے۔)

٦/١١٠٤ وَظَا بِضَنِينٍ حَقٌّ رَاوٍ وَخَفَّ فِي فَعَدَّلَكَ الْكُوفِي وَحَقُّكَ يَوْمَ لاَ

حق ر ا حق

اور وَمَا هُوَ عَلَى الْغَيْبِ بِضَنِينٍ میں بجائے ضاد کے ظاء (مکی، بصری، کسائی کے لیے) ایک راوی کا حق ہے (اور باقی کے لیے ضاد ہے۔) اور فَعَدَلَكَ میں کوفیین کے لیے دال کو خفیف (اور باقی نے مشدد) پڑھا ہے۔ اور يَوْمَ لَا تَمْلِكُ میں لفظ يَوْمَ پر رفع (جیسا کہ اطلاق سے مفہوم ہے۔ مکی، بصری کیلئے) تیرا حق ہے (باقی کیلئے منصوب ہے۔)

۷/۱۱۰۵ وَفِی فَاکِهِینَ انْقُصُرْ عُلاً وَخِتَامُهُ بِفَتْحٍ وَقَدِّمْ مَدَّهُ رَاشِداً وَلاَ

اِنْقَلَبُوْا فَاکِهِیْنَ میں فا کے بعد (حفص کے لیے) ایک بلند وجہ میں الف حذف کرو۔ (اور باقی کے لیے باالالف ہے۔) اور (کسائی کے لیے) خِتَامُهُ میں خَا مفتوح ہے۔ اور اس کے الف مدہ کو تا پر مقدم کرو۔ بحالیکہ تم نصرت میں صاحب رشد ہو۔ (یعنی وَخَاتَمُهُ)

۸/۱۱۰۶ یُصَلّٰی ثَقِیْلاً ضُمَّ عَمَّ رِضًا دَنَا وَبَا تَرْکَبُنَّ اضْمُمْ حَیًّا عَمَّ نُهَّلاَ

وَیُصَلّٰی سَعِیْرًا میں (نافع، شامی، کسائی، مکی کے لیے) لام ثقیل ہے۔ اور یا کو مضموم (اور صاد کو مفتوح) پڑھو کیونکہ یہ وجہ باعتبار اس پسندیدگی کے کہ جو قریب ہے، عام ہوئی ہے۔ (باقی یَصْلٰی بتخفیف لام و فتح یا و سکونِ صاد پڑھتے ہیں۔) اور لَتَرْکَبُنَّ کی با کو مضموم پڑھو۔ (بصری، نافع، شامی اور عاصم کے لیے) بحالیکہ یہ وجہ مثل ایک بارش کے ہے جو پینے والوں کے لیے عام ہوئی ہے۔ (باقی کے لیے با مفتوح ہے۔)

۹/۱۱۰۷ وَمَحْفُوْظٌ اخْفِضْ رَفْعَهُ خُصَّ وَهْوَ فِی الْ مَجِیْدِ شِفَا وَالْخِفُّ قَدَّرَ رُتِّلاَ

فِیْ لَوْحٍ مَّحْفُوْظٍ میں ظا کے رفع کو (غیر نافع کے لیے) مجرور (اور نافع کے لیے مرفوع) پڑھو۔ اور وہ خبر ذُوالْعَرْشِ الْمَجِیْدِ کی دال میں (حمزہ، کسائی کے لیے) شافی ہوا ہے۔ (باقی کے لیے مرفوع ہے۔) اور وَالَّذِیْ قَدَرَ میں (کسائی کے لیے) دال خفیف (اور باقی کے لیے مشدد) تلاوت کی گئی ہے۔

۱۰/۱۱۰۸ وَبَلْ یُؤْثِرُوْنَ حُزْ وَتَصْلٰی یُضَمُّ حُزْ صَفَا تَسْمَعُ التَّذْکِیْرُ حَقٌّ وَذُوْ جِلاَ

۱۱/۱۱۰۹ وَضَمَّ اُولُوا حَقٍّ وَلاَغِیَةٌ لَهُمْ مُصَیْطِرِ اشْمِمْ ضَاعَ وَالْخُلْفُ قُلِّلاَ

۱۲/۱۱۱۰ وَبِالسِّیْنِ لُذْ وَالْوَتْرِ بِالْکَسْرِ شَائِعٌ فَقَدَّرَ یَرْوِی الْیَحْصَبِیُّ مُثَقَّلاَ

اور بَلْ یُؤْثِرُوْنَ کو (بصری کے لیے) یاءِ غیب کے ساتھ محفوظ کر (باقی کے لیے تاءِ خطاب ہے۔)

اور تَصْلٰی نَارًا میں (بصری و شعبہ کے لیے) تا مضموم ہے۔ اس کو یاد کر کہ یہ پاکیزہ ہے۔ (باقی کے لیے تا مفتوح ہے۔) اور لَا تَسْمَعُ فِیْهَا لَاغِیَةً فعل میں (مکی، بصری کے لیے) تذکیر حق اور روشن ہے۔ اور اہل حق (نافع، مکی، بصری) علامتِ مضارع کو ضمہ دیتے ہیں۔ اور لَاغِیَةٌ ان کے لیے مرفوع ہے۔ (باقی کے لیے لَا تَسْمَعُ میں

خطاب ہے۔اور تا مفتوح ہے۔اور لَاغِيَةً منصوب ہے۔)اور لفظ مُصَيْطِرٍ کے صاد میں (خلف کے لیے بلاخلف اور خلاد کے لیے بالخلف) زا کا اشمام کر کیونکہ یہ مشہور ہوا ہے۔اور خلف قلیل سمجھا گیا ہے۔اور صاد کو سین پڑھنے کے ساتھ (ہشام کے لیے) پناہ حاصل کر۔(اور باقی کے لیے صاد خالص ہے۔اور خلاد کی دوسری وجہ بھی یہی ہے۔) اور وَالْوَتْرِ (حمزہ، کسائی کے لیے) بکسر واؤ (اور باقی کے لیے بفتح واؤ) شائع ہے۔اور فَقَدَرَ عَلَيْهِ رِزْقَهُ کو شامی بتشدید دال روایت کرتے ہیں۔(باقی کے لیے تخفیف ہے۔)

۱۳
۱۱۱۱ وَأَرْبَعُ غَيْبٍ بَعْدَ بَلْ لَا حُصُولُهَا    يَحُضُّونَ فَتْحُ الضَّمِّ بِالْمَدِّ ثُمِّلَا

اور (بصری کے لیے) بَلْ لَا کے بعد چار لفظوں تُكْرِمُونَ، تَحُضُّونَ، تَأْكُلُونَ، تُحِبُّونَ میں یاء غیب کا حصول ہے۔(اور باقی کے لیے خطاب ہے) اور وَلَا تَحَاضُّونَ میں (کوفیین کے لیے) حاء مضمومہ کا فتحہ معہ مد کے اصلاح کیا گیا ہے۔(باقی کے لیے حا کا ضمہ اور قصر ہے۔)

۱۴
۱۱۱۲ يُعَذِّبُ فَافْتَحْهُ وَيُوثِقُ رَاوِيًا    وَيَاءَانِ فِي رَبِّي وَفَكُّ ارْفَعَنْ وِلَا

۱۵
۱۱۱۳ وَبَعْدُ اخْفِضَنْ وَاكْسِرْ وَمُدَّ مُنَوِّنًا    مَعَ الرَّفْعِ إِطْعَامٌ نَدًى عَمَّ فَانْهَلَا

لَا يُعَذِّبُ اور وَلَا يُوثِقُ میں (کسائی کے لیے) ذال اور ثا کو مفتوح پڑھو۔(اور باقی کے لیے مکسور) اور دو یا لفظ رَبِّيْ میں اضافت کی ہیں۔(یعنی رَبِّيْ أَكْرَمَنِ اور رَبِّيْ أَهَانَنِ) اور اس کے بعد لفظ فَكُّ کو (عاصم، نافع، شامی اور حمزہ کے لیے) مرفوع پڑھو۔اور اس کے بعد والے لفظ رَقَبَةٍ کو مجرور پڑھو۔اور إِطْعَامٌ میں ہمزہ کو مکسور پڑھو۔اور بعد عین کے الف پڑھو۔دراں حالیکہ میم کو منون و مرفوع پڑھنے والے ہو۔بحالیکہ یہ وجہ شادابی ہو کر عام ہوئی ہے۔پس تو بھی سیراب ہو۔(باقی کے لیے فَكَّ رَقَبَةً أَوْ أَطْعَمَ ہے۔)

۱۶
۱۱۱۴ وَمُؤْصَدَةٌ فَاهْمِزْ مَعًا عَنْ فَتًى حِمًى    وَلَا عَمَّ فِي وَالشَّمْسِ بِالْفَاءِ وَانْجَلَا

اور لفظ مُؤْصَدَةٌ کو یہاں اور سورہ ہُمَزہ میں (حفص، حمزہ اور بصری کے لیے) مہموز پڑھو۔ایک ایسے قاری سے جو اس کی حمایت میں جوان ہے۔(باقی کے لیے دونوں جگہ ابدال بالواو ہے۔) اور سورہ والشمس میں (نافع و شامی کے لیے) لفظ وَلَا يَخَافُ عُقْبٰهَا بجائے واؤ کے فا کے ساتھ عام اور روشن ہوا ہے۔(اور باقی کے لیے واؤ ہے۔)

# وَمِنْ سُوْرَةِ الْعَلَقِ إِلٰى اٰخِرِ الْقُرْاٰنِ

۱/۱۱۱۵ وَعَنْ قُنْبُلٍ قَصْرًا رَوٰى ابْنُ مُجَاهِدٍ رَّآهُ وَلَمْ يَأْخُذْ بِهِ مُتَعَمِّلَا

اور قنبل سے اَن رَّاٰہُ میں ابنِ مجاہد نے (بالخلف) قصر روایت کیا ہے۔ اور ابنِ مجاہد نے اس پر عمل نہیں کیا ہے۔ (کیونکہ لغت کے لحاظ سے یہ وجہ صحیح نہیں۔ لیکن ابنِ مجاہد کی یہ رائے نقلِ صحیح کے مقابلہ میں کوئی وقعت نہیں رکھتی؛ صحیح یہی ہے کہ قنبل کیلئے قصر اور مثل جمہور کے مد دونوں وجہیں صحیح اور متواتر ہیں۔)

۲/۱۱۱۶ وَمَطْلَعِ كَسْرُ اللَّامِ رَحْبٌ وَحَرْفِيِ الْـ ـبَرِيَّةِ فَاهْمِزْ آهِلاً مُتَاَهِّلَا

اور حتّٰی مَطْلَعِ الْفَجْرِ میں (کسائی کے لیے) لام کا کسرہ وسیع ہے۔ (باقی کے لیے لام مفتوح ہے۔) اور اَلْبَرِیَّۃِ کے دونوں لفظ (یعنی خَیْرُ الْبَرِیَّۃِ وَشَرُّ الْبَرِیَّۃِ) میں (نافع و ابنِ ذکوان کے لیے) یا کے بعد ہمزہ مفتوحہ پڑھو۔ بحالیکہ تم اہل والے اور متاہل ہو۔ (یعنی بَرِیْئَۃ باقی کے لیے یاء مشددہ مفتوحہ ہے۔)

۳/۱۱۱۷ وَتَا تَرَوُنَّ اضْمُمْ فِي الْاُوْلٰى كَمَا رَسَا وَجَمَّعَ بِالتَّشْدِيدِ شَافِيهِ كَمَّلَا

اور پہلے لفظ لَتَرَوُنَّ الْجَحِيْمَ میں (شامی، کسائی کے لیے) تا کو مضموم پڑھو۔ جیسا کہ ثابت ہوا ہے۔ (باقی کے لیے تا مفتوح ہے۔ اور اولیٰ کی قید سے اشارہ ہے کہ لَتَرَوُنَّهَا کی تا باجماع مفتوح ہے۔) اور اَلَّذِیْ جَمَعَ میں تشدید میم کو اس کے شافی نے (حمزہ، کسائی، شامی کیلئے) کامل کیا ہے۔ (باقی کے لیے میم مخفف ہے۔)

۴/۱۱۱۸ وَضُمَّا عُمُدٍ صُحْبَةٌ الضَّمَّيْنِ فِي عَمَدٍ وَعَوْا لِاِيلَافِ بِالْيَا غَيْرُ شَامِيِّهِمْ تَلَا

اور حمزہ، کسائی، شعبہ نے فِیْ عُمُدٍ میں عین اور میم پر دو ضموں کی حفاظت کی ہے۔ (باقی کیلئے بفتحتین ہے۔) اور غیر شامی نے لِاِیْلٰفِ کو یا کے ساتھ (اور شامی نے بغیر یا) تلاوت کیا ہے۔

۵/۱۱۱۹ وَاِيلَافِ كُلٌّ وَهْوَ فِي الْخَطِّ سَاقِطٌ وَلِي دِينِ قُلْ فِي الْكَافِرِينَ تَحَصَّلَا

اور لفظ اِیْلٰفِ کو تمام قراء نے بالیاء پڑھا ہے حالانکہ وہ یا رسم الخط میں ساقط ہے اور کہو کہ سورۃ

کافرین میں وَلِیَ دِیْنِ میں ایک یاء اضافت حاصل ہوئی ہے۔

۱۱۲۰/۶ وَهَاءَ اَبِیْ لَهْبٍ بِالْاِسْكَانِ دَوَّنُوْا وَحَمَّالَةُ الْمَرْفُوْعُ بِالنَّصْبِ نُزِّلَا

اور تَبَّتْ يَدَا اَبِيْ لَهَبٍ کی ھا کو (مکی کے لیے) سکون کے ساتھ محفوظ کیا ہے۔ (باقی کے لیے ھا مفتوح ہے۔ نیز واضح ہو کہ دوسرے لفظ لَهَبٍ کی ھا باتفاق مفتوح ہے۔) اور حَمَّالَةُ جو کہ مرفوع ہے (عاصم کے لیے) نصب کے ساتھ نازل کیا گیا ہے۔

# بَابُ التَّكْبِيْرِ

۱۱۲۱/۱ رَوَى الْقَلْبِ ذِكْرُ اللّٰهِ فَاسْتَسْقِ مُقْبِلًا وَلَا تَعْدُ رَوْضَ الذَّاكِرِيْنَ فَتُمْحِلَا

دل کی سیرابی اللہ تعالیٰ کی یاد میں ہے۔ تو بھی اس کی طرف متوجہ ہو کر سیرابی حاصل کر۔ اور ذکر کرنے والوں کے باغ سے مت نکل۔ ورنہ خشک صحرا میں جا پڑے گا۔ (حدیث حِلَقُ الذِّكْرِ رِيَاضُ الْجَنَّةِ کی طرف اشارہ ہے۔ یعنی ذکر کے حلقے جنت کے باغ ہیں۔)

۱۱۲۲/۲ وَآثِرْ عَنِ الْآثَارِ مَثْوَاةَ عَذْبِهٖ وَمَا مِثْلُهٗ لِلْعَبْدِ حِصْنًا وَمَوْئِلَا

اور احادیث کی روشنی میں ذکر کی شیریں دولت کو ترجیح دے۔ بندہ کے لیے اس کے مثل کوئی قلعہ اور جائے پناہ نہیں۔

۱۱۲۳/۳ وَلَا عَمَلٌ اَنْجٰى لَهٗ مِنْ عَذَابِهٖ غَدَاةَ الْجَزَا مِنْ ذِكْرِهٖ مُتَقَبَّلَا

اور کل روزِ جزا میں اس کے ذکر مقبول سے بڑھ کر عذاب سے نجات دلانے والا اور کوئی عمل نہیں۔

۱۱۲۴/۴ وَمَنْ شَغَلَ الْقُرْاٰنُ عَنْهُ لِسَانَهٗ يَنَلْ خَيْرَ اَجْرِ الذَّاكِرِيْنَ مُكَمَّلَا

اور جس شخص کی زبان کو قرآن خوانی خود اس کے وجود سے بھی بے توجہ کردے وہ ذاکرین کا بہترین اور مکمل ثواب پائے گا۔

5/1125 وَمَا اَفْضَلُ الْاَعْمَالِ اِلَّا افْتِتَاحُهُ مَعَ الْخَتْمِ حِلًّا وَّارْتِحَالًا مُّوَصَّلَا

اور اعمال میں سب سے افضل قرآن کو ختم کرتے ہی اس کو شروع کرنا ہے۔ یہ اترنا اور کوچ کرنا ہے۔ جیسا کہ پہنچایا گیا ہے۔

نوٹ: حدیث میں ہے۔ قرآن کو ختم کرتے ہی شروع کرنا بہترین عمل ہے (ترمذی)

6/1126 وَفِيهِ عَنِ الْمَكِّيِّينَ تَكْبِيرُهُمْ مَعَ الْـ خَوَاتِمِ قُرْبَ الْخَتْمِ يُرْوٰى مُسَلْسَلَا

اور اہل مکہ سے اس سلسلہ میں قرآن کے قریب الختم ہونے کے وقت سورتوں کے خواتم پر ان کا تکبیر پڑھنا مسلسل مروی ہے۔

7/1127 اِذَا كَبَّرُوْا فِيْ اٰخِرِ النَّاسِ اَرْدَفُوْا مَعَ الْحَمْدِ حَتَّى الْمُفْلِحُوْنَ تَوَسُّلَا

وہ جب سورۂ ناس کے آخر میں تکبیر پڑھتے تو ساتھ ہی اَلْحَمْدُ سے مُفْلِحُوْنَ تک کو توسّل کے طور پر ملا دیتے ہیں۔

8/1128 وَقَالَ بِهِ الْبَزِّيُّ مِنْ اٰخِرِ الضُّحٰى وَبَعْضٌ لَّهُ مِنْ اٰخِرِ اللَّيْلِ وَصَّلَا

یہ تکبیر بزی نے آخرِ والضُّحٰی سے کہی ہے۔ اور بعض نے بزی کے لیے اس کو آخرِ واللَّیل سے پہنچایا ہے۔

9/1129 فَاِنْ شِئْتَ فَاقْطَعْ دُوْنَهُ اَوْ عَلَيْهِ اَوْ صِلِ الْكُلَّ دُوْنَ الْقَطْعِ مَعَهُ مُبَسْمِلَا

پس اگر تو چاہے تو بغیر تکبیر آخر سورت پر سانس منقطع کر، یا تکبیر پر، یا تمام کو ملا کر پڑھ لے۔ بغیر اس کے کہ اس تکبیر کے ساتھ بِسْمِ اللّٰہ پڑھتے ہوئے (آئندہ سورت کو) قطع کیا جائے۔

10/1130 وَمَا قَبْلَهُ مِنْ سَاكِنٍ اَوْ مُنَوَّنٍ فَلِلسَّاكِنَيْنِ اكْسِرْهُ فِي الْوَصْلِ مُرْسَلَا

اور تکبیر کا ماقبل (یعنی آخر سورت) اگر ساکن یا منوّن ہو تو اجتماع ساکنین کی وجہ سے اس حرف ساکن یا تنوین کو مطلقاً وصل میں کسرہ دے کر ملاؤ۔ (جیسے فَارْغَبِ اللّٰہُ اَکْبَر، لَخَبِیْرُنِ اللّٰہُ اَکْبَر، تَوَّابًا نِ اللّٰہُ اَکْبَر، مَسَدِنِ اللّٰہُ اَکْبَر)

11/1131 وَادْرِجْ عَلَىٰ إِعْرَابِهِ مَا سِوَاهُمَا وَلَا تَصِلَنْ هَاءَ الضَّمِيرِ لِتُوصَلَا

اور ساکن یا تنوین کے ماسوا میں (لفظ اللہ کا ہمزۂ وصل حذف کرتے ہوئے) ماقبلِ تکبیر (یعنی آخر سورت) کی حرکت کے ساتھ ملاؤ (مثلاً وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ اَللّٰہُ اَکْبَرُ) اور (ماقبلِ تکبیر) ھا ضمیر میں صلہ مت کرو تاکہ تم مقصد کو پہنچو۔ (مثلاً وَمَنْ یَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّۃٍ شَرًّا یَّرَہٗ اَللّٰہُ اَکْبَرُ)

12/1132 وَقُلْ لَفْظُهُ اللهُ أَكْبَرُ وَقَبْلَهُ لِأَحْمَدَ زَادَ ابْنُ الْحُبَابِ فَهَلَّلَا

اور تکبیر کے (مشہور و رائج) الفاظ "اَللّٰہُ اَکْبَرُ" ہیں۔ اور احمد بزی کے لیے (اُن کے تلمیذ) ابن الحباب الوعلی حسن بن مخلد دقاق نے تکبیر پر اضافہ کرتے ہوئے (اس سے پہلے) لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ بھی کہا ہے۔

13/1133 وَقِيلَ بِهٰذَا عَنْ أَبِي الْفَتْحِ فَارِسٍ وَعَنْ قُنْبُلٍ بَعْضٌ بِتَكْبِيرِهِ تَلَا

اور یہی (یعنی تہلیل و تکبیر علامہ دانی کے شیخ) ابوالفتح فارس بن احمد ضریر (متوفی ۴۰۱ھ) سے بھی نقل کیا گیا ہے۔ اور بعض نے بزی والی تکبیر کو قنبل کے لیے بھی پڑھا ہے۔

# بَابُ مَخَارِجِ الْحُرُوفِ وَصِفَاتِهَا الَّتِي يَحْتَاجُ الْقَارِئُ إِلَيْهَا

1/1134 وَهَاكَ مَوَازِينَ الْحُرُوفِ وَمَا حَكَى جَهَابِذَةُ النُّقَّادِ فِيهَا مُحَصَّلَا

مخارج حروف اور (اس سلسلہ میں) ماہر ناقدینِ فن نے جو کچھ نقل کیا ہے اس کو بطور خلاصہ اخذ کرو۔

2/1135 وَلَا رِيبَةٌ فِي عَيْنِهِنَّ وَلَا رِبَا وَعِنْدَ صَلِيلِ الزَّيْفِ يَصْدُقُ الِابْتِلَا

ان مخارج کی تعیین میں نہ کوئی شک ہے اور نہ اضافہ کی گنجائش ہے۔ اور کھوٹے سکّے کی آواز کے وقت اس کی آزمائش بالکل صحیح ثابت ہوتی ہے۔

۳/۱۱۳۶ وَلَابُدَّ فِي تَعْيِيْنِهِنَّ مِنَ الْاُوْلٰى　　عُنُوْا بِالْمَعَانِيْ عَامِلِيْنَ وَقُوَّلَا

اور مخارج کی تعیین میں انہیں حضرات سے استفادہ ہونا چاہیئے جنہوں نے قول وعمل سے اِن حقائق کا اہتمام کیا ہے۔

۴/۱۱۳۷ فَاَبْدَاُ مِنْهَا بِالْمَخَارِجِ مُرْدِفًا　　لَهُنَّ بِمَشْهُوْرِ الصِّفَاتِ مُفَصِّلَا

اِن حقائق میں سے مخارج کے بیان سے ابتدا کرتا ہوں۔ مخارج کے بعد مشہور صفات کو مفصل بیان کروں گا۔

۵/۱۱۳۸ ثَلَاثٌ بِاَقْصَى الْحَلْقِ وَاثْنَانِ وَسْطَهٗ　　وَحَرْفَانِ مِنْهَا اَوَّلَ الْحَلْقِ جُمِّلَا

تین حروف اقصیٰ حلق سے اور دو وسطِ حلق سے اور دو حرف اُن میں سے اوّل حلق میں خوب صورت قرار دیے گئے ہیں۔ (ان حروف کی تعیین آگے آتی ہے۔)

۶/۱۱۳۹ وَحَرْفٌ لَهٗ اَقْصَى اللِّسَانِ وَفَوْقَهٗ　　مِنَ الْحَنَكِ احْفَظْهُ وَحَرْفٌ بِاَسْفَلَا

اور ایک حرف وہ ہے جس کا مخرج اقصیٰ لسان اور اس کا مقابل حَنک ہے۔ اور ایک حرف (اس حرف سے) ذرا نیچے سے ادا ہوتا ہے۔ تم اِس کو اچھی طرح یاد رکھو۔

۷/۱۱۴۰ وَوَسْطُهُمَا مِنْهُ ثَلَاثٌ وَحَافَةُ الـ　　لِّسَانِ فَاَقْصَاهَا لِحَرْفٍ تَطَوَّلَا

اور زبان اور اس کے مقابل حنک کے درمیانی حصّہ سے تین حروف ادا ہوتے ہیں۔ اور حافۂ لسان کا اقصیٰ اس حرف کے لیے ہے جو مستطیل ہوا ہے۔

۸/۱۱۴۱ اِلٰى مَا يَلِي الْاَضْرَاسَ وَهُوَ لَدَيْهِمَا　　يَعِزُّ وَبِالْيُمْنٰى يَكُوْنُ مُقَلَّلَا

اس حصّہ تک جو داڑھوں سے متصل ہے۔ اور یہ حرف دونوں طرف کے حافتین سے ادا ہونا نادر الوجود ہے۔ اور داہنی طرف سے بہت کم ہے۔

٩/١١٤٢ وَحَرْفٌ بِأَدْنَاهَا إِلَىٰ مُنْتَهَاهُ قَدْ ... يَلِي الْحَنَكَ الْأَعْلَىٰ وَدُونَهُ ذُو وِلَا

اور ایک حرف کا مخرج اَدنیٰ حافہ سے منتہائے لسان تک ہے اور یہ حنک اعلیٰ سے قریب ہوتا ہے۔ اور ایک حرف اس (اُوپر والے حرف) سے ذرا کم (مگر) اس سے قریب قریب ہے۔

١٠/١١٤٣ وَحَرْفٌ يُدَانِيهِ إِلَى الظَّهْرِ مَدْخَلٌ ... وَكَمْ حَاذِقٍ مَعْ سِيبَوَيْهِ بِهِ اجْتَلَىٰ

اور ایک حرف اس (گذشتہ) سے ذرا قریب قریب ہے۔ جس میں پشت زبان کو بھی دخل ہے۔ اور کتنے ماہرین ہوتے ہیں جو سیبویہ کے ساتھ متفق ہو کر اسی بیان کے ساتھ ظاہر ہوئے ہیں۔

١١/١١٤٤ وَمِنْ طَرَفٍ هُنَّ الثَّلَاثُ لِقُطْرُبٍ ... وَيَحْيَىٰ مَعَ الْجَرْمِيِّ مَعْنَاهُ قُوِّلَا

(مگر) قطرب کی رائے میں یہ تینوں حروف طرفِ لسان سے ادا ہوتے ہیں اور یحییٰ (یعنی فراء) اور ابوعمر صالح بن اسحاق جرمی کی طرف بھی یہی مطلب منسوب کیا گیا ہے۔

١٢/١١٤٥ وَمِنْهُ وَمِنْ عُلْيَا الثَّنَايَا ثَلَاثَةٌ ... وَمِنْهُ وَمِنْ أَطْرَافِهَا مِثْلُهَا انْجَلَا

اور طرفِ لسان اور ثنایا علیا سے تین حرف ادا ہوتے ہیں۔ اور طرفِ لسان اور اطرافِ ثنایا علیا سے گذشتہ حرفوں کی طرح تین حروف ظاہر ہوتے ہیں۔

١٣/١١٤٦ وَمِنْهُ وَمِنْ بَيْنِ الثَّنَايَا ثَلَاثَةٌ ... وَحَرْفٌ مِنَ اطْرَافِ الثَّنَايَا هِيَ الْعُلَا

اور طرفِ لسان اور ثنایا علیا کے درمیان سے تین حروف (مزید) ادا ہوتے ہیں۔ اور ایک حرف ایسا بھی ہے۔ جو ثنایا ـــــ مراد عُلیا ہیں ـــــ کے اطراف سے ہے.....

١٤/١١٤٧ وَمِنْ بَاطِنِ السُّفْلَىٰ مِنَ الشَّفَتَيْنِ قُلْ ... وَلِلشَّفَتَيْنِ اجْعَلْ ثَلَاثًا لِتَعْدِلَا

اور کہو کہ ایک حرف دونوں ہونٹوں میں سے نیچے والے ہونٹ کے باطن سے ادا ہوتا ہے۔ اور دونوں ہونٹوں کے لیے مقرر کرو تین حرفوں کو، تاکہ تم با انصاف ہو جاؤ۔

۱۵/۱۱۴۸ وَفِي أَوَّلٍ مِنْ كِلْمِ بَيْتَيْنِ جَمْعُهَا — سِوَى أَرْبَعٍ فِيهِنَّ كِلْمَةُ أَوَّلَا

اور (آنے والے) دو شعروں کے کلمات کے ابتدائی حروف میں یہ تمام مذکورہ مخارج والے حروف جمع ہیں۔ بجز چار حرفوں کے جن کے لیے پہلا کلمہ ہے۔ (جو چار حرفوں کو جامع ہے۔)

۱۶/۱۱۴۹ أَهَاعَ حَشَا غَاوٍ خَلَا قَارِئٍ كَمَا — جَرَى شَرْطُ يُسْرَى ضَارِعٍ لَاحَ نَوْفَلَا

أَهَاعَ یہ وہ ابتدائی کلمہ ہے جس کے متعلق شعرِ گذشتہ میں ناظمؒ نے فرمایا ہے کہ اس میں چاروں حروف شمار میں مراد ہیں۔ آگے باقی کلمات کے صرف ابتدائی حروف مراد ہیں۔ جو مخارج کی ترتیب پر لائے گئے ہیں۔ چنانچہ حَشَا، غَاوٍ الیٰ آخرہ میں حا، غین، خا، قاف، ابتدائی حروف مراد ہیں۔

ترجمہ: خوف میں مبتلا کر دیا گمراہ آدمی کے دل کو قاری کی عمدہ قراءت نے، جیسا کہ چلی آتی ہے یہی شرط اس دردمند قاری کی سرایت کرنے والی قراءت کی، جو خوب بخشش والا ہونے کی حالت میں ظاہر ہوا ہو۔

۱۷/۱۱۵۰ رَعَى طُهْرَ دِينٍ تَمَّهُ ظِلُّ ذِي ثَنَا — صَفَا سَجْلُ زُهْدٍ فِي وُجُوهِ بَنِي مَلَا

ترجمہ: اس قاری نے ایسے دین کی پاکیزگی کی رعایت کی جس کو ایک صاحب حمد (یعنی نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے سائے نے کامل کیا ہے، اور اس صاحبِ حمدؐ کے زہد کا ڈول پاکیزہ ہوا شرفاءِ قوم کے بیٹوں کے چہروں میں۔

۱۸/۱۱۵۱ وَغُنَّةُ تَنْوِينٍ وَنُونٍ وَمِيمٍ إِنْ — سَكَنَّ وَلَا إِظْهَارَ فِي الْأَنْفِ يُجْتَلَى

اور تنوین اور نون اور میم اگر ساکن ہوں اور ان میں اظہار نہ ہوا ہو تو اُن کے غُنّہ (کا مخرج) ناک میں دیکھا جاتا ہے۔

۱۹/۱۱۵۲ وَجَهْرٌ وَرِخْوٌ وَانْفِتَاحٌ صِفَاتُهَا — وَمُسْتَفِلٌ فَاجْمَعْ بِالْأَضْدَادِ أَشْمُلَا

اور جہر، رخاوت، انفتاح اور استفال حروف کی صفات ہیں۔ اضداد سمیت پس جمع کرلو ان عام صفتوں کو۔

۲۰/۱۱۵۳ فَمَهْمُوسُهَا عَشْرٌ (حَثَّتْ كِسْفُ شَخْصِهِ) — (أَجِدْتَ كَقُطْبٍ) لِلشَّدِيدَةِ مُثِّلَا

ان حرفوں میں سے دس مہموسہ ہیں جن کا مجموعہ "حَثَّتْ كِسْفُ شَخْصِهِ" ہے اور

"اَجَدْتَ كَقُطْبٍ" (آٹھ حرفوں کا مجموعہ) حروفِ شدیدہ کے لیے متعین کیا گیا ہے۔

٢١/١١٥٤ وَمَا بَيْنَ رِخْوٍ وَالشَّدِيدَةِ (عُمْرُنَلْ) وَ(وَايُ) حُرُوفُ الْمَدِّ وَالرِّخْوِ كَمَّلَا

اور رخوہ و شدیدہ کے درمیان "عمرنل" (پانچ حروف متوسط) ہیں۔ اور "وای" حروفِ مدہ اور حروفِ رخوہ کو کامل کرتے ہیں (یعنی حروفِ مدہ حروفِ متوسطہ میں سے نہیں، جیسا کہ بعض نے کہا ہے۔ بلکہ یہ رخوہ میں سے ہیں۔)

٢٢/١١٥٥ وَ(قِظْ خُصَّ ضَغْطٍ) سَبْعُ عُلْوٍ وَمُطْبَقٌ هُوَ الضَّادُ وَالظَّا أُعْجِمَا وَإِنْ اُهْمِلَا

اور "قظ خص ضغط" سات حروفِ مستعلیہ ہیں۔ اور حروفِ مطبقہ ضاد اور ظا ہیں۔ خواہ یہ دونوں بانقطہ ہوں یا بے نقطہ ہوں۔

٢٣/١١٥٦ وَصَادٌ وَسِينٌ مُهْمَلَانِ وَزَايُهَا صَفِيرٌ وَشِينٌ بِالتَّفَشِّي تَعَمَّلَا

اور صاد و سین مہملتین اور زای حروفِ صفیر ہیں اور شین میں تفشی پر عمل پیرا ہو۔

٢٤/١١٥٧ وَمُنْحَرِفٌ لَامٌ وَرَاءٌ وَكُرِّرَتْ كَمَا الْمُسْتَطِيلُ الضَّادُ لَيْسَ بِأَغْفَلَا

اور لام و را حروفِ منحرفہ ہیں۔ اور را صفتِ تکریر سے متصف کی گئی ہے۔ جیسا کہ ضاد مستطیل ہے۔ جو بے نقطہ نہیں۔

٢٥/١١٥٨ كَمَا الْأَلِفُ الْهَاوِي وَ(آوِي) لِعِلَّةٍ وَفِي (قُطْبِ جَدٍّ) خَمْسُ قَلْقَلَةٍ عَلَا

جیسا کہ الف کا نام "ھاوی" ہے۔ اور "آوی" حروفِ علت کا نام ہے۔ اور "قطب جد" میں قلقلہ کے پانچ عالیشان حروف ہیں۔

٢٦/١١٥٩ وَأَعْرَفُهُنَّ الْقَافُ كُلٌّ يَعُدُّهَا فَهٰذَا مَعَ التَّوْفِيقِ كَافٍ مُحَصِّلَا

اور حروفِ قلقلہ میں سب سے زیادہ مشہور قاف ہے۔ سب اس کو شمار کرتے ہیں۔ پس یہ بیان اللہ تعالیٰ کی توفیق کے ساتھ علم حاصل کرنے والے کو کافی

سمجھے ...

۲۷ / ۱۱۶۰ وَقَدْ وَفَّقَ اللّٰهُ الْكَرِيْمُ بِمَنِّهٖ ۔ لِإِكْمَالِهَا حَسْنَاءَ مَيْمُوْنَةَ الْجِلَا

اور اللہ کریم نے اپنے فضل سے اس قصیدہ کی تکمیل کی توفیق بخشی جو نہایت عمدہ اور مبارک جلوہ ہے۔

۲۸ / ۱۱۶۱ وَأَبْيَاتُهَا أَلْفٌ تَزِيْدُ ثَلَاثَةً ۔ وَمَعْ مِائَةٍ سَبْعِيْنَ زُهْرًا وَكُمَّلَا

اس کے اشعار ایک ہزار ہیں اور ساتھ ہی ایک سو تہتر، یہ اشعار جو نہایت روشن اور کامل ہیں۔

۲۹ / ۱۱۶۲ وَقَدْ كُسِيَتْ مِنْهَا الْمَعَانِيْ عِنَايَةً ۔ كَمَا عَرِيَتْ عَنْ كُلِّ عَوْرَاءَ مِفْصَلَا

پوری توجہ کے ساتھ ان اشعار کو معانی کا جامہ پہنایا گیا ہے جیسا کہ ہر عیب سے قافیہ کے اعتبار سے خالی ہیں۔

۳۰ / ۱۱۶۳ وَتَمَّتْ بِحَمْدِ اللّٰهِ فِي الْخَلْقِ سَهْلَةً ۔ مُنَزَّهَةً عَنْ مَنْطِقِ الْهُجْرِ مِقْوَلَا

قصیدہ بحمد اللہ تعالیٰ کمل ہوا۔ جو اپنی تخلیق میں نہایت سہل ہے ہر اُس بات سے پاک ہے۔ جو زبان کے اعتبار سے ناشائستہ کلام ہو۔

۳۱ / ۱۱۶۴ وَلٰكِنَّهَا تَبْغِيْ مِنَ النَّاسِ كُفْؤَهَا ۔ أَخَا ثِقَةٍ يَعْفُوْ وَيُغْضِيْ تَجَمُّلَا

لیکن یہ قصیدہ انسانوں میں سے وہ انسان چاہتا ہے جو اس کا مماثل ہو۔ قابل وثوق ہو۔ درگزر کرتا ہو۔ اور اخلاقِ جمیلہ کی وجہ سے چشم پوشی اختیار کرتا ہو۔

۳۲ / ۱۱۶۵ وَلَيْسَ لَهَا إِلَّا ذُنُوْبُ وَلِيِّهَا ۔ فَيَا طَيِّبَ الْأَنْفَاسِ أَحْسِنْ تَأَوُّلَا

اس قصیدہ کے لیے عیب نہ ملنے کی وجہ اور تو کچھ نہیں مگر اُس کے ناظم کے گناہ ہیں پس اے بہترین عادات کے مالک تو کوئی اچھی توجیہ اختیار کر۔

۳۳ / ۱۱۶۶ وَقُلْ رَحِمَ الرَّحْمٰنُ حَيًّا وَمَيِّتًا ۔ فَتًى كَانَ لِلْإِنْصَافِ وَالْحِلْمِ مَعْقِلَا

اور کہو کہ اللہ تعالیٰ مہربان رحم فرمائے ہر اُس جوان پر خواہ وہ زندہ ہو یا مردہ۔ جو انصاف و علم کا قلعہ ہو۔

۳۶/۱۱۶۷ عَسَى اللّٰهُ يُدْنِيْ سَعْيَهُ بِجَوَازِهٖ وَاِنْ كَانَ زَيْفًا غَيْرَ خَافٍ مُزَلَّلَا

امید ہے کہ اللہ تعالیٰ ناظمؒ کی مساعی کو اپنے انعام سے قریب فرمائے گا۔ اگرچہ نظم واضح طور پر کھوٹی اور لغزشوں میں ڈوبی ہوئی ہے۔

۳۵/۱۱۶۸ فَيَا خَيْرَ غَفَّارٍ وَّيَا خَيْرَ رَاحِمٍ وَيَا خَيْرَ مَامُوْلٍ جَدًا وَّتَفَضُّلَا

پس اے بہترین مغفرت، اور اے بہترین رحم فرمانے والے، اور بخشش و فضل کے لحاظ سے اے بہترین امید گاہ۔

۳۶/۱۱۶۹ اَقِلْ عَثْرَتِيْ وَانْفَعْ بِهَا وَبِقَصْدِهَا حَنَانَيْكَ يَا اَللّٰهُ يَا رَافِعَ الْعُلَا

میری لغزشوں کو معاف فرما اور اس قصیدے سے نفع عام کر۔ اس قصیدہ سے مقصود تیری بار بار شفقتوں کی خواہش ہے۔ اے اللہ! اے حسنات کو بلندی بخشنے والے!

۳۷/۱۱۷۰ وَآخِرُ دَعْوَانَا بِتَوْفِيْقِ رَبِّنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ وَحْدَهُ عَلَا

اپنے رب کی توفیق سے ہمارا آخری مدعا یہ ہے کہ تمام ستائش اس اللہ تعالیٰ کے لیے ہے جو اکیلا ہے عالی ہے۔

۳۸/۱۱۷۱ وَبَعْدُ صَلَاةُ اللّٰهِ ثُمَّ سَلَامُهُ عَلٰى سَيِّدِ الْخَلْقِ الرِّضَا مُتَنَخَّلَا

اس کے بعد اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور سلام ہوں اُس سید الکائنات ﷺ پر جو منتخب ہونے میں پسندیدہ ہیں۔

۳۹/۱۱۷۲ مُحَمَّدِ نِ الْمُخْتَارِ لِلْمَجْدِ كَعْبَةً صَلَاةً تُبَارِي الرِّيْحَ مِسْكًا وَمَنْدَلَا

یعنی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو منتخب ہیں۔ اور شرف کے لیے کعبہ ہیں۔ ایسی رحمتیں جو مُشک و مَندل کی خوشبو سے مقابلہ کریں۔

۴۰/۱۱۷۲ وَتَبْدِيْ عَلٰى أَصْحَابِهٖ نَفَحَاتُهَا    بِغَيْرِ تَنَاهٍ زَرْنَبًا وَقَرَنْفُلَا

اور یہ رحمتیں آپ کے اصحاب رضی اللہ تعالیٰ عنہم پر بے شمار اپنی خوشبوئیں زرنب و لونگ کی سی ظاہر کریں۔

(تمت)

---

بحمدہ تعالیٰ ماہ ذی قعدہ ۱۴۰۵ھ میں اس شرح اَمانیّہؒ سے فراغت ہوئی۔ اللہ تعالیٰ قبول فرما کر نفع عام کا ذریعہ بنائے۔

العاجز: اظہار احمد تھانوی
استاذ قراءت و علوم دین
انٹرنیشنل اسلامک یونیورسٹی — اسلام آباد

۱۰ راگست ۱۹۸۵ء

# اساتذہ ومشائخ کی تقریر وتحریر سے استفادہ کئے ہوئے کچھ ضروری فوائد

**قراءت، روایت اور طریق** جو اختلافات ائمہ قرآت سبعہ میں سے کسی کی طرف منسوب ہو۔ اس کو قرآت، اور جو ان کے راویوں کی طرف منسوب ہو اس کو روایت، اور جو اُن راویوں سے نیچے کے طبقہ کی طرف منسوب ہو اس کو طریق کہتے ہیں۔

**خلافِ واجب اور خلافِ جائز** جو اختلافات بطورِ تخییر کے ہوں اُن کو وجوہ کہتے ہیں۔ پھر قراءت، روایت اور طریق کے اختلافات کو خلافِ واجب اور وجوہ کے اختلافات کو خلافِ جائز کہتے ہیں۔

سبعہ قراءت کی تکمیل کے لیے خلافِ واجب میں ہر قاری کے اختلاف کی تمام صورتوں کو پڑھنا ضروری ہے۔ اگر کوئی قراءت یا روایت یا طریق رہ جائے تو سبعہ قراءت ناقص رہے گی، اسی طرح اگر ایک قاری کی پوری قراءت پڑھنا چاہیں تو اس کے دونوں راویوں کی روایتوں کا پڑھنا ضروری ہے، ورنہ قراءت ناقص رہے گی۔ اسی طرح اگر کسی قاری کے صرف ایک راوی کی پوری روایت پڑھنا چاہیں تو ہر طریق کا پڑھنا ضروری ہے، اگر کوئی طریق رہ جائے گا تو اس راوی کی روایت پوری نہ ہوگی، اسی طرح اگر کسی راوی کے ایک ہی طریق کو پورا کرنا چاہیں، اور اس طریق سے مختلف صورتیں ثابت ہوں، تو اس طریق کی تکمیل کے لیے ان تمام صورتوں کا پڑھنا ضروری ہے ورنہ وہ طریق پورا نہ ہوگا۔

بخلاف خلافِ جائز کے، کہ تمام وجوہ میں سے کسی ایک وجہ کا پڑھ لینا کافی ہے۔ تمام وجوہ کو جمع کرنے کی ضرورت نہیں، البتہ اگر افادہ یا استفادہ کی نیت سے جمع کرلے تو کوئی حرج نہیں۔

خلافِ واجب کی صورت میں جو قراءت یا روایت یا طریق پڑھنا شروع کرے ہر جگہ اسی کی پابندی ضروری ہے ایک قراءت کو دوسری قراءت کے ساتھ یا ایک روایت کو دوسری روایت کے ساتھ یا ایک طریق کو دوسرے طریق کے ساتھ خلط کرنا جائز نہیں۔ ورنہ کذب لازم آئے گا۔

**فائدہ:** تعوذ وتسمیہ وابتداء قراءت کے وصل وفصل کے وجوہ، اسی طرح وقف میں اسکان وروم واشمام کے وجوہ، اسی طرح مدعارض، مدلین لازم وعارض میں قصر وتوسط وطول کے وجوہ۔ نیز امام حمزہ وہشام کے لیے مہموز پر وقف کرنے کے وجوہ یہ سب خلافِ جائز ہیں۔

## جمع قراءت

چند قراءتوں کو جمع کرنے کے تین طریقے مروّج رہے ہیں۔

اوّل یہ کہ سب سے اوّل قالون کی روایت پڑھنا شروع کریں۔ اور آیت یا علامتِ وقف پر وقف کرکے یہ دیکھیں کہ ان کے ساتھ شروع سے آخر تک کوئی شریک ہے یا نہیں؟ اگر کوئی شریک ہے تو اس سے بھی ساتھ کے ساتھ فراغت ہوگئی، اب جتنے باقی رہ گئے ہیں، ان میں سے جو ترتیب میں مقدم ہے۔ اس کے لیے پھر وہیں سے شروع کریں، جہاں سے پہلے شروع کیا تھا اور وہیں جاکر وقف کریں۔ جہاں پہلے وقف کیا تھا۔ اور پھر یہاں بھی دیکھ لیں کہ ان کے ساتھ اوّل سے آخر تک کوئی شریک ہے یا نہیں؟ جو شریک ہو اس سے بھی اپنے کو فارغ سمجھیں، پھر باقی میں سے جو ترتیب میں مقدم ہو، اس کے لیے بھی وہیں سے پڑھیں، غرض اسی طرح سب کے لیے پورا پڑھیں، اور جو شریک ہوتا جاوے، اس کو چھوڑتے جائیں۔ اس کو جمع وقفی کہتے ہیں۔

دوسرا طریقہ یہ ہے کہ جو راوی مقدم ہو اس کی نیت سے پڑھنا شروع کرے اور جب لفظ مختلف فیہ پر پہنچے تو تو جمع قراء کے اختلافات کو ترتیب وار پورا کرکے آگے بڑھے، اسی طرح ہر لفظ مختلف فیہ پر پہنچ کر اس کی تمام صورتوں کو وہیں کے وہیں پورا کرتا جائے اور ترتیب کا لحاظ رکھے، اور اگر کسی لفظ میں دوسرے لفظ کے ساتھ ملا کر پڑھنے میں اختلاف پیدا ہو تو ہر مرتبہ ان دونوں لفظوں کو ملا کر پڑھنا ضروری ہے۔ جیسے مد منفصل وغیرہ۔ اس طریقہ کو جمع حرفی کہتے ہیں۔

تیسرا طریقہ یہ ہے کہ اوّل جو راوی مقدم ہے اس کی روایت پڑھے اور آیت یا کسی علامتِ وقف پر وقف کرکے یہ دیکھ لے کہ کوئی قاری یا راوی شریک ہوا یا نہیں؟ جو شریک ہوا اس سے فراغت ہوئی اور جو باقی رہ گئے ہوں، ان میں قراء و رواۃ کی ترتیب سے قطع نظر کرکے یہ دیکھنا چاہیئے کہ شروع آیت سے جہاں سے پڑھنا شروع کیا ہے زیادہ دور تک کون موافق اور شریک ہے، یعنی ختم آیت کے قریب جس کا اختلاف ہو، اس کو اسی لفظ سے جہاں سے وہ اختلاف شروع ہے پڑھ کر آخر تک پورا کرے اور پھر یہ دیکھ لے کہ اس کا کوئی شریک و مندرج ہوا یا نہیں؟ جو شریک ہوا اس سے بھی فراغت ہوگئی، پھر جو باقی رہ گئے ہوں، ان میں سے دیکھے کہ کس کا اختلاف محلِ وقف سے زیادہ قریب ہے، جس کا اختلاف زیادہ قریب ہو، اس کو محلِ اختلاف سے پڑھنا شروع کرکے محلِ وقف تک پڑھے۔ غرض اسی طرح الاقرب فالاقرب پڑھتا جائے، اور ہر دفعہ یہ غور کرے کہ کوئی مندرج ہوا یا نہیں جو مندرج ہو چکا ہو، اس کے لیے مستقلاً پڑھنے کی ضرورت نہیں اور اگر محلِ اختلاف واحد ہو اور ایک سے زیادہ قاری یا راوی کا اختلاف وہاں سے شروع ہوا ہو اور وہ آپس میں مختلف ہوں اس وقت قراء و رُواۃ کی ترتیب کا لحاظ کرتے ہوئے ترتیب میں جو مقدم ہو اسی کے لیے پڑھے۔ اس طریقہ کو جمع الجمع کہا جاتا ہے اور جمع مرکب بھی کہتے ہیں۔

ان مذکورہ تینوں طریقوں میں اصل تو پہلا ہی ہے، لیکن آج کل اختصار کی غرض سے جمع الجمع ہی اکثر پڑھتے ہیں۔

علامہ جزری کے دور سے اکثر یہی رائج ہے، اجرا کی مثالیں رسالہ تنشیط الطبع مؤلفہ حضرت مولانا تھانویؒ میں دیکھنی چاہئیں

## مدِّ لین، مدِّ بدل اور ذوات الیاء

ورشؒ کے لیے مدِّ لین، مدِّ بدل اور ذوات الیاء کے اجتماع کی صورتوں میں جس قدر وجوہ ضربی پیدا ہو سکتی ہیں، ان میں سے بعض صورتوں میں بعض وجہیں ناجائز بھی ہیں۔ اس لیے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ ہر صورت کے وجوہِ جائزہ اور غیر جائزہ کو نقشوں کی صورت میں مع امثلہ کے تفصیل کے ساتھ بیان کیا جائے۔

اس اجتماع کی کل بارہ صورتیں ہیں جو حسبِ ذیل ہیں۔

### شکل اول (۱)

| | تعداد وجوہ | لین مقدم | بدل مؤخر | مثال |
|---|---|---|---|---|
| وجوہ جائزہ | ۱ | توسط | قصر | اَفَاَمِنُوْٓا، یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا |
| | ۲ | " | توسط | |
| | ۳ | " | طول | |
| | ۴ | طول | " | |
| غیر جائزہ | ۱ | طول | قصر | |
| | ۲ | " | توسط | |

### شکل دوم (۲)

| | تعداد وجوہ | بدل مقدم | لین مؤخر | مثال |
|---|---|---|---|---|
| وجوہ جائزہ | ۱ | قصر | توسط | وَاٰتَیْنٰهُ مِنْ کُلِّ شَیْءٍ سَبَبًا |
| | ۲ | توسط | " | |
| | ۳ | طول | " | |
| | ۴ | " | طول | |
| غیر جائزہ | ۱ | قصر | طول | |
| | ۲ | توسط | " | |

### شکل سوم (۳)

| | تعداد وجوہ | لین مقدم | یائی مؤخر | مثال |
|---|---|---|---|---|
| | ۱ | توسط | فتحہ | وَلَا تُشْرِکُوْا بِهٖ شَیْئًا وَّبِالْوَالِدَیْنِ اِحْسَانًا وَّبِذِی الْقُرْبٰی |
| | ۲ | " | تقلیل | |
| | ۳ | طول | فتحہ | |
| | ۴ | " | تقلیل | |

نوٹ: ناجائز کوئی وجہ نہیں

### شکل چہارم (۴)

| | تعداد وجوہ | یائی مقدم | لین مؤخر | مثال |
|---|---|---|---|---|
| | ۱ | فتحہ | توسط | عَسٰٓی اَنْ تَکْرَهُوْا شَیْئًا |
| | ۲ | " | طول | |
| | ۳ | تقلیل | توسط | |
| | ۴ | " | طول | |

نوٹ: ناجائز کوئی وجہ نہیں۔

## شکل ۵ پنجم

| | تعداد وجوہ | بدل مقدم | یائی مؤخر | مثال |
|---|---|---|---|---|
| جائز | ۱ | قصر | فتحہ | وَيَكْتُمُونَ مَآ ءَاتَٰهُمُ ٱللَّهُ |
| | ۲ | توسط | تقلیل | |
| | ۳ | طول | فتحہ | |
| | ۴ | 〃 | تقلیل | |
| ناجائز | ۱ | قصر | تقلیل | |
| | ۲ | توسط | فتحہ | |

## شکل ۶ ششم

| | تعداد وجوہ | یائی مقدم | بدل مؤخر | مثال |
|---|---|---|---|---|
| جائز | ۱ | فتحہ | قصر | فَتَلَقَّىٰٓ ءَادَمُ مِن رَّبِّهِۦ |
| | ۲ | 〃 | طول | |
| | ۳ | تقلیل | توسط | |
| | ۴ | 〃 | طول | |
| ناجائز | ۱ | فتحہ | توسط | |
| | ۲ | تقلیل | قصر | |

## شکل ۷ ہفتم

| | تعداد وجوہ | یائی | بدل | لین | مثال |
|---|---|---|---|---|---|
| جائز | ۱ | فتحہ | قصر | توسط | إِنَّا نَحْنُ نُحْىِ ٱلْمَوْتَىٰ وَنَكْتُبُ مَا قَدَّمُوا۟ وَءَاثَٰرَهُمْ ۚ وَكُلَّ شَىْءٍ أَحْصَيْنَٰهُ فِىٓ إِمَامٍ مُّبِينٍ |
| | ۲ | 〃 | طول | 〃 | |
| | ۳ | 〃 | 〃 | طول | |
| | ۴ | تقلیل | توسط | توسط | |
| | ۵ | 〃 | طول | 〃 | |
| | ۶ | 〃 | 〃 | طول | |
| ناجائز | ۱ | فتحہ | قصر | طول | |
| | ۲ | 〃 | توسط | توسط | |
| | ۳ | 〃 | 〃 | طول | |
| | ۴ | تقلیل | قصر | توسط | |
| | ۵ | 〃 | 〃 | طول | |
| | ۶ | 〃 | توسط | 〃 | |

## شکل ۸ ہشتم

| | تعداد وجوہ | یائی | لین | بدل | مثال |
|---|---|---|---|---|---|
| جائز | ۱ | فتحہ | توسط | قصر | فَمَآ أَغْنَىٰ عَنْهُمْ سَمْعُهُمْ وَلَآ أَبْصَٰرُهُمْ وَلَآ أَفْـِٔدَتُهُم مِّن شَىْءٍ إِذْ كَانُوا۟ يَجْحَدُونَ بِـَٔايَٰتِ ٱللَّهِ |
| | ۲ | 〃 | 〃 | طول | |
| | ۳ | 〃 | طول | 〃 | |
| | ۴ | تقلیل | توسط | توسط | |
| | ۵ | 〃 | 〃 | طول | |
| | ۶ | 〃 | طول | 〃 | |
| ناجائز | ۱ | فتحہ | توسط | توسط | |
| | ۲ | 〃 | طول | قصر | |
| | ۳ | 〃 | 〃 | توسط | |
| | ۴ | تقلیل | توسط | قصر | |
| | ۵ | 〃 | طول | 〃 | |
| | ۶ | 〃 | 〃 | توسط | |

## شکل نہم ۹

| حکم | تعداد وجوہ | بدل | لین | یائی | مثال |
|---|---|---|---|---|---|
| جائز | ۱ | قصر | توسط | فتحہ | فَمَآ اُوْتِيْتُمْ مِّنْ شَيْءٍ ۞ فَمَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا |
| | ۲ | توسط | " | تقلیل | |
| | ۳ | طول | توسط | فتحہ | |
| | ۴ | " | " | تقلیل | |
| | ۵ | " | طول | فتحہ | |
| | ۶ | " | " | تقلیل | |
| ناجائز | ۱ | قصر | توسط | تقلیل | |
| | ۲ | " | طول | فتحہ | |
| | ۳ | " | " | تقلیل | |
| | ۴ | توسط | توسط | فتحہ | |
| | ۵ | " | طول | " | |
| | ۶ | " | " | تقلیل | |

## شکل دہم ۱۰

| حکم | تعداد وجوہ | لین | بدل | یائی | مثال |
|---|---|---|---|---|---|
| جائز | ۱ | توسط | قصر | فتحہ | اِنَّهٗ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۞ اِنَّ الَّذِيْنَ يُلْحِدُوْنَ فِيْٓ اٰيٰتِنَا لَا يَخْفَوْنَ عَلَيْنَا اَفَمَنْ يُّلْقٰى فِي النَّارِ ۞ |
| | ۲ | " | توسط | تقلیل | |
| | ۳ | " | طول | فتحہ | |
| | ۴ | " | " | تقلیل | |
| | ۵ | طول | " | فتحہ | |
| | ۶ | " | " | تقلیل | |
| ناجائز | ۱ | توسط | قصر | تقلیل | |
| | ۲ | " | توسط | فتحہ | |
| | ۳ | طول | قصر | " | |
| | ۴ | " | " | تقلیل | |
| | ۵ | " | توسط | فتحہ | |
| | ۶ | " | " | تقلیل | |

## شکل یازدہم ۱۱

| | تعداد وجوہ | لین | یائی | بدل | مثال |
|---|---|---|---|---|---|
| ورش | ۱ | توسط | فتحہ | قصر | وَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِّنْ شَيْءٍ فَاَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهٗ وَلِلرَّسُوْلِ وَلِذِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَابْنِ السَّبِيْلِ اِنْ كُنْتُمْ اٰمَنْتُمْ |
| | ۲ | 〃 | 〃 | طول | |
| | ۳ | 〃 | تقلیل | توسط | |
| | ۴ | 〃 | 〃 | طول | |
| | ۵ | طول | فتحہ | 〃 | |
| | ۶ | 〃 | تقلیل | 〃 | |
| ازرق | ۱ | توسط | فتحہ | توسط | |
| | ۲ | 〃 | تقلیل | قصر | |
| | ۳ | طول | فتحہ | 〃 | |
| | ۴ | 〃 | 〃 | توسط | |
| | ۵ | 〃 | تقلیل | قصر | |
| | ۶ | 〃 | 〃 | توسط | |

## شکل دوازدہم ۱۲

| | تعداد وجوہ | بدل | یائی | لین | مثال |
|---|---|---|---|---|---|
| ورش | ۱ | قصر | فتحہ | توسط | وَاٰتَيْنٰهُمْ اَحَدٌ هُوَ قِطَطًا فَلَا تَاْخُذْ وَاَمَنَةً شَيْئًا |
| | ۲ | توسط | تقلیل | 〃 | |
| | ۳ | طول | فتحہ | 〃 | |
| | ۴ | 〃 | 〃 | طول | |
| | ۵ | 〃 | تقلیل | توسط | |
| | ۶ | 〃 | 〃 | طول | |
| ازرق | ۱ | قصر | فتحہ | طول | |
| | ۲ | 〃 | تقلیل | توسط | |
| | ۳ | 〃 | 〃 | طول | |
| | ۴ | توسط | فتحہ | توسط | |
| | ۵ | 〃 | 〃 | طول | |
| | ۶ | 〃 | تقلیل | 〃 | |

## ماہرین سے استفادہ

علم القراءت علوم منقولہ میں سے ہے۔ فن میں کمال جب ہی پیدا ہو سکتا ہے کہ کافی عرصہ ماہر اساتذہ و مشائخ سے استفادہ میں گزارا جائے۔ نیز اس فن کو شروع کرنے سے پہلے علم تجوید، صرف، نحو اور ادب میں مہارت ہونی بھی ضروری ہے۔ خالی تراجم اور شروحات دیکھ کر اس فن کو پڑھنے پڑھانے کی کوشش کرنا بدترین بددیانتی ہے۔ صحیح بخاری میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم فرمایا ہے کہ میں تمہارے سامنے قرآن پڑھوں (یعنی تمہیں قرآن سکھاؤں) حضرت اُبی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کیا اللہ تعالیٰ نے میرا نام لے کر فرمایا ہے فرمایا: ہاں، تمہارا نام لیا ہے۔ اُبی رضی اللہ عنہ یہ سُن کر (خوشی میں) آبدیدہ ہو گئے۔''

اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت اُبی رضی اللہ عنہ کی تعلیم کا حکم فرمایا۔ چنانچہ حضرت اُبیؓ نے تجوید اور قراءات متواترہ اسی طریقہ سے حفظ و ضبط کے ساتھ پڑھیں۔ جس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جبرئیل علیہ السلام سے پڑھی تھیں۔ استفادہ میں پوری سعی سے کام لیا حتیٰ کہ اعلیٰ درجہ کے حافظ اور تمام قراءت

کے قاری ہو گئے۔ اس غایت عظمیٰ کو پالینے ہی کا نتیجہ تھا کہ آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا اَقْرَؤُکُمْ اُبَیٌّ رضؓ، تم میں سب سے بڑے قاری اُبی رضؓ ہیں۔ پھر حضرت اُبی رضی اللہ عنہ سے بے شمار صحابہ وتابعین رضی اللہ عنہم نے پڑھا۔ اسی طرح اسلاف سے اخلاف باقاعدہ پڑھتے چلے آئے حتیٰ کہ یہ علوم قراءات امت میں تواتر کے ساتھ خوب پھیلے دس ائمہ قراءت میں سے نو ۹ ائمہ کی قراءتوں کا سلسلہ سند حضرت اُبی بن کعب رضؓ تک پہنچتا ہے۔ مشائخ سے استفادہ کا یہ سلسلہ جو حضرت اُبی رضؓ سے چلا تھا وہ باقاعدہ چلتا رہا اور آج تک بحمداللہ قائم ہے مگر اب کچھ لوگوں نے تراجم وغیرہ کی مدد سے تجوید و قراءت کی تعلیم و تدریس کا سلسلہ قائم کیا ہے جو نہایت مذموم و قبیح ہے کسی نے سچ کہا ہے ؎

مَنْ یَّاْخُذُ الْعِلْمَ عَنْ شَیْخٍ مُشَافَھَۃً ۔۔۔ یَکُنْ عَنِ الزَّیْغِ وَالتَّصْحِیْفِ فِیْ حَرَمٍ

یعنی جو مشائخ کی خدمت میں رہ کر ان کی زبانی استفادہ کرتا ہے وہ گمراہی اور تحریف سے محفوظ رہتا ہے۔

وَمَنْ یَّکُنْ اٰخِذَ الْعِلْمِ مِنْ صُحُفٍ ۔۔۔ فَعِلْمُہٗ عِنْدَ اَھْلِ الْعِلْمِ کَالْعَدَمِ

اور جو شخص محض کتابوں سے علم حاصل کرتا ہے، اہل علم کے نزدیک اس کا وہ تمام علم لاشئ اور بے حقیقت ہے۔

## قراءات کا نزول

صحابہ رضی اللہ عنہم کی ایک بڑی جماعت سے نہایت صحت کے ساتھ بتواتر ثابت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اِنَّ ھٰذَا الْقُرْاٰنَ اُنْزِلَ عَلٰی سَبْعَۃِ اَحْرُفٍ فَاقْرَءُوْا مَا تَیَسَّرَ مِنْہُ "یعنی قرآن مجید سات لغات پر اتارا گیا ہے۔ ان میں سے جو تمہارے لیے آسان ہو۔ اسی میں پڑھ لو۔"

امام شمس الدین محمد بن الجزری رحمہ اللہ نشر میں فرماتے ہیں کہ امام کبیر ابو عبداللہ قاسم بن سلام رحمہ اللہ نے بصراحت لکھا ہے کہ یہ حدیث آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے متواتر ہوتی ہے اور میں نے اس حدیث کے تمام طرق کو ایک مستقل کتاب میں جمع کیا تو معلوم ہوا کہ اس کے راوی حضرت عمر فاروق، ہشام بن حکیم حزام، عبدالرحمٰن بن عوف، اُبی بن کعب، عبداللہ بن مسعود، معاذ بن جبل، ابوہریرہ، عبداللہ بن عباس، ابوسعید خدری، حذیفہ بن الیمان، ابوبکرہ، عمرو بن عاص، زید بن ارقم، انس بن مالک، سمرہ بن جندب، عمرو بن ابی سلمہ، ابوجہم، ابوطلحہ انصاری اور ام ابو ایوب انصاریہ رضی اللہ عنہم اجمعین ہیں۔ حافظ ابویعلیٰ موصلی اپنی مسند کبیر میں روایت فرماتے ہیں کہ ایک روز حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے منبر پہ خطبہ کے دوران فرمایا کہ ذرا وہ لوگ کھڑے ہو جائیں جنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث سنی ہو کہ "یہ قرآن سات لغتوں میں اترا ہے اور ہر لغت شافی و کافی ہے"! اس پہ بے شمار لوگ کھڑے ہو گئے اور شہادت دی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے واقعی ایسا فرمایا ہے۔ حضرت عثمان رضؓ نے فرمایا، ٹھیک کہتے ہو اور گواہ رہو

کہ میں بھی اس کے حق ہونے کی گواہی دیتا ہوں۔

"احرف سبعہ" کی تشریح میں علماء کے مختلف اقوال ہیں جن کی تعداد چالیس[۴۸] سے بھی اوپر پہنچتی ہے۔ لیکن ان سب میں صحیح ترین اور حقیقت سے زیادہ قریب یہ ہے کہ اس سے سات لغات مراد ہیں، بیہقی، ابہری، صاحب نشر، علامہ ابن حجر، صاحب قاموس اور اکثر علماء کی یہی رائے ہے، یعنی قراءات سبعہ کے اختلافات عرب کی سات لغات سے باہر نہیں ہیں، یعنی لغت قریش[۴۹]، ہذیل[۵۰]، ثقیف[۵۱]، ہوازن[۵۲]، کنانہ[۵۳]، تمیم[۵۴] اور یمن[۵۵]۔

اس کی تائید اس سے بھی ہوتی ہے کہ قرآن کے سات قراءتوں میں اترنے کی حکمت یہ بتلائی گئی کہ قرآن کے تکلم میں تمام اہل عرب کو تخفیف و آسانی میسر ہو سکے۔ چنانچہ صحیح احادیث میں وارد ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ شروع میں خداوند تعالیٰ نے قرآن ایک لغت پر نازل فرمایا تو میں نے درخواست کی یارب! امت پر آسانی کیجئے۔ یہ درخواست بار بار کی گئی حتیٰ کہ سات لغات پر پڑھنے کی اجازت ہو گئی۔

بہر حال اس اختلاف کی نوعیت یہ ہے کہ ادا کے سات مختلف طریقے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے منصوص ہو کر بتواتر پہنچے ہیں۔ لہٰذا یہ اختلاف تنوع ہے نہ کہ اختلاف تضاد و تناقص، کیونکہ ایسا اختلاف کلام اللہ میں محال ہے۔ فرمایا گیا ہے۔

اَفَلَا يَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ وَلَوْ كَانَ مِنْ عِنْدِ غَيْرِ اللّٰهِ لَوَجَدُوْا فِيْهِ اخْتِلَافًا كَثِيْرًا۔

امام ابوعبداللہ بن قتیبہ کتاب المشکل میں فرماتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے سہولت بہم پہنچائی گئی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم فرمایا ہر امت کو اس کے لغت و عادت کے مطابق کلمات قرآنیہ پڑھایئے۔ چنانچہ بنی تمیم قِيْلَ غِيْضَ میں کسرہ کو ضمہ کے اشمام کے ساتھ بولتے تھے، اسی طرح کچھ قبائل میں لَا تَامَنَّا جیسے کلمات میں ادغام کے ساتھ اشمام ہوتا تھا، اور کچھ قبائل میم جمع میں صلہ کرتے تھے۔ کچھ قبائل قَدْ اَفْلَحَ، قُلْ اُوْحِيَ وغیرہ میں نقل حرکت کرتے تھے، کچھ موسیٰ، عیسیٰ وغیرہ ذوات الیاء میں امالہ کرتے تھے۔ کچھ خبیرا وغیرہ کی راء کو ترقیق سے پڑھتے تھے۔ اسی طرح بعض قبائل صلوٰۃ طلاق وغیرہ میں لام کو پُر کرتے تھے۔ ان سب قبائل کو اپنے اپنے اسلوب و عادات کے مطابق پڑھنے کی اجازت دی گئی۔

دوسری بات یہ ہے کہ قرآن حکیم نے اہل عرب کو اپنی مثال لانے کا چیلنج کیا ہے اور فرمایا کہ جس قدر معاونین و مددگار جمع کر سکتے ہو کر و۔ تم سب مل کر قرآن جیسا کلام نہیں لا سکتے ہو۔ سبع قراءت سے قرآن کے طرز ادا میں وسعت ہو گئی۔ اب اس چیلنج کے مخاطب صرف قریش ہی نہیں، ہذیل، کنانہ، تمیم وغیرہ تمام قبائل عرب ہو گئے۔ اب کسی قبیلہ کو یہ کہنے کی گنجائش نہ رہی کہ اگر قرآن ہماری لغت پر اترتا تو ہم اس کا مقابلہ (نعوذ باللہ) کر سکتے تھے۔

جب یہ ثابت ہوگیا کہ یہ قراءات متواتر ہیں تو ان کا قبول کرنا واجب اور ان کا انکار حرام ہے۔ کسی شخص کے لیے جو صدق دل سے مسلمان ہے اس کی گنجائش نہیں کہ قراءات کا رد کرے، کیونکہ ہر قراءت قرآن ہے۔

اور اس سے یہ بھی واضح ہوجانا چاہیئے کہ اختلاف قراء، اختلاف فقہاء سے جداگانہ چیز ہے۔ اختلاف قراء تمام حق وصواب اور منزل من اللہ ہے جس میں شک کی قطعاً گنجائش نہیں۔ اور اختلاف فقہاء، اختلاف اجتہادی ہے کہ نفس الامر میں حق ایک ہوتا ہے اور ہر مذہب دوسرے کی نسبت سے صواب ہوتا ہے۔ مگر ظنی طور پر اس میں خطا کا احتمال بھی ہوتا ہے، لیکن ہر قراءت دوسری قراءت کی نسبت حق وصواب اور فی نفس الامر قطعی اور یقینی ہوتی ہے۔ جس پر ایمان واعتقاد ضروری ہوتا ہے۔

اور قراءت کی نسبت جو کسی صحابی یا امام کی طرف کی جاتی ہے اس کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ وہ صحابی یا امام اس قراءت کے سب سے بہتر حافظ وضابط تھے۔ اسی طرح قراء یا رُوات کی طرف نسبت اس لیے ہوئی کہ انہوں نے اپنی عمروں کو اس قراءت یا روایت کے پڑھانے میں فنا کردیا۔ ان کی ملازمت ودوام کی وجہ سے ان کی طرف نسبت کی جانے لگی۔ یہ مطلب نہیں کہ انہوں نے اپنی رائے، اجتہاد اور اختراع سے یہ قراءات تجویز کرلی تھیں۔

واللہ اعلم

خادم الطلاب اظہار احمد تھانوی عفا اللہ عنہ
انٹرنیشنل اسلامک یونیورسٹی
اسلام آباد

# حرز الامانی ووجہ التہانی

## المعروف

# شاطبیہ (متن)

عرصے سے ضرورت محسوس کی جا رہی تھی کہ متن شاطبیہ کو دیدہ زیب اور خوبصورت انداز میں طبع کیا جائے۔ اس ضرورت کے پیش نظر قرآءت اکیڈمی کی عمدہ پیشکش ۲۰×۳۰/۱۶ سائز کے تقریباً سوا سو صفحات پر مشتمل اشعار شاطبیہ، دورنگا خوبصورت ٹائیٹل۔ عمدہ سفید کاغذ پر اچھی چھپائی سے مزین۔ پاکستان میں پہلی دفعہ چھپ کر منظر عام پر آگئی ہے۔ مصری متن سے زیادہ خوبصورت اور دیدہ زیب۔ آغاز کتاب میں فضیلۃ الشیخ حضرت مولانا قاری المقری اظہار احمد تھانوی کے قلم سے امام شاطبیؒ کے حالات زندگی اور قرآءت سبع سے متعلقہ معلوماتی مضمون۔ غرضیکہ ہر لحاظ سے مکمل اور خوبصورت پیشکش۔



## منگوانے کا پتہ

قرآءت اکیڈمی، ۲۸۔ الفضل مارکیٹ، ۱۷۔ اُردو بازار لاہور ۲۔

# الجواھر النقیہ

## شرح

# المقدمۃ الجزریہ

مقدمۃ الجزری کی مکمل آسان اور تفصیلی شرح جو کہ ۴۴ سے زائد کتب کا نچوڑ ہے، اردو زبان میں اشعار جزری سے متعلق معلومات کا ایک عظیم الشان خزانہ، جو کہ آپ کو دوسری تمام شروح سے بے نیاز کر دے گی، ۲۰×۳۰ کے تین سو صفحات پر مشتمل خوبصورت ٹائیٹل سے مزین۔ فضیلۃ الشیخ المقری اظہار احمد تھانوی کی وہ مایہ ناز تخلیق جو کہ برصغیر ہند و پاک میں خراج تحسین حاصل کر چکی ہے۔ اسم بامسمیٰ، کتابت، عمدہ، طباعت اور کاغذ بھی عمدہ۔

## منگوانے کا پتہ

قرآءت اکیڈمی، ۲۸۔ الفضل مارکیٹ، ۱۷۔ اردو بازار، لاہور ۲۔

اوقاتِ نماز کے دائمی چارٹ کے بعد

# اوقاتِ نماز کی دائمی جنتری

(کتابی صورت میں)

منفرد اور جداگانہ انداز جسے جدید بنیادوں پر ترتیب دیا گیا ہے۔
پاکستان کے چھ مرکزی شہروں (پشاور، لاہور، اسلام آباد، کوئٹہ، کراچی اور مظفر آباد) کے پورے سال کے اوقاتِ نماز جمع کیے گئے ہیں یعنی یہ جنتری پورے پاکستان میں قابلِ عمل ہوگی۔ پاکستان اور بیرونِ ملک اوقات کا فرق، اس کے علاوہ نماز کے متعلق دوسرے اہم امور بالتفصیل موجود ہیں۔

پیش کش

قرأت اکیڈمی ۲۸-الفضل مارکیٹ ۱۷-اُردو بازار

لاہور - ۲

# مجموعہ نادرہ

## معہ حواشی

پاکستان میں پہلی مرتبہ حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی رح کے دو رسالے تجوید القرآن اور یادگار حق القرآن کو کتابی شکل میں شائع کیا جا رہا ہے۔ جس کے ہمراہ فضیلۃ الشیخ قاری اظہار احمد تھانوی کے نادر قلم سے حواشی بھی شامل ہیں۔ اس کے علاوہ حضرت مولانا قاری عبداللہ صاحب مکی رح کا رسالہ تعلیم الوقف اور آداب معلم و متعلم شامل ہیں۔ اپنے نام کی طرح نادر مجموعہ، سفید کاغذ اور خوبصورت ٹائیٹل سے مزین۔

## طابع و ناشر

قراءت اکیڈمی ۲۸۔ الفضل مارکیٹ ۱۷۔ اردو بازار
لاہور۔۲

# قرآءت اکیڈمی کی مطبوعات

← جمال القرآن مکمل : کتابت ، طباعت دیدہ زیب ، سرورق انتہائی خوش نما ، کاغذ نہایت عمدہ ، جا بجا خود جناب مصنف حضرت مولانا قاری اشرف علی صاحب تھانوی کے قلم سے نکلے ہوئے حواشی کے علاوہ تسہیل و تشریح میں قاری اظہار احمد صاحب تھانوی کے حواشی سے مزین ۔

← تیسیر التجوید : تالیف ماہر فن حضرت مولانا قاری عبدالخالق صاحب سہارنپوری ؒ ، تجوید کے مسائل میں جامع اور مستند کتاب ۔ حاشیہ میں قاری اظہار احمد صاحب تھانوی کے قلم سے عمدہ تشریحات ۔

← فوائد مکیہ : مع حاشیہ بے نظیر تعلیقات مالکیہ حضرت قاری عبدالمالک صاحب ؒ کے نہایت علمی اور پُر مغز حواشی سے مزین ، آخر میں چند نہایت علمی مباحث کا اضافہ ۔

← مقدمۃ الجزری : مع تحفۃ الاطفال ، آخر میں ترتیب وار شعر وار ترجمہ مترجم قاری اظہار احمد تھانوی خوشنما عمدہ چھپائی ۔

← الجواھر النقیہ : شرح مقدمۃ جزری اردو ۔ مبسوط شرح بلکہ کمال فنی معلومات کا خزانہ قابل دید ہے ۔ ضخامت ۳۰۰ / ۳۰۰+۲۰ صفحات ، از قاری اظہار احمد صاحب تھانوی ۔

← افضل الدرر : شرح رائیہ عربی از حضرت قاری عبدالرحمن مکی الہ آبادی ، قرآءت کی مقبول عام کتاب ، بہترین کاغذ ، عمدہ چھپائی پر مشتمل ، حسین سرورق ۔

← اخلاق محمدی : چار صد احادیث مبارکہ کا خوبصورت مجموعہ ، مؤلفہ قاری اظہار احمد تھانوی نفیس کاغذ طباعت سے آراستہ ۔

← پیغام رمضان : رمضان کے مبارک مہینے کے متعلق تمام اہم مسائل اور احادیث کو سموئے ہوئے ایک خوبصورت کتاب ۔ (زیر طبع) مؤلفہ قاری اظہار احمد صاحب تھانوی ۔

← شاطبیہ : بحواشی عربیہ ، خوشنما دیدہ زیب ، ہر شعر کی آسان عربی میں تشریح ، محشی حضرت قاری عبدالمالک صاحب و حضرت قاری محمد صدیق صاحب اساتذہ مدرسہ فرقانیہ لکھنؤ ۔

← امانیہ : شرح شاطبیہ اردو ، غیر ضروری طوالت سے خالی ، آسان اور عام فہم اردو میں اشعار کی تشریح ، طلباء کے لیے نہایت مفید ، از قاری اظہار احمد تھانوی (دو جلدوں میں مکمل)

## ملنے کا پتہ

قرآءت اکیڈمی ۔ ۲۸۔ الفضل مارکیٹ ۔ ۱۷ اردو بازار ۔ لاہور ۔ ۲